بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "د"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی ما لا کلام

باھتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

کتاب الدال المہملة

دال حروف تہجی میں سے آٹھواں حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد چار ہے۔

باب الدال مع الالف

دَأْبٌ کوشش کرنا محنت اٹھانا ہمیشہ کرنا تیز ہانکنا جیسے دَأَبٌ اور دُؤُوْبٌ ہے۔

اِدْأَبْ تھکانا عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ تم اپنے اوپر رات کو عبادت کرنا لازم کرلو کیونکہ یہ اگلے زمانہ کے نیک شخصوں کا طریق ہے (اُن کی عادت ہے) دَأْبِیْ وَدَأْبُهُمْ میری عادت اور اُن کی عادت یہی رہی اِنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ (ایک اونٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا آپ نے اُس کے مالک سے فرمایا وہ یہ شکوہ کرتا ہے) تو اُس کو بھوکا رکھتا ہے (برابر چارہ نہیں دیتا) اور اس کو تھکا ڈالتا ہے (اُس سے سخت محنت لیتا ہے) دَائِبَانِ رات دن اَلدَّائِبُ السَّرِيْعُ سخت محنت کرنے والا جلد چلنے والا (یہ چاند کو فرمایا) رُبَّ دَائِبٍ مُضَيِّعٍ بعضے لوگ سخت محنت کرکے اپنی محنت برباد کرنے والے ہیں (جب اُن کا اعتقاد اور عمل سنت کے موافق نہ ہو تو سارا مجاہدہ بے کار ہے)

اَلدَّائِبُ الْمُجْتَهِدُ فِي الْعِبَادَاتِ سخت محنت کرنے والے عبادتوں میں بہت کوشش کرنے والے (یہ امام زین العابدین کی صفت ہے کہتے ہیں کہ آپ ہر رات کو ہزار رکعت پڑھتے)۔

دَأْدَأَةٌ یا دِئْدَاءٌ زور سے دوڑنا، کسی کے پیچھے چلنا، ڈھانپ دینا، ٹھہر دینا، ہلانا، ہجوم کرنا۔

تَدَأْدَاءَ ٹھہر گیا یا ہلنے لگا ڈھلک گیا دیر کی جھک کر چلا۔ ہجوم کیا ایک طرف جھک گیا۔ نَهٰی عَنْ صَوْمِ الدَّأْدَاءِ۔ سخت اندھیری راتوں میں آپ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ (وہ اخیر مہینہ کی راتیں ہیں یا ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ رات بعضوں نے کہا شک کا دن مراد ہے) لَيْسَ عُفْرُ اللَّيَالِيْ كَالدَّآدِيْ چاندنی کی راتیں اندھیری راتوں کی طرح نہیں ہیں وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُوْمِ ضَأْنٍ (ایک روایت میں تَدَلّٰی ہے۔ یہ ابان نے ابوہریرہؓ کی نسبت کہا یعنی ایک وبر ہے جو ابھی قدوم ضان (ایک پہاڑ کا نام ہے) سے ڈھلکتا ہوا آگیا یا ہم پر گرا)

وَبْرٌ ایک جانور ہے بلی کے برابر اُس کی دم بہت چھوٹی ہوتی ہے گھروں میں اُس کو پالتے ہیں۔ صراح میں ہے کہ فارسی میں اُس کو ونک اور ترکی میں سعور کہتے ہیں فَتَدَأْدَأَ عَنْ

فَرَسِہٖ اپنے گھوڑے سے گر گیا۔

دَأَلَ ناتوانی کے ساتھ چلنا، فریب دینا۔

دُؤْلُوْلٌ آفت مصیبت۔ اِنَّ الْجَنَّةَ مَحْظُوْرٌ عَلَيْهَا بِالدَّآلِيْلِ بہشت سختیوں سے روکی گئی ہے (یعنی بڑی محنت اور کوشش سے ہاتھ آتی ہے، جیسے دوسری حدیث میں ہے، حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)۔

دُئِلٌ یا دُؤَلٌ ایک جانور ہے نیولے کے مشابہ یا بھیڑیا۔ (ابو الاسود دئلی اسی کی طرف منسوب ہیں۔)

باب الدال مع الباء

دَبٌّ آہستہ چلنا جیسے بچہ چلتا ہے یا چیونٹی کی چال سرایت کرنا۔

اِدْبَابٌ آہستہ چلانا، عدل وانصاف کرنا۔

دَابَّةُ الْاَرْضِ ایک جانور ہے جس کا طول ساٹھ ہاتھ کا ہوگا اس کے پاؤں ہوں گے اور کھال پر بال ہوں گے۔ بعضوں نے کہا اس میں کئی جانوروں کی تھوڑی تھوڑی مشابہت ہوگی۔ قیامت کے قریب صفا پہاڑ پھٹ جائے گا اور شب مزدلفہ کو اس میں سے نکلے گا۔ لوگ منا کو جا رہے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا طائف کی زمین سے نکلے گا اس کے پاس حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگشتری ہوگی۔ جو کوئی اس کو پکڑنا چاہے گا وہ پکڑ نہ سکے گا اور جو کوئی اس سے بھاگنا چاہے گا وہ بھاگ نہ سکے گا مومن کو عصا سے اسے گا اس کے منہ پر لکھدے گا یہ مومن ہے اور کافر پر مہر لگادے گا اس کے منہ پر لکھدے گا یہ کافر ہے (وہ ایک فرشتہ ہوگا جانور کی صورت میں)۔ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ آپ نے کدو کی تونبی سے منع فرمایا (یعنے اس میں کھانے پینے سے) کیونکہ اس میں شراب کی حرمت سے پہلے نبیذ بھگویا کرتے تھے اس میں جلدی سے تیزی آجاتی اب بھی اکثر علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک منسوخ نہیں ہے۔ نہایہ میں ہے کہ دُبَّاءٌ جمع ہے دُبَّاءَةٌ کی۔ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کونوں میں سے کدو تلاش کر کر نوش فرما رہے تھے (کدو آپ کو بہت پسند تھا اور ہر مسلمان کو پسند ہونا چاہیئے کیونکہ اُن کے پیغمبرؐ کو پسند تھا۔ امام ابو یوسفؒ جو امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں اُن کے سامنے ایک شخص نے کہا کہ کدو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پسند تھا مگر مجھ کو پسند نہیں ہے انھوں نے کہا قتل کا سامان لاؤ تاکہ میں اس شخص کو قتل کروں۔ چونکہ یہ مرتد ہو گیا ہے (یعنی کافر) یہاں سے سمجھ لینا چاہیئے کہ جو کوئی دین کی باتوں میں حدیث شریف پا کر اُس کو واجب العمل نہ جانے اور اپنے امام یا پیر یا مرشد کی رائے پر قائم رہے اُس کا کیا حکم ہوگا اگر امام ابو یوسفؒ ایسے لوگوں کو دیکھتے تو اُن کے لئے کیا تجویز فرماتے جب کھانے پینے کی چیزوں میں انھوں نے سنت کے خلاف ایک بات کہنے کو کتنا مکروہ جانا اور ایسا کہنے والے کو واجب القتل سمجھا۔ اَيَّتُكُنَّ صَاحِبَةُ الْجَمَلِ الْاَدْبَبِ تَنْبَحُهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے فرمایا کاش مجھ کو معلوم ہو جاتا تم میں سے کون سی بی بی بہت بال والے ایک اونٹ پر سوار ہوگی اُس کو حوأب کے کتے بھونکیں گے (حوأب ایک مقام کا نام ہے مکہ اور بصرہ کے درمیان وہاں حضرت عائشہؓ جنگ جمل میں جا کر ٹھیری تھیں) وَحَمَلَهَا عَلٰى حِمَارٍ مِّنْ هٰذِهِ الدَّبَّابَةِ اُس کو ان دیسی چال چلنے والے جانوروں میں سے ایک گدھی پر سوار کر دیا۔ عِنْدَهٗ غُلَيِّمٌ يُّدَبِّبُ اُن کے پاس ایک بچہ تھا جو رینگ رہا تھا (آہستہ چل رہا تھا)۔ تَتَّخِذُ دَبَّابَاتٍ يَدْخُلُ فِيْهَا الرِّجَالُ (پوچھا قلعوں کو تم کیونکر فتح کرتے ہو انھوں نے کہا ہم ٹاپے بناتے ہیں (لکڑی چمڑے وغیرہ کے) اُس میں بیٹھ کر لوگ قلعہ کی دیوار تک چلے جاتے ہیں (یہ ٹاپے اس لئے بناتے ہیں کہ قلعہ والے اوپر سے پتھر وغیرہ ماریں تو یہ محفوظ رہیں)۔

یہ اگلے زمانہ کی جنگوں میں ہوتا تھا اب جنگ کے ایسے ایسے عمدہ آلات نکلے ہیں کہ قلعہ کیسا ہی مضبوط ہو توپوں سے

فرسہ، اپنے گھوڑے سے گر گیا۔

دَأَلٌ ناتوانی کے ساتھ چلنا، فریب دینا۔

دُؤْلُوْلٌ آفت مصیبت۔ اِنَّ الْجَنَّۃَ مَحْظُوْرٌ عَلَیْھَا بِالدَّآلِیْلِ بہشت سختیوں سے روکی گئی ہے (یعنی بڑی محنت اور کوشش سے ہاتھ آتی ہے، جیسے دوسری حدیث میں ہے، حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ)۔

دُئِلٌ یا دُؤَلٌ ایک جانور ہے نیولے کے مشابہ یا بھیڑیا۔ (ابو الاسود دئلی اُسی کی طرف منسوب ہیں۔)

باب الدال مع الباء

دَبٌّ آہستہ چلنا جیسے بچہ چلتا ہے یا چیونٹی کی چال سرایت کرنا۔

اِدْبَابٌ آہستہ چلانا، عدل و انصاف کرنا۔

دَابَّۃُ الْاَرْضِ ایک جانور ہے جس کا طول ساٹھ ہاتھ کا ہوگا اُس کے پاؤں ہوں گے اور کھال پر بال ہوں گے۔ بعضوں نے کہا اُس میں کئی جانوروں کی تھوڑی تھوڑی شباہت ہوگی۔ قیامت کے قریب صفا پہاڑ پھٹ جائے گا اور شب مزدلفہ کو اُس میں سے نکلے گا۔ لوگ منا کو جا رہے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا طائف کی زمین سے نکلے گا اُس کے پاس حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگشتری ہوگی۔ جو کوئی اُس کو پکڑنا چاہے گا وہ پکڑ نہ سکے گا اور جو کوئی اُس سے بھاگنا چاہے گا وہ بھاگ نہ سکے گا مومن کو عصا سے امسے گا اُس کے منہ پر لکھدے گا یہ مومن ہے اور کافر پر مُہر لگا دے گا اُس کے منہ پر لکھدے گا یہ کافر ہے (وہ ایک فرشتہ ہوگا جانور کی صورت میں) نَھٰی عَنِ الدُّبَّاءِ آپ نے کدو کی تونبی سے منع فرمایا (یعنے اوسمیں کھانے پینے سے) کیونکہ اُس میں شراب کی حرمت سے پہلے نبیذ بھگویا کرتے تھے اُس میں جلدی سے تیزی آجاتی اب بھی اکثر علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک منسوخ نہیں ہے۔ نہایہ میں ہے کہ دُبَّاءٌ جمع ہے دُبَّاءَۃٌ کی یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِی

الْقَصْعَۃِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کونوں میں سے کدو تلاش کرکر نوش فرما رہے تھے (کدو آپکو بہت پسند تھا اور ہر مسلمان کو پسند ہونا چاہیئے کیونکہ اُن کے پیغمبرؐ کو پسند تھا۔ امام ابو یوسفؒ جو امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں اُن کے سامنے ایک شخص نے کہا کہ کدو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پسند تھا مگر مجھ کو پسند نہیں ہے انھوں نے کہا قتل کا سامان لاؤ تاکہ میں اس شخص کو قتل کردوں۔ چونکہ یہ مرتد ہوگیا ہے (یعنی کافر) یہاں سے سمجھ لینا چاہیئے کہ جو کوئی دین کی باتوں میں حدیث شریف پاکر اُس کو واجب العمل نہ جانے اور اپنے امام یا پیر یا مرشد کی رائے پر قائم رہے اُس کا کیا حکم ہوگا اگر امام ابو یوسفؒ ایسے لوگوں کو دیکھتے تو اُن کے لئے کیا تجویز فرماتے جب کھانے پینے کی چیزوں میں انھوں نے سنت کے خلاف ایک بات کہنے کو کتنا مکروہ جانا اور ایسا کہنے والے کو واجب القتل سمجھا) اَیَّتُکُنَّ صَاحِبَۃُ الْجَمَلِ الْاَدْبَبِ تَنْبَحُھَا کِلَابُ الْحَوْاَبِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے فرمایا کاش مجھ کو معلوم ہوجاتا تم میں سے کون سی بی بی بہت بال والے ایک اونٹ پر سوار ہوگی اُس کو حوأب کے کتے بھونکیں گے (حواب ایک مقام کا نام ہے مکہ اور بصرہ کے درمیان وہاں حضرت عائشہؓ جنگ جمل میں جاکر ٹھیری تھیں) وَحَمَلَھَا عَلٰی حِمَارٍ مِّنْ ھٰذِہِ الدَّبَّابَۃِ اُس کو ان دھیمی چال چلنے والے جانوروں میں سے ایک گدھی پر سوار کردیا عِنْدَہٗ غُلَیِّمٌ یَدِبُّ اُن کے پاس ایک بچہ تھا جو رینگ رہا تھا (آہستہ چل رہا تھا) نَتَّخِذُ دَبَّابَاتٍ یَدْخُلُ فِیْھَا الرِّجَالُ (پوچھا قلعوں کو تم کیونکر فتح کرتے ہو انھوں نے کہا ہم ٹاپے بناتے ہیں (لکڑی چمڑے وغیرہ کے) اُس میں بیٹھ کر لوگ قلعہ کی دیوار تک چلے جاتے ہیں (یہ ٹاپے اس لئے بناتے ہیں کہ قلعہ والے اوپر سے پتھر وغیرہ ماریں تو یہ محفوظ رہیں)

یہ اگلے زمانہ کی جنگوں میں ہوتا تھا اب جنگ کے ایسے ایسے عمدہ آلات نکلے ہیں کہ قلعہ کیسا ہی مضبوط ہو توپوں سے

اُڑا دیا جاتا ہے شیل کے گولے یعنی بم قلعہ والوں پر برستے ہیں
اور وہ اندر جا کر پھٹتے ہیں ہوائی جہاز (زپلین) ایر شپ لاویلین
اوپر سے گولے برساتے ہیں ہزاروں آدمیوں کی جان جاتی ہے
قلعہ والے خود قلعہ چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں قلعوں کے بدل
اب زمین میں سرنگیں کھود کر اُن میں بیٹھ کر رہتے ہیں لیکن دشمن
ڈائنامیٹ لگا کر سرنگ اُڑا دیتا ہے اُس کے آدمی سب مر جاتے
ہیں۔ اِتَّبِعُوا دَبَّۃَ قُرَیْشٍ وَلَا تُفَارِقُوا الْجَمَاعَۃَ
تم قریش کے طریقہ اور مذہب پر رہو جماعت کا ساتھ نہ چھوڑو
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ دَیْبُوْبٌ وَلَا قَلَّاعٌ بہشت میں
کٹنا اور کوتوال نہیں جانے کا (بعضوں نے کہا دیبوب کے معنے
چغلخور) عرب لوگ کہتے ہیں دَبَّتْ عَقَارِبُہٗ اُس کی چغلیاں چل
نکلیں (یعنی اُن کا اثر ہوا) دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ اگلی
اُمتوں کی بیماری رفتہ رفتہ تم میں بھی سما گئی (یعنی حسد اور بغض
نااتفاقی) دَبَّۃٌ وہ مقام ہے جہاں ریت بہت ہو قُمْ یَا دَابَّۃَ
اللّٰہِ اے خدا کے دابہ اٹھ (امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت
ہے کہ جناب امیر المومنین مولانا علی بن ابی طالبؑ ریت اکٹھا کر کے
اُس پر سر رکھ کر مسجد میں سو گئے تھے اتنے میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے آپ نے اُن کے دونوں پاؤں پکڑ کر ہلاتے
اور فرمایا اٹھو اے دابۃ اللہ۔ ایک صحابی نے عرض کیا کیا ہم
اس نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں
یہ نام خاص علیؑ ہی کے لئے ہے اور علیؑ ہی وہ دابہ ہے جس کا
ذکر اللہ پاک نے اس آیت میں فرمایا ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ
عَلَیْہِمْ اَخْرَجْنَا لَہُمْ دَابَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ۔ پھر فرمایا اے
علیؑ جب زمانہ کا آخری دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک اچھی
صورت میں اُٹھائے گا اور تیرے پاس نشان کرنے کا ایک ہتھیار
ہوگا تو اُس سے اپنے دشمنوں پر نشان کر دے گا)
مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور
اسی سے بعضے شیعہ رجعت کے قائل ہوئے ہیں یعنی حضرت
علیؑ قیامت سے پہلے ایک بار پھر دنیا میں آئیں گے مفضل بن
عمران نے روایت کی ہے کہ دابۃ الارض رکن اور مقام ابراہیم
کے درمیان ظاہر ہوگا۔ امام مہدیؑ کے زمانہ میں سفیانی کے
ظہور سے پہلے یَعْلَقُ فِیْ رَقَبَتِہٖ دَابَّۃٌ ایک جانور کے گلے
میں لٹک رہے۔ اَلْکَذَّابُ مَنْ دَبَّ وَدَرَجَ سب زندوں اور
مُردوں سے بڑھ کر جھوٹا۔

دَبِیْبُ النَّمْلِ چیونٹی کا رینگنا۔

دَبَّۃٌ۔ کپا تیل یا گھی رکھنے کا۔

دُبٌّ۔ ریچھ اُس کی جمع دِبَبَۃٌ ہے۔

دَبْدَبَۃٌ۔ ایک قسم کی آواز۔

دُبَّۃٌ۔ ریچھنی۔

دُبَاءٌ۔ مر جانا مارنا۔

تَدْبِیْجٌ۔ ڈھانپنا چھپانا۔

دَبَاءَۃٌ۔ بھاگنا۔

دَبْجٌ۔ نقش و نگار کرنا آراستہ کرنا جیسے تَدْبِیْجٌ ہے۔

دِیْبَاجٌ۔ وہ کپڑا جس کا تانا بانا دونوں ریشم ہوں اُس کی جمع
دَیَابِیْجُ یا دَبَابِیْجُ دونوں آئی ہیں۔

کَانَ لَہٗ طَیْلَسَانٌ مُدَبَّجٌ۔ اُن کے پاس ایک چادر تھی جس کے
کنارے ریشمی تھے۔

مُدَبَّجٌ۔ وہ حدیث جس کی سند میں دو ہم سن اور ہم عمر راوی
ایک دوسرے سے روایت کریں۔

دَبَّاجٌ۔ دیباج بیچنے والا۔

لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ وَلَا الدِّیْبَاجَ۔ باریک ریشمی کپڑا نہ پہنو
نہ سنگین ریشمی کپڑا۔ یہاں دیباج سے مراد استبرق ہے یعنی موٹا
سنگین ریشمی کپڑا۔

دِیْبَاجَۃٌ۔ مُنہ شروع خطبہ کتاب کا۔ کیونکہ اُس کی عبارت
اکثر آراستہ ہوتی ہے اور لقب ہے محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن
حسین علیہ السلام کا جو زیدیہ مذہب رکھتے تھے۔

دِیْبَاجَتَانِ۔ دونوں رخسارے۔

مجمع البحرین میں یہ حدیث نَہٰی اَنْ یُّدَبِّجَ الرَّجُلُ فِیْ صَلٰوتِہٖ

اس باب میں بیان کی ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکا دے (یعنی پیٹھ سے نیچا رکھے یا پیٹھ کو اس طرح سے موڑے کہ بیچ میں کوہان کی طرح اٹھی رہے حالانکہ صحیح یُدَبِّحَ ہے حائے حطی سے جیسا کہ آگے آتا ہے۔)

دَبَّحَ۔ پیٹھ پھیلا دی اور سر جھکا دیا۔

حدیث میں ہے نَهَى أَنْ يُدَبِّحَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ اس کے معنی ابھی گزر چکے ہیں۔ بعضوں نے ذال معجمہ سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔)

دَبَرٌ۔ مرجانا، لکھنا، پیٹھ موڑنا جیسے دُبُورٌ ہے۔

دَبَرٌ۔ اونٹ کی پیٹھ کا زخم جیسے دَبَرَةٌ (بعضوں نے کہا اس کے پاؤں کا زخم۔)

تَدَابُرٌ۔ بندوبست اور انتظام کرنا۔

إِدْبَارٌ۔ پیٹھ موڑنا یہ ضد ہے إِقْبَالٌ کی

تَدَبُّرٌ۔ سوچنا۔

كَانُوا يَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ۔ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشان مٹ جائے یعنی حاجیوں کے چلنے کا نشان جو زمین پر حج کے موسم میں پڑ جاتا ہے (بعضوں نے وَعَفَا الْوَبَرُ روایت کیا ہے یعنی اونٹ کے بال کثرت سے نکل آئیں (یعنی جو بال پالانوں کے رگڑے سے اڑ گئے تھے وہ پھر نکل آئیں۔)

أَدْبَرَتْ وَأَنْقَبَتْ۔ (حضرت عمرؓ نے ایک عورت سے کہا) تیرے اونٹ کی پیٹھ زخمی ہو گئی اس کا پاؤں گھس گیا۔

لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا۔ رشتہ ناطہ مت کاٹو ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو۔ (جیسے کسی سے رنج ہوتا ہے تو اس کی طرف منہ نہیں کرتے اگر سامنے بھی آگیا تو ادھر سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اس کی طرف پشت کرتے ہیں۔)

ثَلٰثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلٰوةً رَجُلٌ أَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا۔ تین آدمیوں کی نماز اللہ تعالٰے قبول نہیں کرتا ایک تو اس شخص کی جو نماز کا وقت گزر جانے پر نماز پڑھے (بعضوں نے کہا دِبَار دُبُر کی جمع ہے یعنی اخیر وقتوں پر عرب لوگ کہتے ہیں۔

فُلَانٌ مَا يَدْرِي قِبَالَ الْأَمْرِ مِنْ دِبَارِهٖ فلاں شخص اس کام کی نہ ابتدا جانتا ہے نہ انتہا (نہ اول نہ آخر نہ سر نہ پیر)۔

لَا يَأْتِي الْجُمُعَةَ إِلَّا دَبَرًا یا دُبُرًا۔ یعنی جمعہ کے لئے نہیں آتے مگر جب اس کا وقت فوت ہو جاتا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي الصَّلٰوةَ إِلَّا دُبُرًا۔ بعضے لوگ نماز اس وقت پڑھتے ہیں جب اس کا وقت گزر جاتا ہے (یا تو بالکل فوت ہو جاتا ہے یا اخیر وقت آجاتا ہے جو مکروہ ہے)۔

هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَأْتُوْنَ الصَّلٰوةَ إِلَّا دُبُرًا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کا وقت فوت ہو جانے پر نماز پڑھتے ہیں۔

لَا يَأْتِي الصَّلٰوةَ إِلَّا دَبَرِيًّا یا دُبُرِيًّا۔ نماز اخیر ہی وقت پڑھتا ہے۔

وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ بَأْسًا تَقْطَعُ بِهٖ دَابِرَهُمْ۔ ان پر ایسا عذاب بھیج کہ اخیر آدمی بھی ان کا ہلاک کر دے (سب کو تباہ برباد کر دے کوئی نہ بچے)

أَيُّمَا مُسْلِمٍ خَلَفَ غَازِيًا فِي دَابِرَتِهٖ۔ جو مسلمان کسی غازی کے پیچھے (جو جہاد کے لئے گیا ہو اس کے گھر بار کی خبرگیری کے لئے رہ جائے)۔

كُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَعِيْشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) مجھ کو تو یہ امید تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مرنے کے بعد بھی زندہ رہیں گے (یعنی ہم آپ کے سامنے گزر جائیں گے)

عرب لوگ کہتے ہیں دَبَرْتُ الرَّجُلَ یعنی اس شخص کے مرنے پر اس کے پیچھے رہ گیا۔

أَعْتَقْتُ فُلَانًا مِنْ دُبُرٍ۔ میں نے اپنے مرنے پر اس کو آزاد کر دیا ہے یہ دَبَّرْتُ الْعَبْدَ سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے اس غلام کو مدبر کر دیا (اپنے مرنے پر اس کو آزاد کر دیا)۔

اِنَّ فُلَانًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ۔ فلاں شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرنے پر آزاد کر دیا ہے۔

اَعْتَقَ عَبْدًا عَنْ دُبُرٍ (وہی معنے ہیں اس حدیث سے امام شافعی نے یہ دلیل لی ہے کہ مدبر کی بیع درست ہے)

اِذَا زَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَحَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ۔ تم اپنی مسجدوں میں رنگ آمیزی نقش و نگار بیل بوٹے کرنے لگو اور مصحفوں پر زیور چڑھاؤ سونا چاندی اسی وقت تمہاری ہلاکت ہوگی۔ (اسلام کی تباہی کی نشانی آپ نے یہ بتلائی کہ لوگ مسجدوں کو بے ضرورت اور فخر کے طور پر آراستہ کریں گے اُس میں نقش و رنگ آمیزی وغیرہ کریں گے اسی طرح مصحف کے اوراق پر چاندی سونا پھیریں گے۔ جلدیں سنہری اور روپہلی بنوائیں گے اور مسجد سے جو اصلی مقصود ہے یعنی نماز جماعت کی پابندی، سنتِ رسولؐ کے موافق نماز ادا کرنا۔ اسی طرح قرآن سے جو غرض ہے یعنی اُس کے احکام پر عمل کرنا اُس کو چھوڑ دیں گے۔ ہائی ہمارے زمانہ میں کفر کی ایسی گرم بازاری ہے کہ پناہ بخدا اور تو اور مسلمانوں کے بعضے نام کے مولوی جو شمس العلماء بن گئے ہیں غضب کر رہے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھ سے ایسے جھوٹے مولوی کی ایک کتاب دیکھی اُس میں کیا لکھتا ہے کہ شریعت کے وہ احکام جو ہمارے حکام وقت کے قانون کے خلاف ہوں اُن کو منسوخ سمجھنا چاہیئے۔ اس سے بڑھ کر فرمایئے کہ کفر اور الحاد کیا ہوگا مسجدوں کی حالت نہ پوچھیئے کوئی آمین یا رفع یدین سنت کے موافق کرے تو اُس کو جاہل اور متعصب حنفی مسجد والے اپنی مسجد سے نکال دیتے ہیں وہاں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں کہو کیا مسجد تمہارے باوا کا گھر ہے نماز کی خرابی ہائی کم بختی مرغ کی طرح ٹھونگیں لگاتے ہیں نہ رکوع سجدہ برابر کرتے ہیں نہ قعدہ اور قومہ میں سیدھے ہو کر سنت کے موافق ٹھیرتے ہیں۔ اذان کے بعد کہیں تثویب کرتے ہیں کہیں ترحیم کہیں تذکیر۔ نماز میں وہ سورتیں نہیں پڑھتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ضد ہے معاذ اللہ عالموں کے ہوتے ہوئے جاہل کندۂ ناتراشوں کو امام بناتے ہیں۔ اسے بچھے منہ قیامت کے دن تم کو ان کرتوتوں کا بدلہ ملے گا لیکن اُس وقت کی ندامت کچھ فائدہ نہ دے گی۔

نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔ مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد پچھوا ہوا سے تباہ کئے گئے (نہایہ میں ہے بعضوں نے کہا اُس کو دبور اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے پشت سے آتی ہے کعبہ کا دروازہ مشرق کی طرف ہے تو پشت مغرب کو ہوئی اس لئے دبور مغربی ہوا ٹھیری)۔

لِمَنِ الدَّبَرَةُ يَا الدَّبَرَةُ۔ (ابوجہل نے بدر کے دن جب وہ زخمی ہو کر پڑا تھا عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کہو) فتح کس کی ہوئی (اگر یوں کہیں عَلٰى مَنِ الدَّبَرَةُ تو یہ معنے ہونگے کس کی شکست ہوئی)۔

نَهٰى اَنْ يُضَحّٰى بِمُقَابَلَةٍ اَوْ مُدَابَرَةٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے منع فرمایا کہ اُس بکری کی قربانی کریں جس کا کان سامنے یا پیچھے سے کاٹ کر علیحدہ نہ کیا گیا ہو بلکہ لٹکتا ہوا چھوڑ دیا گیا ہو۔

اَمَا سَمِعْتَهٗ مِنْ مُعَاذٍ يُذَبِّرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کیا تم نے اُس کو معاذؓ سے نہیں سنا وہ اُس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے ثعلب نے کہا یہ يُذَبِّرُ کا ہے ذال معجمہ سے یعنے اُس کو خوب یاد سے بیان کرتے تھے زجاج نے کہا ذَبَرَ کے معنے پڑھا ذَبْرٌ پڑھنا۔

اَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کافروں پر جو عاصمؓ کا سر کاٹنے کے لئے آئے تھے) پر ایک سائبان کی طرح شہد کی مکھیوں کا چھتہ بھیجا یا زنبوروں بھڑوں کا (کافر اس خدائی لشکر سے جان بچا کر بھاگے عاصم کی نعش محفوظ رہی)۔

مَرَّتْ بِيْ دُبَيْرَةٌ فَلَسَعَتْنِيْ بِاُبَيْرَةٍ۔ سکینہ کم سنی میں اپنی والدہ کے پاس آئی رو رہی تھی، ماں نے پوچھا کیوں روتی ہے۔ کہنے لگی ایک شہد کی چھوٹی مکھی مجھ پر سے گزری اُس نے

چھوٹی سوئی سے مجھ کو کاٹ لیا (یعنی ڈنک مارا)۔
مَا اُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ دَبْرٌ لِیْ ذَهَبًا وَاَنِّیْ اٰذَیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مجھ کو یہ نہیں بھاتا کہ کسی مسلمان کو ستاؤں (ایذا دوں) گو دبری برابر سونا مجھ کو ملے۔ دَبْرٌ ایک پہاڑ کا نام ہے) ایک روایت میں یوں ہے مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ دَبْرًا مِّنْ ذَهَبٍ۔ مجھ کو یہ پسند نہیں کہ پہاڑ برابر سونا مجھ کو ملے اور کسی مسلمان کو ستاؤں (یہ نجاشی بادشاہ حبش نے کہا تھا مسلمان کو بلا وجہ شرعی ایذا دینا سخت گناہ ہے۔ افسوس ہے کہ اگلے مسلمان پہاڑ برابر سونا ملنے پر بھی کسی مسلمان کی ایذادہی گوارا نہیں کرتے تھے۔ ہمارے زمانہ کے نام کے مسلمان ذرا ذرا سے فائدہ کے لئے بلکہ دو حرفی خطاب کے لئے مسلمانوں کو ستاتے ہیں ذرف ہے ایسی مسلمانی پر یہ لوگ در حقیقت مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافروں سے بدتر ہیں۔ اللہ تعالےٰ دنیا اور آخرت میں ان کا منہ کالا کرے گا۔ جس شخص کو اپنی نیشن اپنی قوم اپنے مذہب اپنے دین اپنے وطن والوں سے الفت نہ ہو وہ آدمی کا ہے کو ہے کتے اور سور سے بھی بدتر ہے، کتے اور سور سے بھی زیادہ نجس اور ناپاک اور خبیث ہے۔

...... عَلَیْكَ بِعَسَلِ الدَّبْرِ۔ تو اپنے اوپر مکھیوں کا شہد لازم کر لے (بعضوں نے یوں روایت کیا ہے بِغَسْلِ الدُّبُرِ۔ یعنی گانڈ کو دھونا لازم کر لے اور یہی صحیح ہے)۔

اِنِّیْ لَاُفْقِرُ الْبَكْرَ الضَّرَعَ وَالنَّابَ الْمُدْبِرَ۔ میں کمزور ناتوان اونٹ اور بوڑھی اونٹنی مانگے پر دیتا ہوں۔

لَیْسَ مِنْهَا فِیْ دُبُرِهٖ شَیْءٌ۔ اس کی پیٹھ پر کوئی زخم نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ بڑا بہادر شجیع ہے۔ جنگ میں پیٹھ موڑ کر نہیں بھاگتا تو پیٹھ پر زخم کیسے آسکتا ہے کل زخم سامنے ہی کی طرف ہیں)۔

دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ یا دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔ ہر نماز کے پیچھے۔

دُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ۔ فرض نمازوں کے بعد۔
مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ۔ سامنے آنے والا نہ پیٹھ موڑ کر جانے والا۔

فَیَجْعَلُ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الدَّبْرَةَ۔ اللہ تعالےٰ اُن کو شکست دے گا۔

ثُمَّ یَتَدَابَرُوْنَ۔ پھر ایک کی طرف ایک پیٹھ کریں گے (یعنی اختلاف پیدا ہوگا ایک دوسرے سے منہ موڑے گا)
تَدَبَّرْتُ الْاَمْرَ۔ میں نے اس کام کا انجام سوچا۔
دَابِرُ الْقَوْمِ۔ قوم کا آخری آدمی یا قوم کی جڑ۔
دَابِرٌ۔ ایڑی کو بھی کہتے ہیں۔
شَرُّ الرَّاْیِ الدَّبَرِیُّ۔ بُری رائے وہ ہے جو وقت اور موقع گزر جانے کے بعد دکھائے (ایسی بے وقت رائے کا کیا فائدہ بقول شخصے مشتی کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد)
اِلَّا اَنْ یَّجْمَعَ کُثْبًا فَلْیَسْتَدْبِرْهُ۔ اگر اور کچھ نہ ہو سکے مگر یہ کہ ریتی کا ایک ٹبہ (ٹیلا ٹیکرہ) جماتے تو اسی کے پیچھے بیٹھے (مطلب یہ ہے کہ حاجت کے وقت کچھ نہ کچھ آڑ کر لینا ضروری ہے ایک روایت میں فَلْیَمُدَّهٗ ہے یعنے اس بڑ کو اپنے اوپر دراز کرے)۔

دَبَّرَتِ الْحَدِیْثَ۔ اس نے اس کا ذکر اور سے بھی کیا یعنے میرے سوا دوسرے شخص سے بھی بیان کی۔

اِدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَاِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ ادبار السجود جو قرآن شریف میں ہے اس سے مغرب کے بعد دو رکعتیں مراد ہیں۔ اور ادبار النجوم سے فجر سے پہلے دو رکعتیں یعنی صبح کا دوگانہ سنت کا۔

وَلَا مَقْطُوْعًا دَابِرِیْ۔ میری نسل مت کاٹ (کہ میں لاولد مروں)۔

اَلْمُوَازَرَةُ عَلَی الْعَمَلِ تَقْطَعُ دَابِرَ الشَّیْطٰنِ۔ نیک کام پر مدد کرنا شیطان کی دم کاٹنا ہے۔

اِیَّاكُمْ وَالتَّدَابُرَ۔ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرنے لاپیر

رنج اور عداوت) سے بچے رہو۔
تَدَبُّرٌ اور تَفَکُّرٌ، دونوں کے معنی سونچنا، تامل کرنا، انجام کو دیکھنا۔ (بعضوں نے کہا تَدَبُّرٌ انجام کو دیکھنا اور تَفَکُّرٌ دلائل میں غور کرنا۔)
دِبْسٌ۔ کھجور یا انگور کا شیرہ، شہد، لوگوں کی بڑی جماعت۔
دُبْسٌ۔ ہر کالی چیز۔
تَدْبِیْسٌ۔ چھپنا چھپانا۔ جیسے تَلْبِیْسٌ ہے۔
فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَاَعْجَبَهٗ (ابو طلحہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے) اتنے میں ایک چڑیا اُڑی اُن کو اچھا معلوم ہوا وہ باغ اتنا گنجان گھنا ہوا سرسبز تھا کہ چڑیا اُس میں سے نکل نہ سکی۔ ابو طلحہؓ یہ حالت اپنے باغ کی دیکھ کر نماز ہی میں خوش ہوئے۔ دُبْسِی منسوب ہے دُبْس کی طرف یا دِبْس کی طرف نہایہ میں ہے کہ دُبْسَۃٌ وہ رنگ جو سیاہی اور سُرخی کے بیچ میں ہو۔ بعضوں نے کہا دُبْسِی جنگلی کبوتر۔ محیط میں ہے کہ ایک چڑیا ہے مائل بہ سیاہی جو قرقر کرتی ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ دَبَاسِی اور دُبْسِی ایک چھوٹی چڑیا ہے۔)
اَدْبَسُ اسی رنگ کا جانور جو سیاہ اور سُرخ کے بیچ میں ہو۔
دَبَقٌ۔ چپک جانا۔
دَابُوْقٌ۔ لاسا جس سے پرندوں کا شکار کرتے ہیں۔
حَتّٰی تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ۔ یہاں تک کہ نصرانی لوگ اعماق یا دابق میں اُتریں گے (دابق ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں)۔
دِبْقِیٌّ۔ مصر کا ایک کپڑا ہے۔
دَبْلٌ یا دُبُوْلٌ۔ زمین کو کھاد وغیرہ سے تیار کرنا، اصلاح کرنا، اکٹھا کرنا، پے در پے مارنا، بڑا کرنا۔
دُبُوْلٌ جمع ہے دَبْلٌ کی بمعنے آفت اور مصیبت اور طاعون اور نالی۔
دَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی دُبُوْلٍ کَانُوْا یَتَرَوَّوْنَ مِنْهَا۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کو وہ نالیاں بتلادیں جن کے پانی سے وہ سیراب ہوا کرتے تھے۔
مَعَهٗ ذُهَیْبَةٌ فَجَعَلَهَا فِیْ دَبِیْلٍ وَاَلْقَمَهَا شَارِفًا لَهٗ۔ (حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانہ میں زنباع بن روح کے علاقہ پر سے گزرے وہ ہر شخص سے وہ یک لیا کرتا تھا۔ (یعنے دسواں حصّہ مال کا محصول کے طور پر لے لیتا تھا) اُن کے پاس کچھ سونا تھا انھوں نے کیا کیا اُس کو ایک بڑے لقمہ میں رکھا اور اپنی اونٹنی کو کھلا دیا۔ (یعنی آٹے کے گولہ میں وہ سونا رکھ کر اونٹنی کو نگلا دیا) یہ دَبَلَ اللُّقْمَةَ یا دَبَّلَهَا سے نکلا ہے یعنی لقمہ کو بڑا کیا اُس کو جوڑا۔
فَاَخَذَتْهُ الدُّبَیْلَةُ۔ اُس کے پیٹ میں پھوڑا ہو گیا یہ تصغیر ہے دُبْلَةٌ کی معنے دُمّل اور پھوڑا۔)
ثَمَانِیَةٌ مِّنْهُمْ تَکْفِیْهِمُ الدُّبَیْلَةُ۔ اُن میں سے آٹھ کو تو پیٹ کا پھوڑا تمام کر دے گا۔ (بعضوں نے کہا دُبَیْلَةٌ سے طاعون کا ورم مراد ہے جس کو انگریزی میں پلیگ کہتے ہیں)
دَبَلَتْهُ الدُّبُوْلُ۔ اُس کی ماں اُس کو روئے (یعنی وہ مرجائے یہ بددعا ہے)
اِنَّ اللّٰهَ لَیَدْفَعُ بِالصَّدَقَةِ الدَّاءَ وَالدُّبَیْلَةَ۔
اللہ تعالیٰ خیرات کی وجہ سے بیماری اور طاعون کو دفع کرتا ہے۔
دَوْبَلٌ۔ سور یا گدھے کا بچہ یا چھوٹا گدھا۔
دِبْنٌ۔ بکریوں کا کٹھرہ جو بانس کا ہو اگر لکڑی کا ہو تو اُس کو زریبہ کہیں گے، اگر پتھر کا ہو تو صِیْرَۃٌ کہیں گے۔
کَانَ یُصَلِّیْ فِی الدِّبْنِ۔ بکریوں کے کٹھرے میں نماز پڑھ لیتے۔
دُبْنَةٌ۔ بڑا لقمہ جیسے دُبْلَةٌ۔
دُبَّةٌ۔ وہ مقام جہاں ریت بہت ہو جیسے دَبَّةٌ (عاصم آفندی نے کہا دُبَّةٌ بھلائی کا رستہ۔)
دَبَّةٌ۔ ایک موضع ہے بدر اور اصافر کے درمیان وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ بدر میں تشریف لے گئے تھے۔
دَبِیٌ۔ آہستہ چلنا، چھوٹی ٹڈی جو ابھی اُڑ نہ سکتی ہو۔
تَدْبِیَةٌ۔ بنانا تیار کرنا۔

مَدَبِیٌّ یا مَدْبُوٌّ۔ وہ مقام جس کو ٹڈّوں نے اُجاڑ دیا ہو۔
اَرْضٌ مَدْبَاۃٌ۔ جہاں ٹڈیاں بہت ہوں۔
کَیْفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ دَبًا یَاْکُلُ شِدَادُہٗ ضِعَافَہٗ حَتّٰی تَقُوْمَ عَلَیْهِمُ السَّاعَةُ۔ (حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ) اس کے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا فرمایا ٹڈوں کی طرح زوردار کمزوروں کو کھا جائیں گے۔ کوئی انصاف کرنے والا نہ رہے گا قیامت تک، قیامت اُنہی پر آئے گی۔
اَصَبْتُ دَبَاۃً وَاَنَا مُحْرِمٌ قَالَ اِذْبَحْ شُوَیْهَةً۔ ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا میں نے احرام کی حالت میں ایک ٹڈی ماری۔ انھوں نے کہا ایک چھوٹی بکری قربانی کر۔
دُبَاءٌ۔ کدو اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔

باب الدال مع الثاء

دَثٌّ۔ مارنا پھینکنا ہٹانا۔
دُثَّ فُلَانٌ۔ اُس کے بدن میں تشنج ہوگیا۔
دِثَاثٌ۔ خفیف بارش۔
دَثَّةٌ۔ ہلکا کام۔
دُثَاثٌ۔ باڑدی (پرندوں کا شکاری)
جَاءَنِیْ رَجُلٌ بِهٖ شِبْهُ الدَّثَاثِیَّةِ۔ ایک شخص میرے پاس آیا اس کی زبان میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تشنج ہوگیا ہے (زبان لپٹ کر رہ گئی ہے)
دَثْرٌ۔ بہت سا مال واسباب۔
دِثْرٌ۔ جو مال کا اچھا انتظام کرے۔
دُثُوْرٌ۔ مٹ جانا، پرانا ہونا۔
ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ۔ مالدار لوگ سارا ثواب لوٹ لے گئے (کیونکہ مال والے صدقہ اور خیرات کی وجہ کر ایسے ثواب کے کام کرتے ہیں جن کو مفلس نہیں کرسکتے) یہ جمع ہے دَثْرٌ کی۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ مالدار جو اللہ کا شکرگزار ہو وہ افضل ہے یا مفلس صبر کرنے والا بعضے کہتے ہیں کہ دَثْر میں واحد اور تثنیہ اور جمع یکساں ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ مَالٌ دَثْرٌ اور مَالَانِ دَثْرٌ اور اَمْوَالٌ دَثْرٌ۔ ہر ایک میں مفرد ہی کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔)
فَابْعَثْ رَاعِیَهَا فِی الدَّثْرِ۔ اُس کے چرواہے کو ایسے مقام میں بھیج جو سرسبز اور آباد ہو۔
اَنْتُمُ الشِّعَارُ وَالنَّاسُ الدِّثَارُ۔ تم اندر کا کپڑا ہو جو بدن سے لگا رہتا ہے اور لوگ اوپر کے کپڑے ہیں جو کپڑے پر پہنے جاتے ہیں (جیسے چادر جبہ وغیرہ مطلب یہ ہے کہ تم خاص ہو دوسرے لوگ عام ہیں)
دَثِّرُوْنِیْ دَثِّرُوْنِیْ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اُترتی تو آپ فرماتے مجھ پر کپڑا اڑھا دو کپڑا اڑھا دو۔
اِنَّ الْقَلْبَ یَدْثُرُ کَمَا یَدْثُرُ السَّیْفُ فَجِلَاءُہٗ ذِکْرُ اللّٰهِ۔ دل پر زنگ اس طرح سے چڑھتا ہے جیسے تلوار پر چڑھتا ہے اُس کی صیقل اللہ کی یاد ہے (دل پر جو غفلت کا زنگ چڑھتا ہے وہ ذکر الٰہی سے صاف ہو جاتا ہے، دل روشن اور منور ہو جاتا ہے جیسے تلوار صیقل کرنے سے روشن ہو جاتی ہے چمکنے لگتی ہے)
دَثَرَ مَکَانُ الْبَیْتِ فَلَمْ یَحُجَّهٗ هُوْدٌ۔ خانہ کعبہ گر کر اُس کا نشان مٹ گیا تھا اس لئے ہودؑ پیغمبر اس کا حج نہ کر سکے۔
حَادِثُوْا هٰذِهِ الْقُلُوْبَ بِذِکْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهَا سَرِیْعَةُ الدُّثُوْرِ۔ اللہ کی یاد سے پھر دلوں کو تازہ کرو کیونکہ دلوں پر بہت جلد میل چڑھ جاتا ہے یا دل بہت جلد غافل ہو جاتے ہیں۔ (جہاں دنیا میں مصروف ہوئے پھر غفلت چھا جاتی ہے)
غَزْوَةُ دَاثِنٍ۔ داثن کی لڑائی (داثن ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں پہلی جنگ وہیں ہوئی تھی)

دَرْتَبِنْکُ - ایک مقام ہے عدن کے قریب۔

باب الدال مع الجیم

دَجٌّ - ٹپکنا، چونا، تجارت کرنا، پردہ لٹکانا۔
دُجُجٌ - سخت تاریکی، جیسے دُجّۃٌ ہے۔
لَیْلٌ دَجُوْجِیٌّ - بہت اندھیری رات۔
دَجِیْجٌ اور دَجَجَانٌ - آہستہ چلنا۔
دَجْدَاجَۃٌ - تاریک۔
تَدَجُّجٌ - ابر آنا، جیسے تَدَجُّجٌ ہے۔
هٰؤُلَآءِ الدَّاجُّ وَلَیْسُوْا بِالْحَاجِّ - یہ لوگ حاجیوں کے نوکر چاکر ہیں حاجی نہیں ہیں (یہ عبداللہ بن عمرؓ نے اُس وقت کہا جب کچھ لوگوں کو حج میں ایسی حالت میں دیکھا جو اُن کو بری لگی۔ دَاجٌّ گو صیغہ مفرد کا ہے مگر یہاں اُس کا اطلاق جمع پر ہوا ہے جیسے مستکبرین سامراً تہجرون میں۔)
ذَاکَ مَنْزِلُ الدَّاجِّ فَلَا تَنْزِلْہُ - یہ مقام یعنی مِنا کا بایاں جانب نوکروں چاکروں، خدمتگاروں کے اُترنے کا مقام ہے (جو حاجیوں کے کام کاج کرنے کے لئے آتے ہیں نہ کہ حج کی نیت سے) وہاں مت اُتر۔
مَا تَرَکْتُ مِنْ حَاجَۃٍ وَّلَا دَاجَۃٍ اِلَّا اَتَیْتُ - میں نے نہ کسی حج کو جانے والے کو چھوڑا نہ کسی حج کرکے لوٹنے والے کو ایک روایت میں ایسا ہی ہے حَاجَّۃٌ بہ تشدید جیم۔ محیط میں ہے کہ اُس کے معنے یہ ہیں میں نے کوئی گناہ نہیں چھوڑا جو میرے دل نے چاہا، یعنی سب طرح کے گناہ کئے۔ نہایہ میں ہے کہ مشہور روایت بہ تخفیف جیم ہے۔ یعنی کوئی کام نہیں چھوڑا نہ چھوٹا نہ بڑا۔
خَرَجَ جَالُوْتُ مُدَجَّجًا فِی السِّلَاحِ - (بہ کسرہ جیم و بہ فتحہ جیم یعنی ہتھیاروں میں غرق ہوکر پورا ہتھیار بند ہوکر جالوت نکلا یہ دَجَّ یَدِجُّ سے نکلا ہے چونکہ ہتھیاروں کے بوجھ سے آدمی آہستہ چلتا ہے یا دَجَّجَتِ السَّمَآءُ سے یعنی آسمان پر ابر چھا گیا جیسے ابر آسمان کو چھپا لیتا ہے ویسے ہی ہتھیاروں نے اُس کو چھپا لیا تھا۔)
اَلدَّجَاجَۃُ - مرغا یا مرغی (بالحرکات ثلثۃ دال لیکن فتحہ زیادہ فصیح ہے۔)
اَلدَّجَاجُ - مرغے یا مرغیاں۔
دَجَرٌ - حیران ہونا، مست ہونا، آفت میں پڑنا۔
دَاجِرٌ - بھاگا۔
اِشْتَرَیْنَا بِالنَّوٰی دَجْرًا یا دُجْرًا یا دِجْرًا - ہم نے گٹھلی کے بدل تھوڑی لوبیا خریدی (بعضوں نے کہا دُجْرٌ بہ ضمہ میم وہ لکڑی جس پر ہل (ناگر) کا لوہا باندھا جاتا ہے۔)
اَکَلَ الدَّجْرَ ثُمَّ غَسَلَ یَدَہٗ بِالثِّفَالِ - لوبیا کھایا پھر لوٹے سے ہاتھ دھویا۔
لَیْلَۃٌ دَیْجُوْرٌ - اندھیری رات۔
دَجْلٌ - جھوٹ بولنا، جماع کرنا، سیر کرنا، اقامت کرنا۔
تَدْجِیْلٌ - چھپانا، سونے کا ملمع چڑھانا۔
دِجَالٌ - گوبر لید۔
دُجَالٌ - سونا، (بعضوں نے کہا دَجَّالٌ صحیح ہے۔)
اِنَّ اَبَابَکْرٍ خَطَبَ فَاطِمَۃَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَدْتُھَا لِعَلِیٍّ وَّلَسْتُ بِدَجَّالٍ - ابوبکر صدیقؓ نے حضرت فاطمۃ الزہرا سے نکاح کرنے کا پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا آپ نے فرمایا میں نے علیؓ سے وعدہ کیا ہے کہ فاطمہؓ اُن کو دوں گا اور (تم جانتے ہو کہ) میں جھوٹا مکار یا زمانہ ساز نہیں ہوں (میں صاف گو سیدھا سچا وعدہ کرنے والا آدمی ہوں)۔
یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ مَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ - اخیر زمانہ میں کچھ لوگ مکار جھوٹے پیدا ہوں گے تم کو وہ حدیثیں سنائیں گے یا وہ وہ باتیں بنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادوں نے (کہیں گے ہم بڑے عالم ہیں

مشایخ ہیں اور تم کو دین کی سچی بات کی طرف بلاتے ہیں حالانکہ یہ سب اُن کی مکاری ہوگی در پردہ بندۂ شکم ہوں گے اور ظاہر میں دیندار بنیں گے طالب جاہ و عظمت ہوں گے نہ تابع شریعت، بعضوں نے کہا موضوع حدیثیں لوگوں کو سُنا کر گمراہ کریں گے۔ بعضوں نے کہا علم کلام کی باتیں سُنا کر حالانکہ سلف نے اس علم سے منع کیا ہے امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اگر آدمی شرک کے سوا دوسرے سب گناہوں میں مصروف رہے تو یہ اُس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ علم کلام میں مصروف ہو)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُبْعَثَ ثَلٰثُوْنَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس شخص جھوٹے دجال نہ پیدا ہولیں اُن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں (تو یہ چھوٹے دجال ہوں گے جو بڑے دجال سے پہلے ظاہر ہوں گے یہ مدعی نبوت ہوں گے اور بڑا دجال مدعی الوہیت ہوگا یہ چھوٹے دجال ہر ایک زمانہ میں اس اُمت میں گزر چکے ہیں اُن میں سے ایک ہمارے زمانہ میں بھی ہے جو ملک پنجاب میں دعویٰ نبوت کر رہا ہے، بہت سے جاہل بیوقوف اُس کے معتقد ہو گئے ہیں)۔

عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ (جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھا کرے) وہ (بڑے) دجّال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

ذَكَرَ الدَّجَّالَ وَقَالَ اُنْذِرُكُمُوْهُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کیا تو فرمایا میں تم کو اُس سے ڈراتا ہوں (کیونکہ اُس کا فتنہ سخت ہوگا اور وہ کمبخت ایسے زمانہ میں ظاہر ہوگا جب لوگ قحط اور گرانی اور عسرت میں مبتلا ہوں گے وہ اُن کے جانوں اور مالوں پر قابض ہو جائے گا اس لئے بہت سے لوگ اُس کے تابعدار بن جائیں گے گو یہ ممکن ہے کہ وہ دلوں میں اُس کو جھوٹا سمجھیں مگر یہ ایمان قلبی دجّال کے زمانہ میں کافی نہ ہوگا)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں نام کے مسلمانوں کا عجب حال ہے وہ ذرا ذرا سے فائدہ دنیوی کے لئے ناحق کے شریک ہو جاتے ہیں اور دین و ایمان اور خوف خدا کو بالائے طاق دھر دیتے ہیں اور اُن میں بہت سے ایسے ضعیف الاعتقاد ہیں کہ ہر ایک دیوانہ اور مجنون شخص کو ولی اللہ اور مجذوب خیال کرتے ہیں اور جو کوئی ذرا بھی خرق عادت کا کوئی کام کرے اور ولایت کا مدعی ہو بس اُن کے نزدیک بڑا ولی کامل اور مقرب الی اللہ گنا جاتا ہے گو اُس کے اعمال اور عقائد قرآن اور حدیث کے خلاف ہوں اس قسم کے مسلمان جب دجال کو دیکھیں گے کہ وہ جہاں چاہے وہاں پانی برستا ہے غلہ خوب پیدا ہوتا ہے اور جو اُس کے مخالف ہیں اُن پر قحط طاری ہوتا ہے تو فوراً اُس کے معتقد اور مرید بن جائیں گے لیکن اللہ تعالےٰ سے امید ہے کہ جو مسلمان قرآن اور حدیث پر چلتے ہیں اور ہر شخص کی جو مدعی ولایت ہو اس طرح سے جانچ کرتے ہیں کہ اُس کے اعمال اور عقائد شرع شریف کے مطابق ہیں یا نہیں وہ کبھی دجّال کے فریب میں نہیں آنے کے گو جان یا مال کا نقصان اُس مردود کی مخالفت سے پیدا ہو۔ اہل حدیث کے عقائد میں یہ ٹھہر چکا ہے کہ کوئی شخص اللہ کا ولی اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک قرآن و حدیث کا پیرو اور سنّت نبوی کا عاشق نہ ہو گو وہ ہوا میں اُڑتا رہے یا پانی پر زمین کی طرح چلتا ہے اُن کو ان باتوں سے کوئی غرض ہی نہیں ہے بہت سے ہندو اور مشرک کافر فقیر بھی ایسے ہزاروں ڈھونگ لوگوں کو دکھاتے ہیں کیا وہ ایسا کرنے سے ولی سمجھے جائیں گے ہرگز نہیں۔

ان اولیاءہ الا المتقون۔ ایک اگلے بزرگ ولی اللہ سے منقول ہے اُن سے کسی نے کہا فلان شخص ہوا میں اُڑتا ہے اُنھوں نے کہا چیل کوّے بھی ہوا میں اُڑتے ہیں۔ پھر اُس نے کہا کہ فلان شخص پانی پر چلتا ہے انھوں نے کہا بطخ اور مرغابی بھی پانی پر چلتے ہیں ان باتوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ تم یہ دیکھو کہ وہ شریعتِ محمدی اور سُنّتِ مصطفوی پر قائم ہے یا نہیں

اگر قائم ہے تو وہ ولی ہے گو اُس سے کوئی کرامت سرزد نہ ہو کیونکہ
ولایت کے لئے کرامت کا صادر ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اولیا
اللہ نے کرامت کو حیض الرجال کہا ہے یعنی اُس کو چھپانا چاہیئے۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔ میں تیری
پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے (دجال کو بھی مسیح
کہتے ہیں کیونکہ اُس کی ایک آنکھ صاف سپاٹ یعنی کانی ہوگی۔
اور حضرت عیسیٰؑ کو بھی مسیح کہتے ہیں اس لئے کہ آپ جس بیمار پر
ہاتھ پھیر دیتے وہ بحکم الٰہی تندرست اور چنگا ہو جاتا)۔
بَعِيْرٌ مُدَجَّلٌ۔ اونٹ روغن ملا ہوا یہ دُجَالَہ سے نکلا
ہے یعنی وہ روغن جو اونٹوں پر اُن کو خارش سے بچانے کے
لئے ملتے ہیں۔
سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ
يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اخیر زمانہ میں مکار جھوٹے پیدا
ہوں گے اُن میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ میں اللہ کا پیغمبر
ہوں (ایسے جھوٹے بہت سے اس امت میں گزر چکے ہیں۔
جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی سجاح مختار بن عبیدہ ثقفی طلیحہ
بن خویلد اور اسحاق جس نے اپنے آپ کو گونگا بنایا تھا اور
ذکرویہ یحییٰ اور متنبی شاعر اور سید محمد جونپوری اور ایک
ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے جو نبوت اور مہدویت کا
دعویٰ کرتا ہے۔ فتنی نے کہا آٹھویں صدی کے اخیر میں ایک
شخص پیدا ہوتے (سید محمد جونپوری) بہت سے حمقاء
اُن کے تابع ہو گئے یہ احکامات باطلہ اور اعتقادات فاسدہ
رکھتے ہیں، علمائے امت محمدی کا قتل درست جانتے ہیں،
اور ساری اُمت کو کافر بتلاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں وہ اللہ
کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، سید الانبیاءؐ کی تحقیر کرتے ہیں اپنے
(یعنی سید محمد جونپوری کے) متبوع کو ابوبکر صدیقؓ پر فضیلت دیتے
ہیں بلکہ خود سید الانبیاءؐ پر اللہ تعالیٰ اُن کو تباہ کرے انتہیٰ)۔
تُبْنٰى مَدِيْنَةٌ بَيْنَ دِجْلَةَ وَدُجَيْلٍ۔ ایک شہر
بنایا جائے گا (بغداد) دجلہ اور دجیل کے درمیان۔ دجیل

ایک چھوٹی ندی ہے جو دجلہ سے نکلتی ہے۔
لَا يَصِلُ الدَّجَّالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِيْنَةَ۔ دجال مکہ اور
مدینہ میں نہیں جا سکے گا۔ (ان شہروں کے پاس جائے گا مگر
اللہ تعالیٰ اُس کا رُخ پھیر دے گا وہ دوسری طرف نکل جائے گا۔
اَلدَّجَّالُ لَا يُبْقِيْ سَهْلًا مِنَ الْاَرْضِ اِلَّا وَطِئَهُ
اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ۔ دجال کوئی نرم ملائم ہموار زمین نہیں
چھوڑے گا (ہر جگہ جاکر بہکائے گا) مگر مکہ اور مدینہ میں نہیں
جائے گا۔
لَيُزْرَعَنَّ الزَّرْعُ بَعْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ۔ دجال کے
نکلنے کے بعد کھیتی کی جائے گی (مجمع البحرین میں ہے کہ وہ امام
مہدیؑ کے بعد نکلے گا۔ یعنی پہلے امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا اس کے
بعد دجال کا)۔
دَجْنٌ۔ یا دُجُوْنٌ۔ ابر چھا جانا، زور کا مینہ برسنا، تاریکی۔
لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِدَوَاجِنِهِ۔ اللہ اُس پر لعنت کرے
جو اپنی گھریلو بکریوں کا مثلہ کرے (اُن کو خصی بنائے اُن کے
ناک کان کاٹے یہ جمع ہے دَاجِنٌ کی یعنی وہ بکری جو گھر میں
پلی ہوتی ہے، گھر ہی میں اُس کو دانہ چارہ دیا جاتا ہے، کبھی بکری
کے سوا اور جانوروں کو بھی جو گھر میں پالے جاتے ہیں داجن
کہتے ہیں)۔
كَانَتِ الْعَضْبَاءُ دَاجِنًا لَا تُمْنَعُ مِنْ حَوْضٍ وَلَا
نَبْتٍ۔ عضباء (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی اونٹنی
گھروں میں پلی ہوتی تھی کوئی اُس کو نہ روکتا جس حوض سے
چاہتی پانی پی لیتی جو گھاس چاہتی وہ چر لیتی۔
تَدْخُلُ الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُ عَجِيْنَهَا۔ حضرت عائشہؓ کا
تو یہ حال ہے بھولی بھالی چھوکری ہے آٹا گوندھ کر رکھتی ہیں پلی
بکری آکر کھا جاتی ہے (اُن میں ایسی ہوشیاری اور چترائی
کہاں سے آئی)۔
يَجْلُوْ دُجُنَّاتِ الدَّيَاجِيْ وَالْبُهَمِ۔ اندھیریات کی
تاریکیوں کو اور مشکلوں کو رفع کرتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ مَسَحَ ظَهْرَ آدَمَ بِدَحْنَاءَ۔ اللہ تعالیٰ نے دحنا میں آدمؑ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ (دحنا ایک مقام کا نام ہے بعضوں نے دَحْنَاءَ حائے حطی سے روایت کیا ہے)

إِنَّهُ بَعَثَ عُيَيْنَةَ بْنَ بَدْرٍ حِيْنَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَدَجَا الْإِسْلَامُ۔ آپ نے عیینہ بن بدر کو اس وقت بھیجا جب لوگ تابعدار ہو گئے تھے اور اسلام پھیل گیا تھا اور دَجَا اللَّيْلُ سے ماخوذ ہے یعنی رات کا اندھیرا پورا ہو گیا اور ہر چیز کو چھپا لیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَجَا أَمْرُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔ ان کا کام اس پر پورا ہو گیا یا درست ہو گیا۔)

مَا رَأَى مِثْلَ هٰذَا مُنْذُ دَجَا الْإِسْلَامُ۔ جب سے اسلام پھیلا ایسا کام کسی نے نہیں کیا۔

مَنْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمْ فِيْ إِسْلَامٍ دَاجٍ یا دَامِجٍ۔ جو شخص اسلام کے عصا کو چیر ڈالے (یعنی مسلمانوں میں پھوٹ ڈالے) جب وہ پورے اسلام کے طریق پر ہوں۔ (اور آپس میں متفق ہوں) جماعت میں پھوٹ ڈالنا ہماری شریعت میں سخت گناہ ہے اگر پھوٹ ہو گئی ہو تو پھوٹ کو رفع کرنا اور پھر ایک جماعت کر دینا نہایت ثواب ہے۔)

يُوْشِكُ أَنْ تَغْشَاكُمْ دَوَاجِيْ ظُلَلِهِ۔ قریب ہے کہ اس کے سائبانوں کی تاریکیاں تم کو چھپا لیں۔

فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَشُغِلْنَا دَخَلَتْ دَاجِنٌ فَأَكَلَتْ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا رجم کی آیت اور بڑے شخص کو (جس کی عمر دو سال تین سال سے زیادہ ہو گو جوان ہو) دس بار دودھ پلا دینے کی آیت (جس کی وجہ سے اس سے پردہ کرنے کی ضرورت نہ رہے) ایک ورق پر لکھی ہوئی میرے پلنگ کے تلے تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ہم کام میں لگ گئے تو ایک پلی ہوئی بکری آئی وہ ورق کھا گئی (قرآن کا ورق کھا جانا کچھ عجب نہیں ہے جیسے چوہے اس کے ورق کاٹ ڈالتے ہیں اس پر پیشاب کر دیتے ہیں اِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ اور لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ الآیۃ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ محافظت سے یہ مراد ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ نہیں سکتا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی مصحف تلف نہیں ہو سکتا اور بڑے شخص کو دودھ پلانے کی آیت مشہور نہیں ہے جیسے رجم کی آیت مشہور ہے جو بہت سے صحابہؓ کو یاد تھی صرف حضرت عائشہؓ سے اسی روایت میں اس کا ذکر ہے اور شاید یہ راوی کی غلطی ہو لیکن حضرت عائشہؓ کا مذہب یہی تھا کہ پردے کی ضرورت نہ رہنے کے لئے ان کے نزدیک بڑے شخص کو دودھ پلا دینا جائز تھا)۔

أَبُوْ دُجَانَةَ۔ (سماک بن خرشہ) ایک صحابی تھے۔

باب الدّال مع الحاء

دَحٌّ۔ زمین میں گاڑ دینا، جماع کرنا، گردنی دینا۔ دَحًّا مَحًّا اصل میں دَعْهَا مَعْهَا تھا۔

كَانَ لَهُ بَطْنٌ مُنْدَحٌّ۔ ان کا پیٹ کشادہ تھا۔

دَحُوْحٌ۔ بڑی عورت یا اونٹنی۔

بَلَغَنِيْ أَنَّ الْأَرْضَ دُحِيَتْ مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَةِ۔ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ زمین کعبہ کے تلے سے پھیلائی گئی (گویا کعبہ ام زمین ہے)۔

فَنَامَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدُحَّ دَحَّةً۔ عبید اللہ سو رہے ان کو ایکبارگی پچھاڑ گیا۔

دَحْدَحَةٌ یا دَحْدَاحٌ یا دَحْدَحٌ۔ چھوٹا پست قامت لیکن موٹا۔

كَانَ قَصِيْرًا دَحْدَاحًا۔ ابرہہ پست قامت موٹا آدمی تھا۔

إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هٰذَا لَدَحْدَاحٌ۔ تمہارا یہ محمدی ٹھگنا موٹا آدمی ہے۔

دَحْرٌ یا دُحُوْرٌ یا مَدْحَرَةٌ۔ ہانکنا، دور کرنا، دھکے دے کر نکال دینا۔ نہایہ میں ہے کہ دَحْرٌ زور سے کسی کو ذلیل کرنے کے لئے دھکیل دینا اور دَحْقٌ ہانک دینا دور کرنا۔

مَا مِنْ يَوْمٍ فِيْهِ إِبْلِيْسُ أَدْحَرُ وَلَا أَدْحَقُ مِنْهُ فِيْ

يَوْمِ عَرَفَةَ۔ یعنے عرفہ کے دن سے بڑھ کر اور کسی دن میں شیطان ذلت کے ساتھ نکالا گیا اور رد کیا گیا نہیں ہوتا (اور ایک روایت میں مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ ہے مطلب وہی ہے۔ ایک روایت میں أَدْخَرُ ہے خائے معجمہ سے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔)

وَيُدْحَرُ الشَّيْطٰنُ۔ اور شیطان دھکے دیکر نکالا جاتا ہے۔

إِدْحَرْ عَنِّيَ الشَّيْطٰنَ۔ شیطان کو مجھ سے دور کر دے۔

دَحْسٌ۔ بگاڑنا، خراب کرنا، قصائی کا ہاتھ ڈالنا بکری کی کھال نکالنے کے لئے۔ بھر دینا، پھسلنا، چھپانا، انگل بڑا نکلنا۔

فَدَحَسَ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبْطِ ثُمَّ مَضٰى وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک بکری کی کھال میں ڈالا یہاں تک کہ بغل تک چلا گیا پھر آپ تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی وضو نہیں کیا (کیونکہ بکری کی کھال نکالنے سے وضو نہیں جاتا نہ وہ نجس ہے تاکہ ہاتھ دھونا ضروری ہو)۔

جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ مَدْحُوسٍ مِنَ النَّاسِ فَقَامَ بِالْبَابِ۔ جریر بن عبداللہ البجلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے دیکھا تو آپ ایک کوٹھری میں ہیں جو لوگوں سے بھری ہوئی ہے آخر وہ دروازے پر کھڑے رہے۔

وَهِيَ دِحَاسٌ۔ وہ گھر بھرا ہوا تھا (وہاں لوگوں کا ازدحام تھا)۔

حَقٌّ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَدْحَسُوا الصُّفُوفَ حَتّٰى لَا يَكُونَ بَيْنَهُمْ فُرَجٌ۔ لوگوں پر واجب ہے کہ نماز میں صفوں کو ٹھسا ٹھس بھر دیں بیچ میں خالی جگہیں نہ رہنے دیں۔

(علاء بن حضرمی کا یہ شعر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے۔

وَإِنْ دَحَسُوا بِالشَّرِّ فَاعْفُ تَكَرُّمًا
وَإِنْ خَنَسُوا عَنْكَ الْحَدِيثَ فَلَا تَسَلْ

اگر وہ تیرے ساتھ اس طرح سے برائی کریں کہ تجھ کو معلوم نہ ہو یعنی پوشیدہ تو معاف کر دے اسی میں تیری عزت ہے اور اگر وہ کوئی بات تجھ سے چھپائیں تو اس کو مت پوچھ خواہ مخواہ اس کی تاک نہ لگا۔ ایک روایت میں دَخَسُوا ہے خائے معجمہ سے۔)

دُحَاسٌ۔ ایک کیڑا ہے جو مٹی میں غائب ہو جاتا ہے اسکی جمع دَحَاحِيسُ آئی ہے۔

دُحْسُمٌ۔ یا دُحْسُمَانٌ یا دُحْسُمَانِيٌّ۔ کالا موٹا سخت آدمی۔

كَانَ يُبَايِعُ النَّاسَ۔ آپ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے ان میں سے ایک شخص کالا موٹا تھا یا موٹا ہٹا کٹا۔

دَحْصٌ۔ لات ارنا، کریدنا،

فَجَعَلَ يَدْحَصُ الْأَرْضَ بِعَقِبَيْهِ۔ لگا اپنی ایڑیوں سے زمین کھودنے۔

دَحْضٌ۔ کھودنا، پھسل جانا، ڈھل جانا، غلط اور باطل ہونا جیسے اِنْدِحَاضٌ ہے۔

إِدْحَاضٌ۔ پھسلانا، باطل کرنا، دفع کرنا۔

مَدْحَضَةٌ۔ بمعنی مَزَلَّةٌ اور مَزْلَقَةٌ۔ یعنے پھسلوان مقام جہاں لوگ پھسلتے ہوں۔

حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ۔ جس وقت سورج ڈھل جاتا۔

نُجَبَاءُ غَيْرُ دُحَضِ الْأَقْدَامِ۔ شریف اس طرح کے نہیں جن کے پاؤں پھسلتے رہتے ہیں (بلکہ اپنی بات اور عزم پر ثابت قدم ہوں)۔

دُوْنَ جِسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيقًا ذَا دَحْضٍ۔ جہنم کے پل کے پاس ایک پھسلوان رستہ ہے۔

لَا تَزَالُ تَأْتِيْنَا بِهَنَةٍ تَدْحَضُ بِهَا فِي بَوْلِكَ۔ (یہ معاویہؓ نے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا) تم ہمیشہ ایک ایک بات ہمارے پاس لے کر آتے ہو اور اپنے پیشاب ہی میں اسی کی وجہ سے پھسلتے ہو (ایک روایت میں تَدْحَصُ ہے صاد مہملہ سے یعنی اپنے ہی پاؤں سے اس کو کریدتے ہو۔)

لنا حضرت التلاغ۔ اس بارش نے ٹیلوں کو پھسلوان بنادیا۔
کَرِهْتُ اَنْ اُخْرِجَکُمْ فَتَمْشُوْنَ فِی الطِّیْنِ وَ الدَّحْضِ یا وَالدَّحَضِ۔ مجھ کو برا معلوم ہوا کہ میں کیچڑ اور پھسلاہٹ میں تم کو نکالوں۔
خُذْنِیْ مِنْ دَحْضِ الْمَزَلَّةِ۔ مجھ کو پھسلویں کے پھسلاہٹ میں پکڑلے (یعنی شیطان کے فریب سے بچا کر گناہ میں نہ پڑنے دے میری دستگیری کر)۔
اَلْحَجُّ مُدَاحِضَةٌ۔ حج گناہ کو پھسلادیتا ہے اُس کو میٹ دیتا ہے۔
وَاِنْ تَدْحَضِ الْقَدَمُ۔ اگر پاؤں پھسل جائے۔
دَحُوْقٌ۔ ہانکنا، دور کرنا، جننا، قاصر ہونا۔
اُدْحُرُ وَ اُدْحَقْ مِنْ یَوْمِ عَرَفَةَ۔ ترجمہ دحر میں گزر چکا۔
عَمَدْتُمْ اِلٰی دَحِیْقِ قَوْمٍ فَاَجَرْتُمُوْهُ۔ تم نے ایک قوم کے نکالے ہوئے پر توجہ کی اُس کو اپنے ملک میں پناہ دی (یہ عرب کے قبائل نے انصار سے کہا)۔
سَیَظْهَرُ بَعْدِیْ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مُنْدَحِقُ الْبَطْنِ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) میرے بعد تم پر ایک ایسا شخص حاکم ہوگا جس کا پیٹ کشادہ ہے (بڑا کھاؤ مراد معاویہ ہیں)۔
دَاحِقٌ۔ غضبناک اور احمق کو بھی کہتے ہیں، ایک قسم کی زرد کھجور کو بھی۔
دَحْلٌ۔ کوئیں کے اطراف میں کھودنا، خیمہ کے ایک کونے میں ہوجانا، دور ہوجانا، بھاگنا، چھپ جانا، ڈرنا، نقب جس کا منہ باہر سے تنگ ہو اور اندر سے کشادہ ہو۔
اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَا تَدْحَلْ فَقَدْ اَمَّنَهٗ (حضرت عمرؓ کا پروانہ آیا اس میں یہ لکھا تھا) ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا مت بھاگ تو گویا اس کو امان دی (دہری نے کہا اللہ دحل کے معنی نبطی زبان میں مت ڈر)۔
اَفَاُدْخِلُ الْمَبُوْلَةَ مَعِیْ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ نَعَمْ وَ اُدْحُلْ فِی الْکِسْرِ۔ (ایک شخص نے ابوہریرہؓ سے کہا میں سرد مزاج والا آدمی ہوں) اگر پیشاب کے لئے باہر نکلوں تو ہوا لگ جاتی ہے سردی ہوجاتی ہے کیا میں پیشاب کا ظرف اپنے ساتھ کوٹھری میں لے جاؤں، انھوں نے کہا ہاں اور ڈیرے کے ایک کونے میں گھس جا جیسے سوراخ میں گھستا ہے ایک روایت میں وَادْحَمْ لَهَا فِی الْکِسْرِ ہے۔ یعنی ڈیرے کے ایک کونے میں کشادہ مقام میں اُس کو رکھ لے۔ محیط میں ہے کہ دَحْلٌ کی جمع اَدْحُلٌ اور اَدْحَالٌ اور دِحَالٌ اور دُحُوْلٌ اور دُحْلَانٌ آتی ہے۔
دَحْلَاءُ۔ تنگ منہ کا کنواں۔
دَحْلَةٌ۔ کنواں۔
دَحْمٌ۔ زور سے دھکیلنا، نکاح کرنا، زور سے جماع کرنا۔
هَلْ یَتَنَاکَحُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَقَالَ نَعَمْ دَحْمًا دَحْمًا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا) کیا بہشت والے نکاح کریں گے؟ فرمایا ہاں خوب خوب نکاح کریں گے یا خوب خوب عورتوں سے لگیں گے۔
اِنَّمَا تَدْحَمُوْنَهُنَّ دَحْمًا۔ تم عورتوں سے بہشت میں خوب لگو گے (اُن سے صحبت کرو گے) بہشت میں اور کام ہی کیا ہے عیش و عشرت کھانا پینا جماع کرنا یا کبھی کبھی اپنے مالک حقیقی کا دیدار کرنا جو سب لذتوں سے بڑھ کر ہوگا۔ اب یہ جو انجیل مقدس میں ہے کہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی اُس کا مطلب یہ ہے کہ بہشت میں جانے سے پہلے جب تک میدان محشر میں رہیں گے۔
دُحْمُسٌ۔ کالا سیاہ سر کی مشک سخت گندم گون موٹا آدمی دِحْمِسٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
دُحْمُسَةٌ۔ تاریک۔
دُحْمُسَانٌ۔ احمق۔
فِیْ لَیْلَةٍ ظَلْمَاءَ دَحْمُسَةٍ۔ اندھیری تاریک رات میں۔
وَفِیْهِ رَجُلٌ دُحْمُسَانٌ۔ اُن میں ایک کالا موٹا آدمی تھا۔
دَحَنٌ۔ پیٹ بڑا اور قد چھوٹا ہونا۔

دَحَنٌ۔ مکار، خبیث، ٹھگنا، پیٹو۔

خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ دَحْنَاءَ وَمَسَحَ ظَهْرَهٗ بِنَعْمَانَ السَّحَابِ۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو دحنا کی مٹی سے پیدا کیا۔ (دحنا ایک سرزمین کا نام ہے) ایک روایت میں دَجْنَاءَ ہے جیم معجمہ سے) اور اُن کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا نعمان سحاب میں۔ (جو ایک وادی یا پہاڑ کا نام ہے)

دَحْوٌ۔ بڑا ہو کر نیچے لٹکنا، پھیلانا، جماع کرنا، دور کرنا۔

اَللّٰهُمَّ يَا دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ۔ یا اللہ پھیلانے والے اُن چیزوں کے جو پھیلائی گئی ہیں (جیسے زمین وغیرہ) ایک روایت میں دَاحِيَ الْمَدْحِيَّاتِ ہے۔

لَا تَكُوْنُوْا كَقَيْضِ بَيْضٍ فِيْ اَدَاحِيَّ۔ ایسے مت ہو جیسے انڈے کا چھلکا کھلے میدان میں (اصل میں اَدَاحِيَّ جمع ہے اُدْحِيَّ کی وہ مقام ہے جہاں شتر مرغ انڈا دیتا ہو اس کی عادت ہے کہ میدان کو پاؤں سے صاف کرتا ہے پھر وہاں انڈے دیتا ہے)

فَدَحَا السَّيْلُ فِيْهِ بِالْبَطْحَاءِ۔ بہیا نے وہاں کنکریاں لا کر ڈالیں۔

كُنْتُ اَلَاعِبُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِالْمَدَاحِيْ۔ میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے ساتھ مداحی سے کھیلتا (مداحی چھوٹے چھوٹے پتھر گول گول کی گٹھلی کے برابر عرب لوگ کیا کرتے ایک گڑھا کھودتے اور یہ پتھر مارتے اگر پتھر گڑھے کے اندر گیا جب تو جیتے ورنہ ہارے)۔

سُئِلَ عَنِ الدَّحْوِ بِالْحِجَارَةِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهٖ۔ سعید بن مسیبؓ سے پوچھا گیا، پتھر پھینکنے کا کھیل کیسا ہے انھوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں (بلکہ ایک قسم کی مشق ہے جو بعضے وقت کام آتی ہے مگر یہ مشق ایسے مقام پر کرنا چاہیے جہاں کسی کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو)۔

كَانَ جِبْرِيْلُ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ۔ حضرت جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دحیہ کلبی کی صورت میں آیا کرتے (وہ ایک خوبصورت صحابی تھے)

دِحْيَةٌ۔ فوج کا افسر

يَدْخُلُ الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دِحْيَةٍ مَعَ كُلِّ دِحْيَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔ بیت المعمور میں (جو آسمان کا کعبہ ہے) ہر روز ستر ہزار سردار داخل ہوتے ہیں ہر سردار کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں۔ (تو ہر روز چار ارب نوے کروڑ فرشتے وہاں جاتے ہیں)

يَوْمَ دَحْوِ الْاَرْضِ۔ زمین پھیلانے کے دن (پچیس ۲۵ ذیقعدہ) امام رضا علیہ السلام اُس دن روزہ سے تھے فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن رحمت پھیلائی گئی اور زمین پھیلائی گئی یہاں یہ اشکال نہ ہو گا کہ آسمان زمین چھ دن میں پیدا ہوئے ہیں۔ پھر ۲۵ تاریخ کہاں سے آئی کیونکہ زمین پیدا ہونے کے کئی دن بعد پھیلائی گئی ہے۔

ثُمَّ دَحَا الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِهٖ۔ پھر زمین کو کعبے کے تلے سے پھیلایا۔

اَخَذَهٗ ثُمَّ دَحَا بِهٖ۔ اس کو پکڑ کر پھینک دیا۔

باب الدال مع الخاء

دَخٌّ۔ یا دُخٌّ دھواں جیسے دُخَانٌ ہے۔

خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا قَالَ هُوَ الدُّخُّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا جس کو آپ گمان کرتے تھے کہ شاید دجال یہی ہو) میں نے تیرے لئے (دل میں) ایک بات چھپائی ہے (آپ نے دل میں اس آیت کا خیال کیا یوم تاتی السماء بدخان مبین) ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے (کمبخت پوری آیت نہ بتلا سکا اڑا اڑا کر بتلا دیا جیسے کاہنوں اور نجومیوں کی عادت ہوتی ہے شاید آپ نے دل میں یہ آیت پڑھی ہو گی یا چپکے سے کسی صحابی کو سنائی ہو گی شیطان نے اُس کو اڑا لیا اور ابن صیاد کو خبر کر دی اس حدیث سے اُن لوگوں کا رد ہوتا ہے جو شیطان اور جن کے وجود سے

منکر ہیں اور اُن لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اولیاء اللہ کو اپنے مریدوں کے دلی حالات معلوم نہیں ہوسکتے اس لئے کہ جب ابن صیاد نے ادھوری ہی سہی دل کی بات بتلا دی تو اگر اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے کسی کے دل کا حال معلوم ہوجائے تو مقام تعجب نہیں۔ حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے ایک نصرانی مسلمان بن کر آیا اور اس حدیث کا مطلب پوچھا اتقوا فراسۃ المومنین الحدیث آپ اُس کو تنہائی میں لے گئے اور فرمایا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو نصرانیت سے توبہ کرے اور صدق دل سے مسلمان ہوجائے وہ یہ کرامت دیکھ کر فوراً مسلمان ہوگیا۔

دَخْرٌ یا دُخُوْرٌ۔ چھوٹا ہونا، ذلیل اور خوار ہونا۔

سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ۔ قریب ہے کہ ذلیل ہوکر دوزخ میں داخل ہوں گے۔

دَخْسٌ۔ گاڑنا، گھسیڑنا۔

فَدَخَسَ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبِطِ۔ آپ نے اپنا ہاتھ اُس کے کھال میں بغل تک گھسیڑ دیا (ایک روایت میں فدحس ہے جیسے اوپر گزر چکا)

دَخْلٌ یا دُخُوْلٌ یا مَدْخَلٌ۔ اندر آنا، آمدنی، بیماری عیب۔

دَخَلٌ۔ عقل یا جسم کی خرابی، مکر، فریب، عیب۔

دِخْلَةٌ۔ آدمی کا باطن۔

دَخِیْلٌ۔ وہ کلمہ جو دوسری زبان کا ہو اور عربوں میں مستعمل ہوگیا ہو۔

إِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهٖ فَإِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر (سونے کے لئے) جائے تو اُس کو اپنی تہ بند کے اندر کے کنارے سے (جو بدن سے ملا رہتا ہے) تین بار جھٹک لے اس لئے کہ اُس کو معلوم نہیں کہ اُس کے پیچھے بچھونے پر کیا چیز آگئی (شاید کوئی زہریلا جانور آکر بیٹھ گیا ہو)

يَغْسِلُ دَاخِلَةَ إِزَارِهٖ۔ وہ اپنی تہ بند کا اندر کا کنارہ دھوئے یعنی جس کی نظر لگی ہو۔ بعضوں نے کہا یہاں داخلۃ الازار سے اُس کا جسم مراد ہے یا سرین یا شرمگاہ۔

كُنْتُ أَرٰى إِسْلَامَهٗ مَدْخُوْلًا۔ میں تو اُس کا اسلام عیب دار دیکھتا تھا (یعنی اُس میں نفاق سمجھتا تھا)

إِذَا بَلَغَ بَنُوْ أَبِي الْعَاصِ ثَلَاثِيْنَ كَانَ دِيْنُ اللّٰهِ دَخَلًا وَعِبَادُ اللّٰهِ خَوَلًا۔ جب بنی اُمیہ کی سلطنت پر تیس برس گزر جائیں گے تو اللہ کا دین عیب دار ہوجائے گا (اُس میں خلاف سنت باتیں شریک کرلیں گے، اور اللہ کے بندے غلام لونڈی بنیں گے۔

دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ۔ عمرہ حج میں شریک ہوگیا۔ (یعنی عمرے کا وجوب حج کی فرضیت سے جاتا رہا) بعضوں نے کہا عمرے کے افعال حج میں شریک ہوگئے یعنی جب قران کرے تو ایک ہی طواف اور سعی حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ عمرہ حج کے دنوں میں بھی ہوسکتا ہے درجاہلیت والوں کا رد کیا جو حج کے دنوں میں عمرہ کرنا ناجائز جانتے تھے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حج کو فسخ کرکے عمرہ کرسکتے ہیں۔

مِنْ دُخْلَةِ الرَّحِمِ۔ قریبی ناطہ والوں میں سے۔

إِنَّ مِنَ النِّفَاقِ اخْتِلَافَ الْمَدْخَلِ وَالْمَخْرَجِ۔ یہ بھی ایک طرح کا نفاق ہے کہ آدمی کے آمدنی اور خرچ میں فرق ہو آمدنی سے زیادہ خرچ کرے کیونکہ ایسی صورت میں قرض لینا پڑے گا اور لوگوں سے جھوٹ بولے گا، فریب کرے گا یہ سب نفاق کی خصلتیں ہیں)

لَا تُؤْذِيْهِ فَإِنَّهٗ دَخِيْلٌ عِنْدَكِ۔ (جب مومن کو اُس کی شریر عورت تکلیف دیتی ہے تو بہشت کی حوریں کہتی ہیں) ارے اُس کو مت ستا وہ تیرا مہمان ہے (چند روز کے لئے تیرے پاس آیا ہے ہمیشہ کیلئے تو ہمارے پاس رہنا ہے)۔

وَكَانَ لَنَا جَارًا أَوْ دَخِيلًا أَوْ رَبِيطًا۔ وہ ہمارا پڑوسی یا ہم صحبت یا ملازم تھا۔

فَدَخَلَ عَلَيْنَا بِلَحْمٍ۔ ہمارے پاس گوشت لایا گیا۔

وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ۔ تھوڑے اونٹ یا تھوڑی بکریوں والوں کو اندر آنے دے (یعنی محفوظ رمنہ میں اُن کو چرانے سے مت روک)

مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ شرک نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں جائے گا (خواہ بلاعذاب یا چند روز عذاب پاکر) (اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف توحید بہشت میں جانے کے لئے کافی ہے گو اور اصول اسلام کا انکار کرتا ہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ توحید سب شرائط کے ساتھ باعث دخول بہشت ہے اگر کوئی پیغمبر کا انکار کرتا ہو تو گویا اُس نے اللہ کا انکار کیا اور اللہ کی تصدیق میں اُس کے پیغمبر کی تصدیق بھی شامل ہے اسی طرح سب ضروریات دین۔ بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جن کو کسی پیغمبر کی دعوت نہیں پہنچی صرف توحید کے اعتقاد پر مرے بیشک ایسے لوگ تو ضرور بہشت میں جائیں گے کیونکہ وہ معذور تھے اور پروردگار بغیر پیغمبر بھیجے عذاب نہیں کرتا جیسے دوسری آیت میں ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا بعضوں نے کہا صرف خدا کو واحد جاننے والے بھی کسی نہ کسی دن دوزخ سے نجات پائیں گے گو مدت دراز کے بعد ہی سہی اور ہمیشہ کے لئے دوزخ میں وہی رہیں گے جو مشرک اور منافق رہ کر مریں۔ واللہ اعلم۔

فَوَلَجْتُ دَاخِلًا لَهُمْ۔ میں اُن کے ایک اندرونی مکان میں گھس گیا۔

كَيْفَ الدُّخُوْلُ۔ دخول کیونکر ہوگا (امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ کہتے ہیں کہ جب عورت مرد میں خلوت صحیحہ ہوئی تو دخول کا حکم دیا جائے گا (یعنی پورا مہر مرد کو دینا ہوگا) اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کہتے ہیں کہ جب مرد عورت سے جماع کرلے اُس وقت پورا مہر واجب ہوگا تو اگر خلوت صحیحہ ہوئی لیکن مرد نے صحبت نہ کی اور طلاق دیدیا تو نصف مہر دینا ہوگا۔

لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا۔ اگر کہیں اُس آگ میں (اپنے سردار کے کہنے پر) گھس جاتے تو پھر کبھی آگ سے (دوزخ سے) نہ نکلتے ہمیشہ اُسی میں رہتے۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ مسلمان بادشاہ اور سردار کی بھی اطاعت اُسی حد تک لازم ہے کہ وہ کام خلاف شرع نہ ہو اگر خلاف شرع ہو تو ہرگز اطاعت نہ کرے جیسے دوسری حدیث میں ہے لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔ اور بڑا بیوقوف ہے وہ شخص جو ہر کام میں خواہ وہ خلاف شرع ہو حکام کی اطاعت لازم جانتا ہے انہی بیوقوفوں نے تو امام حسین علیہ السلام کو باغی قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں یزید حاکم اور خلیفہ وقت تھا اُس کی اطاعت امام حسینؑ پر لازم تھی یہ لوگ کہتے ہیں انما قتل الحسین بسیف جدہ۔ اور سب سے بڑھ کر احمق اور جاہل وہ شخص ہے جو بادشاہی قوانین کو رعایا کے حق میں شریعت سمجھتا ہے گو وہ قوانین شرع کے خلاف ہوں معاذ اللہ ایسا شخص بالاتفاق کافر اور زمرۂ اہل اسلام سے خارج ہے۔ بات یہ ہے کہ ہر آدمی کو دو معاملے درپیش ہیں ایک تو فیما بینہ وبین الناس تو دنیاوی امور ہیں بادشاہ وقت کی اطاعت کرنا ضروری ہے اور ایک فیما بینہ وبین اللہ اس میں قرآن وحدیث کی پیروی لازم ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں سے فرمایا جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو اور جو پروردگار کا ہے وہ پروردگار کو دو۔

فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا۔ میں پردے میں اُس کے پاس چلا گیا (اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت کا جسم دیکھا)۔

أَوْ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔ یا میں اُس کو بہشت میں لے جاؤں گا۔ (یعنی مرتے ہی) (کیونکہ شہید اللہ کے پاس زندہ ہیں وہ مرتے ہی بہشت کی سیر کرتے ہیں۔ یا مطلب یہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء اور صدیقین اور مقربین کے ساتھ بلاحساب وکتاب بہشت

میں لے جاؤں گا۔

لَا یَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّ لَا کَلْبٌ وَّ لَا جُنُبٌ۔ فرشتے اُس کوٹھری میں نہیں جاتے جس میں (جاندار کی) مُورت ہو یا کتا یا جُنبی (جس کو نہانے کی حاجت ہو) مطلب یہ ہے کہ رحمت اور برکت کے فرشتے وہاں نہیں جاتے یا جو فرشتے مومنوں کی اُلفت اور محبت سے اُن کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں لیکن کرامًا کاتبین فرشتے وہ تو اچھے اور بُرے کسی مقام میں آدمی سے جدا نہیں ہوتے۔ اسی طرح وہ فرشتے جو حکم پر مامور ہیں مثلاً جان نکالنے والے عذاب لانے والے وہ تو ضرور ہر جگہ جا کر تعمیل حکم کریں گے۔ مجمع البحار میں ہے کہ کتوں میں سے کھیت کا کتا اور ریوڑ کا کتا مستثنیٰ ہے اور جُنبی سے وہ جنب مراد ہے جو نہانے میں اتنی سُستی کرے کہ نماز کا وقت گزر جائے اور اپنی عادت ایسی ہی کر لے اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعضے اوقات جنب سے رہتے اور سب عورتوں کے پاس جا کر ایک مرتبہ غسل فرما لیتے۔

فَسَاَلَہٗ عَنْ مَدْخَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَخْرَجِہٖ وَمَجْلِسِہٖ۔ پھر اُن سے یہ پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ گھر میں گھستے وقت اور نکلتے وقت اور بیٹھتے وقت کیا تھا۔

سَاَلْتُ اَبِیْ عَنْ مُدْخَلِہٖ۔ اپنے باپ سے میں نے اُن کے داخل ہونے کا وقت پوچھا۔

وَیَسَّعُ مَدْخَلَہٗ۔ اُس کی قبر کشادہ کر دے۔

اِذَا اَدْخَلَ الْمَیِّتَ الْقَبْرَ یا اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ۔ جب میت کو قبر میں رکھتے، یا میت قبر میں رکھی جاتی

اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ۔ مجھ کو کوئی ایسا کام بتلائیے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے۔

لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ بِعَمَلِہٖ۔ کوئی شخص اپنے اعمال کے وجہ سے بہشت میں نہیں جائے گا بلکہ پروردگار کے فضل و کرم اور رحمت کی وجہ سے اب یہ حدیث اس آیت ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون۔ کے خلاف نہ ہوگی کیونکہ آیت میں با معاوضہ کے لئے ہے نہ سببیت کے لئے اور حدیث میں سببیت کے لئے تو نیک اعمال کا معاوضہ بہشت ہے مگر جب اللہ چاہے اُس کا فضل و کرم ہو ورنہ نیک اعمال بھی بے کار ہوں گے)

کُلُّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ۔ معاملات میں ایک بیرونی بات جو داخل کی گئی ہو۔

لَا تَدْخُلْ عَلَیَّ (ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ کے کھانے میں شریک ہوا اور بہت سا کھانا کھا گیا عبداللہؓ نے کہا) اب میرے پاس نہ آیو کیونکہ انھوں نے اُس کی صحبت کر وہ جانی اس لئے کہ ایسی پُرخوری کافروں کی خصلت ہے، دوسرے یہ کہ اُس کے ایک کا کھانا دوسرے کئی مسکینوں کو کفایت کرتا تھا)

اِذَا یُدْخَلُ عَلَیْہِمْ۔ جب تو عورت کے کنبہ والوں پر عیب لگے گا (اگر مرد اپنی عورت کو غسل دے)۔

وَھُوَ لَا یَعْلَمُ دُخْلَۃَ اَمْرِھَا۔ وہ اُس کا اندرونی حال نہیں جانتا تھا۔

دُخَانٌ۔ اور دُخُوْنٌ۔ دھواں نکلنا۔

دَخَنٌ۔ دھوئیں دار ہونا، بد خُلق، خبیث ہونا، فساد تیرہ رنگ مائل بہ سیاہی ہونا۔

دُخْنَۃٌ۔ دھواں دھار ہونا۔

اِنَّہٗ ذَکَرَ فِتْنَۃً فَقَالَ دَخَنُھَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْ رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا (جو آپ کی امت میں ہوگا) اُس کا ظہور ایک شخص کے قدموں کے تلے سے ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا (یعنے وہ اپنے آپ کو سید کہے گا) اور میری امت میں فساد عظیم پھیلائے گا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ ہرگز میرے لوگوں (اہل بیت) میں سے نہیں ہے۔ میرے لوگ وہی ہیں جو پرہیزگار، ایماندار شریعت کے پیرو ہوں۔ ایک روایت میں

یوں ہے کہ اس فتنہ میں صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر۔ میں کہتا ہوں یہ فتنہ وہی ہے جو ایک جنٹلمین سید نے دین محمدی میں نکالا ہزاروں مسلمانوں کو قرآن و حدیث سے برگشتہ اور ملحد بنا دیا یہ شخص اپنے آپ کو سید کہتا تھا۔ فرشتوں اور جن اور شیطان کے وجود کا وہ منکر تھا آسمان کے وجود کا بھی انکار کرتا تھا اور باطنیہ کی طرح نصوص قطعیہ کی تاویل و تحریف اس کا شیوہ تھا معجزات کو شعبدات کے جنس سے خیال کرتا تھا میں اس شخص سے ایک ہی بار ملا تھا اور ایک ہی گفتگو میں میں نے اس کا مبلغ علم دریافت کر لیا تھا نہ وہ علوم عربیہ میں ایک مشرقی مولوی اور عالم تھا نہ انگریزی جرمنی فرانسیسی میں وہ ایک مغربی ڈاکٹر یا پروفیسر تھا بلکہ دونوں طرح کے علوم سے عاری صرف طلاقت لسانی رکھتا تھا۔ اردو نگاری میں بیشک مشاق اور ماہر تھا جاہلوں کو دام تزویر میں لانا ان کی عقائد ایمانی کو متزلزل کر دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ اب تک اس کے معتقدین اور ثنا خواں ملک ہند میں صدہا ہزارہا موجود ہیں اور اس کو مسلمانوں کا خیر خواہ اور اسلام کا رفارمر جانتے ہیں،

هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ۔ امن تو ہوگا مگر اندرونی خرابی کے ساتھ (یہ اس زمانہ کی حکومتوں کی طرف اشارہ ہے ظاہر میں امن اور صلح ہے کشت و خون اور فساد کا بالکل انسداد ہے مگر دلوں کی خرابی بڑھ رہی ہے ایمان کے بدل کفر و الحاد خلوص کے عوض ریا۔ اور نفاق امانت کے بدل خیانت دلوں میں سما رہی ہے اللہ ان سب فسادوں سے سچے مومنوں کو بچاتے رکھے اور ہمارا اور سب سچے مومنوں کا خاتمہ بالخیر کرے آمین)۔

نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ۔ کیا اس برائی کے بعد پھر بھلائی ہوگی فرمایا ہاں لیکن اس میں ذرا خرابی کی لونی ہوگی (خالص بھلائی نہ ہوگی) لوگوں نے کہا ہے کہ برائی سے حضرت عثمانؓ کے قتل کا زمانہ اور بھلائی سے حضرت علیؓ کا زمانہ مراد ہے برائی سے خوارج کا وجود۔ میں کہتا ہوں کہ بھلائی کے زمانہ سے مراد صحابہؓ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ ہے۔ جب خالص کتاب و سنت پر عمل ہوتا تھا۔ پھر برائی سے وہ زمانہ مراد ہے جب کتاب و سنت کے طرف سے لوگوں نے بالکل منہ موڑ لیا اور مجتہدین کی تقلید اندھا دھند ساری دنیا میں پھیل گئی پھر بھلائی سے وہ زمانہ مراد ہے جب حدیث والوں کو اللہ نے دوبارہ زور دیا۔ حدیث کی اشاعت ہوئی حدیث کی کتابوں کا ترجمہ کیا گیا۔ حدیث پر عمل دوبارہ شروع ہوا۔ یعنی ہمارا زمانہ لیکن اس میں ایک ذری سی برائی بھی ملی ہوتی ہے کیا معنے؟ بعضے اہل حدیث بظاہر تو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں مگر حکام وقت کی خوشامد سے حق باتوں کا اظہار نہیں کرتے۔ بعضے کیا کرتے ہیں کہ تفسیر قرآن میں صحابہؓ اور سلف صالحین کا طریقہ چھوڑ کر نئے نئے معانی اور مطالب اپنی خواہش نفس کے موافق نکالتے ہیں گویا ترک تقلید کے انھوں نے یہ معنی سمجھے ہیں کہ احادیث اور آثار صحابہؓ اور تابعین کی بھی تقلید ضروری نہیں ہے جس طرح چاہو قرآن کی تفسیر کر لو۔ بعضے اگلے اماموں اور مجتہدین اور پیشوایان دین پر جیسے امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ ہیں طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ بعضے اولیاء اللہ کی تذلیل اور توہین کرتے ہیں۔ بعضے شرک و بدعت میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جادۂ اعتدال سے باہر ہو گئے ہیں مسلمانوں کو ذری ذری سے مکروہ یا حرام کاموں کے ارتکاب پر کافر اور مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں یہی برائی ہے جو اس بھلائی میں ملی ہوتی ہے بعضے اہل حدیث ایسے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کی تقلید سے تو بھاگے لیکن ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی اور نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی تقلید اندھا دھند کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے فر من المطر وقام تحت الميزاب یا صلت على الاسعد وبلت عن النقل۔

يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ۔ زمین سے

دھوئیں کی طرح ایک چیز نکلتی ہے (یہ بھوک کی شدت سے اُن کی آنکھوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا، آسمان دھوئیں کی طرح دکھائی دیتا تھا)

إِنَّ اللهَ خَلَقَ جَوْهَرًا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ نَظَرَ الْهَيْبَةِ فَذَابَتْ أَجْزَاؤُهُ ثُمَّ ارْتَفَعَ مِنْهُ بُخَارٌ كَالدُّخَانِ فَخَلَقَ مِنْهُ السَّمٰوَاتِ فَظَهَرَ عَلٰى وَجْهِ الْمَاءِ زَبَدٌ خَلَقَ مِنْهُ الْأَرْضَ ثُمَّ أَرْسَاهَا بِالْجِبَالِ۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جوہر پیدا کیا پھر ہیبت کی نگاہ اُس پر ڈالی تو وہ گل گیا اُس میں سے ایک بخار اُٹھا دھوئیں کی طرح اُس سے آسمان بنے اور پانی پر کف جما اُس سے زمین بنائی پھر پہاڑ اُس میں گاڑے۔

باب الدال مع الدال

دَدٌ۔ کھیل کود، لذت۔

دَدِدٌ۔ کھیل کرنے والا۔

مَا أَنَا مِنْ دَدٍ وَلَا الدَّدُ مِنِّي۔ میں کھیل کود کرنے والا نہیں نہ کھیل کود میرا کام ہے (اب دَدٌ کی اصل دَدَیٌ تھی یا دَدَنٌ یا یا نون محذوف ہوگیا۔ اور کبھی پورا استعمال کیا جاتا ہے۔ دَدًی نَدًی کی طرح)

باب الدال مع الراء

دَرْأٌ یا دَرْأَةٌ۔ دفع کرنا، ہٹانا، اٹکنا، ناگہان نمود ہونا، روشن ہونا، پھیلانا، چمکنا۔

مُدَارَأَةٌ۔ ظاہر میں خاطرداری کرنا جیسے مُدَاجَاةٌ اور مُجَامَلَةٌ ہے۔

اِدْرَؤُوا الْحُدُودَ بِالشُّبُهَاتِ۔ شرعی حدوں کو شبہوں سے دفع کرو (سبحان اللہ کیا عمدہ قانون کی تعلیم ہے شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جانا چاہیئے۔ انگریزی قانون کا بھی ماخذ یہی حدیث ہے اور یہ اسی پر مبنی ہے کہ گنہگار کا سزا سے بچ جانا اتنا معیوب نہیں ہے جتنا بے گناہ کا سزا پانا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَدْرَأُ بِكَ فِي نُحُورِهِمْ۔ یا اللہ میں تیری مدد سے اُن کی دگدگیوں میں دھکا دیتا ہوں (تو اُن کے شر کو مجھ سے دور کر دے)۔

إِذَا تَدَارَأْتُمْ فِي الطَّرِيقِ۔ جب تم رستہ میں اختلاف کرو (کہ کنارا رستہ چھوڑنا چاہیئے)۔

كَانَ لَا يُدَارِئُ وَلَا يُمَارِي (ایک روایت میں لَا يُدَارِي ہے دونوں طرح مستعمل ہے۔ بعضوں نے کہا اختلاف اور جھگڑوں کے معنوں میں مہموز ہے اور ظاہری خاطرداری کے معنوں میں غیر مہموز ہے۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھگڑا اور دنگا نہیں کرتے تھے۔

فَمَا زَالَ يُدَارِئُهَا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک چوپایہ (جانور) آیا اُس نے آپ کے سامنے سے نکل جانا چاہا) آپ برابر اُس کو روکتے اور ہٹاتے رہے (ایک روایت میں يُدَارِيهَا ہے)۔

صَادَفَ دَرْءُ السَّيْلِ دَرْءً يَدْفَعُهُ۔ بہاؤ کی ایک موج دوسرے موج کو ہٹاتی ہے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ سَيْلٌ دُرْءٌ جب ناگہانی ایک بہیا آجائے جس کا گمان نہ ہو دَرَءَ عَلَيْنَا فُلَانٌ۔ فلاں شخص دفعتہً ہم پر نمودار ہوا۔

إِذَا كَانَ الدَّرْءُ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا۔ اگر عورت کی طرف سے شرارت اور سرکشی ہو تو خلع میں اُس سے مال لینے میں قباحت نہیں۔

اَلسُّلْطَانُ ذُو تُدَرَإٍ۔ بادشاہ بہادر اور قوت والا ہونا چاہیئے (جو دشمنوں کو دفع کرے ڈرپوک نہ ہو اپنی ذات سے میدانِ جنگ میں جائے نہ یہ کہ عورتوں کی طرح اپنی محل میں چھپا رہے اور سپاہیوں کو تصدق کراتا ہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے بادشاہ ایسی ہی دبڑ دگھسڑ ہو گئے ہیں برخلاف نصاریٰ کے بادشاہوں کے اسی لئے اللہ نے اُن کو تقریباً تمام دنیا کی سلطنت دیدی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

ذات سے میدان جنگ میں تشریف لے جاتے تھے بڑے بڑے بہادر صحابہؓ آپ کی آڑ لیتے تھے۔ آپ دشمنوں کے سامنے رہتے تھے۔ اوائل میں شاہان روم اور ایران اور افغانستان کا بھی یہی عمل تھا مگر محمد شاہ رنگیلے بادشاہ دہلی اور سلطان عبدالمجید خان والئے روم کے زمانہ سے شہزادے محل میں پرورش پانے لگے آخر جو ہوا سو ہوا۔ اُس وقت سے آج تک روم کے ممالک چھنتے چلے جاتے ہیں اب جو کچھ ملک نصف سے بھی کم باقی رہ گیا ہے وہ بھی چراغ سحری معلوم ہوتا ہے یہ جزا ہے عیش اور کامرانی اور لذت نفسانی کی)۔

وَقَدْ كُنْتُ فِي الْقَوْمِ إِذَا تُدَارِءُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا وَلَمْ أُمْنَعْ۔ (یہ عباس بن مرداس کی شعر ہے) یعنے میں اپنی قوم میں زوردار اور قوت دار تھا مجھ کو کوئی چیز دی نہیں جاتی تھی اور نہ میں کسی سے روکا جاتا تھا (مطلب یہ ہے کہ میں جو چاہتا وہ اپنے زور کی وجہ سے لے لیتا کوئی میری مقاومت نہیں کرسکتا تھا۔ اور لوگوں کی طرح نہ تھا کہ کوئی دے تو لوں)۔

دَرَءَ جُمْعَةً مِّنْ حَصَا الْمَسْجِدِ وَأَلْقَى عَلَيْهَا رِدَائَهُ وَاسْتَلْقَى۔ (حضرت عمرؓ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہوکر) مسجد کی کنکریوں کی ایک مٹھی ہٹائی (جن کے چبھنے کا خیال تھا) اور چادر بچھا کر اُس پر چت لیٹ رہے (سبحان اللہ کیا سادگی حالانکہ روم، شام، ایران، مصر، حجاز، نجد، اتنے بڑے ملک کے آپ بادشاہ تھے)۔

يَا جَارِيَةُ اُدْرَءِي لِيَ الْوِسَادَةَ۔ اری چھوکری ذرا گدہ تو میرے لئے بچھا دے۔

دَرِيْئَةٌ أَمَامَ الْخَيْلِ۔ چھلا ہے سواروں کے آگے (یعنے وہ چھلا جس کو برچھے سے اُٹھا لیتے ہیں) (نہایہ میں ہے کہ دریۃ بغیر ہمزہ کے وہ جانور جس کی شکاری آڑ کرتا ہے اُس جانور کو چرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے جنگلی جانور بھی آکر اُس سے مانوس ہوکر اُس کے ساتھ چرنے لگتا ہے اُس وقت شکاری جاکر غفلت میں اُس کا شکار کرلیتا ہے۔ اس ملک میں پاڑدی (شکاری) پرندوں کا شکار بھی بیل کے آڑ میں کرتے ہیں۔

وَلْيَدْرَءْ مَا اسْتَطَاعَ۔ جہاں تک ہوسکے اُس کو دفع کرے۔

يَتَدَارَءُوْنَ فِي الْقُرْاٰنِ۔ قرآن میں جھگڑا کریں گے ایک آیت کو دوسری آیت سے لڑائیں گے (اور جو اُس کے معنی صحابہؓ اور تابعین سے منقول ہیں اُس کو نہ لیں گے اپنی رائے سے غلط تفسیر کریں گے)۔

بِكَ نَدْرَءُ فِي نُحُوْرِهِمْ۔ تیری مار ہم اُن کے سینوں میں لگاتے ہیں (یعنے دگر گیوں میں جہاں پر اونٹ کا نحر کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ تو اُن کو ہم پر سے ہٹا دے اُن کے شر سے ہم کو بچا دے)۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَدَارَءَ۔ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ امامت سے بھاگیں گے ایک دوسرے کو کہے گا تم امامت کرو میں امامت کے لائق نہیں (کیونکہ نماز کے مسائل سے ناواقف اور جاہل ہوں گے یہ زمانہ بھی گزر گیا۔ اب اُس سے بدتر زمانہ آیا ہے۔ امام اُس شخص کو بناتے ہیں جو اجہل خلق اللہ ہو نہ قرآن صحیح پڑھ سکے نہ خطبہ حالانکہ حدیث میں ہے تمھاری امامت وہ لوگ کریں جو تم میں بہتر ہوں یعنے قرآن کے قاری اور عالم فاضل ہوں بعضے علما کا یہ قول ہے کہ اگر جماعت میں کوئی عالم فاضل موجود ہے اور لوگوں نے اُس سے کم درجہ والے کو امام کیا تو کسی کی نماز صحیح نہ ہوگی)۔

لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَّلٰكِنْ اِدْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔ مسلمان کی نماز کسی چیز کے سامنے نکل جانے سے نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک ہوسکے اُس کو دفع کرو۔

يَتَدَارَءُوْنَ الْحَدِيْثَ۔ اللہ کے کلام کو ایک دوسرے سے لڑائیں گے (اُن کو ناسخ منسوخ کی پہچان نہ ہوگی یا صحیح تفسیر جو صحابہؓ اور تابعین سے ماثور ہے اُس سے ناواقف ہوں گے) (ہمارے زمانہ میں بعضے بے وقوف ایسے پیدا ہوتے ہیں جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں نسخ نہیں ہوسکتا حالانکہ خود قرآن میں

موجود ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا الآیہ۔ اور بعضے آیتیں بالاتفاق منسوخ ہیں۔ جیسے ترک قتال کی آیتیں جو فرضیت جہاد سے پہلے اتری ہیں۔ اسی طرح یہ آیت قدموا بین یدی نجوٰکم صدقة۔ اسی طرح یہ آیت کتب علیکم الوصیة للوالدین والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین۔ اسی طرح یہ آیت فامسکوھن فی البیوت

اُمِرْتُ بِمُدَارَاةِ النَّاسِ۔ مجھ کو لوگوں کی خاطرداری کرنے کا حکم ہوا۔ یعنے ہر ایک سے حسن خلق اور خندہ روئی کے ساتھ پیش آنے کا۔ ع

آسایش دوگیتی تفسیر این دوحرف ست
بادوستاں تلطف با دشمناں مدارا

رَاْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ مُدَارَاةُ النَّاسِ۔ ایمان کے بعد عقلمندی کا بڑا کام یہ ہے کہ لوگوں کی مدارات کرے، دلجوئی اور خوش خُلقی کے ساتھ اُن سے پیش آئے شیریں کلامی اپنا شیوہ رکھے دوست دشمن کے ساتھ نرمی اور ملایمت سے بات کرے۔

دَرْبٌ۔ یا دُرْبَةٌ۔ عادت کرلینا، خوگر ہوجانا، ماہر ہونا۔

لَا تَزَالُوْنَ تَهْزِمُوْنَ الرُّوْمَ فَاِذَا صَارُوْا اِلَی التَّدْرِیْبِ وَقَفَتِ الْحَرْبُ۔ تم برابر نصاریٰ کو شکست دیتے رہوگے یہاں تک کہ وہ جب بھاگتے بھاگتے صبر کرنے لگیں گے اور ٹھیر جائیں گے تو لڑائی تھم جائے گی (بعضوں نے تَدْرِیْب کو دروب سے رکھا ہے۔ یعنی پہاڑوں کے دروں میں چل دیں گے)

دَرْبٌ۔ دروازہ، گلی تنگ جو پہاڑوں کے درمیان ہوتی ہے اُس کی جمع دِرَابٌ یا دُرُوْبٌ آئی ہے۔

وَاَدْرَبْنَا۔ اور ہم روم کی سرزمین میں داخل ہوئے نہایہ میں ہے کہ روم کے ملک میں جانے کے ہر راستہ کو درب کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا دَرْب بسکون راء جو راستہ نافذ ہو۔ اور بفتح راء جو نافذ ہو۔

فَکَانَتْ نَاقَةً مُدَرَّبَةً۔ پھر وہ ایک اچھی سدھائی ہوئی سانڈنی ہوگئی (جو دروں اور گلیوں میں سفر کرنے سے مانوس ہوگئی بھڑکنا اور شرارت کرنا چھوڑ دیا)۔

دُرْبَةٌ۔ عادت اور دلیری۔

دُرَابَةٌ۔ عادت۔

دَرْجٌ۔ کاغذ نوشتہ۔

دَرَجٌ۔ راستہ خط کی لپیٹ۔

دَرَجَ۔ اپنے راستے گیا، ترقی کیا، ہمیشہ تیتر کا گوشت کھایا۔

اَدْرَاجَكَ یَا مُنَافِقُ۔ (ایک منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آیا ابوایوبؓ نے اُس سے کہا) چل نکل اپنا راستہ لے (جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا) یہ جمع ہے دَرَجٌ کی بمعنے راہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں رجع ادراجه اپنے راستوں میں لوٹ گیا۔

تَعَرَّضِیْ مَدَارِجًا وَسُوْمِیْ تَعَرُّضَ الْجَوْزَاءِ لِلنُّجُوْمِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَاسْتَقِیْمِیْ۔ (یہ عبداللہ ذی البجادین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے خطاب کیا) سخت گلیوں اور راستوں سے اِدھر اُدھر مُڑ جا اور چلتی رہ جیسے جوزا ستاروں سے مُڑ جاتا ہے۔ دیکھ یہ ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھ پر سوار ہیں سیدھی رہ (شرارت مت کر)۔

لَیْسَ هٰذَا بِعُشِّكِ فَادْرُجِیْ۔ یہ تیرا گھونسلا نہیں ہے یہاں سے چلدے (یہ ایک مثل ہے اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی اُس کام میں لگے جس کو وہ نہیں جانتا یا اُس کے شان کے لائق نہیں ہے اُس کی طاقت اور لیاقت سے بالاتر ہے یا جب کوئی بے وقت اطمینان سے بیٹھ رہے حالانکہ وہ وقت محنت اور کوشش کرنے کا ہو۔ میں کہتا ہوں سرسید پر یہی مثل صادق آتی ہے بیشک وہ اُردو کے منشی بے بدل اور پالٹیکس میں بڑے ماہر اور کامل تھے لیکن دینی علوم میں اُن کو کافی مادہ نہ تھا نہ دنیوی علوم اور فنون یعنی فلسفہ قدیمہ

اور جدید وہ میں ایک بار میں نے اُن سے پوچھا آپ نے دینی مسائل
جیسے حشر نشر وجود ملائکہ اور جن اور شیطان معجزات وغیرہ
میں کیوں بحث کی آپ تو صرف مسلمانوں کی دنیاوی بہبودی
کے خواہاں اور جویاں ہیں تو آپ کو دینی عقائد میں خلل ڈالنے
کی کیا ضرورت داعی ہوئی۔ جواب میں فرمانے لگے میں نے اُن
عقائد میں اس لئے گفتگو کی کہ اس زمانہ کے تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان
فلسفہ جدید حاصل کرنے کے بعد قرآن و حدیث سے بے اعتقاد
ہو جاتے ہیں میں نے قرآن کو جہاں تک ہو سکا فلسفہ جدید
سے مطابق کر دینا چاہا تاکہ ان نئے مغربی تعلیم یافتہ مسلمانوں کا
ایمان قرآن پر قائم رہے۔ میں نے عرض کیا حقیقت میں یہ
بڑا کام ہے۔ بے ادبی معاف ہو حضور نے مشرقی تعلیم کہاں
پائی ہے اور مغربی تعلیم کا پاس کس کالج یا یونیورسٹی سے حاصل
کیا ہے کیونکہ یہ اہم کام اُسی سے ہو سکتا ہے جو فلسفہ قدیم اور
جدید اور سارے دینی علوم میں کافی مہارت رکھتا ہو جیسے وہ
یک مغربی علوم کا ڈاکٹر اور پروفیسر ہو ویسے ہی مشرقی علوم کا
بھی پورا عالم اور فاضل ہو۔ اس پر سر سید صاحب ذرا
تُرش رو ہوئے میں نے بحث موقوف کرنا مناسب سمجھا اور
خاموشی اختیار کی)۔

اَمَّا الْمَقْتُوْلُ فَدَرَجَ وَاَمَّا الْقَاتِلُ فَهَلَكَ نَسْلُهُ فِي الطُّوْفَانِ۔ (حضرت عمرؓ نے کعب احبار سے پوچھا آدمؑ
کے کونسے بیٹے (ہابیل یا قابیل) کی نسل باقی رہی انھوں نے
کہا کسی کی بھی نسل نہیں رہی) مقتول یعنے ہابیل تو گزر گیا
(لاولد مارا گیا) اور قاتل قابیل کی نسل طوفان میں تباہ ہو گئی
(اب جتنے آدمی دنیا میں ہیں وہ حضرت شیثؑ اور حضرت
نوحؑ کی اولاد ہیں)۔

كُنَّ يَبْعَثْنَ بِالدِّرَجَةِ (بِالدُّرْجَةِ) فِيْهَا الْكُرْسُفُ
عورتیں حضرت عائشہؓ کے پاس ڈبیہ یا تھیلی بھیجتیں اُس میں
روئی ہوتی (جو اُن کی شرمگاہ میں رکھی ہوتی) دِرَجَة جمع
ہے دُرْج کی اور دُرْجَہ مؤنث ہے دُرْج کا اصل
میں دُرْج کہتے ہیں اُس چھیچھڑے کو جو اونٹنی کے فرج میں گھسیڑ کر
چند روز اُس کی آنکھ اور ناک پر پٹی باندھ دیتے ہیں اُس کو
دردِ زہ کی طرح ایک درد پیدا ہوتا ہے اُس وقت اُس چھیچھڑے
کو نکال کر ایک دوسری اونٹنی کے بچے پر خوب ملتے ہیں اس
کے بعد اُس کی آنکھ کھولتے ہیں وہ اُس بچہ کو سونگھتی ہے اور
اپنا بچہ سمجھ کر اُس کو پالتی ہے اُس پر مہربانی کرتی ہے۔

دَرَجَة اور دَرْجَة ۔ پایہ اور سیڑھی۔

فَاَصْبَحَ دَرَجَاتُ الْمَدِيْنَةِ ۔ مدینہ کے بلند اطراف۔
ایک روایت میں دَوْحَاتُ الْمَدِيْنَةِ ہے یعنی مدینہ کے
بڑے بڑے درخت۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ ۔ بہشت میں سو درجے
ہیں (یعنے سو منزلے)۔

فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا ۔ ایک چھوٹا بیٹا اُس کا اُن کے پاس
چلا گیا (یعنے خبیبؓ کے پاس)

مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ۔
بہشت کے ایک منزل سے لے کر دوسرے منزل تک اتنا فاصلہ
ہے جتنا آسمان اور زمین میں فاصلہ ہے (یعنے پانچ سو برس
کی راہ)۔

فَاَرْصَدَ اللّٰهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ ۔ اللہ نے اُن کے راستہ
پر چوکی پہرہ مقرر کر دیا۔

فِي دَرَجَتِي ۔ دوسرے درجہ میں (یعنے بہشت میں میرا
ہمسایہ ہوگا)۔

رَاٰى رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجٍ ۔ سروں کو دیکھا
جو سیڑھیوں پر نصب تھے۔

دَرَجٌ ۔ راستہ اُس کی جمع اَدْرَاجٌ اور دَرَجَةٌ سیڑھی
اُس کی جمع دَرَجٌ ہے۔ اس حدیث میں یہی مراد ہے کہ یہ سر
خارجیوں یا مرتدوں یا بدعتیوں کے تھے۔

فَاِنَّمَا هُوَ اِسْتِدْرَاجٌ ۔ وہ استدراج ہے۔ استدراج
کہتے ہیں گنہگار یا کافر کو جو دنیا کی ترقی اور بھلائی ہو جائے

یا اُس کی بات یا خواہش پوری ہو جائے گویا یہ اللہ تعالیٰ کے طرف سے اُس کو مہلت دینا ہے جس میں اور زیادہ کفر اور شرارت کرے پھر ایک دم پکڑا جائے۔ جیسے اس حدیث میں ہے اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَاَذْنَبَ ذَنْبًا اَتْبَعَهُ بِنِقْمَةٍ وَيُذَكِّرُهُ الْاِسْتِغْفَارَ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا اَتْبَعَهُ بِنِعْمَةٍ لِيُنْسِيَهُ الْاِسْتِغْفَارَ وَ يَتَمَادٰى بِهَا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے اور وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اُس گناہ کے پیچھے ایک سزا لگا دیتا ہے (مثلاً دکھ بیماری نقصان مال وجان وغیرہ) اُس کو استغفار یاد دلانے کو (تاکہ وہ اپنی گناہ پر نادم ہو اور حق تعالیٰ سے بخشش چاہے) اور جب کسی بندے کی تباہی چاہتا ہے اور وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اور زیادہ اُس کو نعمت اور آسائش دیتا ہے تاکہ استغفار بھلا دے اور وہ اسی غفلت اور غرور میں پڑا رہے۔

كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِسَتْرِ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ کتنے بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ استدراج کرتا ہے اُن کا گناہ چھپا لیتا ہے اُن کو سزا نہیں ملتی۔

لَا تَسْتَدْرِجْنَا بِجَهْلِنَا۔ ہم کو جاہل رکھ کر استدراج میں مت پھنسا۔

اَدْرِجْنَا اَدْرَاجَ الْمُكْرَمِيْنَ۔ مجھ کو عزت یافتہ لوگوں کے درجے عطا فرما (ترقی درجات کر)۔

دَرَجَ الصَّبِيُّ دُرُوْجًا۔ بچہ ذرا ذرا رینگنے لگا۔

اَكْذَبُ مِمَّنْ دَبَّ وَدَرَجَ۔ سارے زندوں اور مُردوں سے بڑھ کر جھوٹا۔

اَدْرَجْتُ الْكِتَابَ۔ میں نے خط لپیٹ دیا۔

اَلْمَيِّتُ يُدْرَجُ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ۔ مُردہ تین کپڑوں میں لپیٹا جائے۔

اَدْرِجْ صَلٰوتَكَ اِدْرَاجًا۔ پوچھا اس کا کیا معنی ہے فرمایا رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح کہہ۔

وَاَدْرَجَهَا۔ اور رات کی نماز میں ادراج کیا یعنے ہر رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی۔

يَجْعَلُ الْمَوْتٰى شِبْهَ الْمَدَارِجِ ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ وَسَطِهِمْ مُردوں کو رستے کی طرح (سیدھی لائن سے) رکھیں پھر امام نماز جنازہ کے لئے اُن کے بیچ میں کھڑا ہو (جب مُردے بہت سے ہوں اور الگ الگ ہر ایک پر نماز پڑھنا نہ ہو سکے)۔

فَاِنَّهَا مَدَارِجُ السِّبَاعِ۔ نالوں کے شکم میں رات کو نہ ٹھیرا کرو وہ درندوں کے رستے ہیں۔

دُرَّاجَة۔ تیتر۔

دَرَدٌ۔ دانتوں کا گر جانا۔

اَدْرَدُ۔ جس کے دانت گر گئے ہوں۔ دَرْدَاءُ اُس کا مؤنث

لَزِمْتُ السِّوَاكَ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُدْرِدَنِيْ۔ میں نے مسواک کو لازم کر لیا یہاں تک کہ میں ڈرا کہیں میرے دانت گرا دیتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے حَتّٰى خِفْتُ لَاَدْرَدَنَّ۔ یہاں تک کہ مجھ کو ڈر ہوا میں پوپلا (بے دانت) ہو جاؤں گا۔

اَتَجْعَلُوْنَ فِي النَّبِيْذِ الدُّرْدِيَّ قِيْلَ وَمَا الدُّرْدِيُّ قَالَ الرَّوْبَةُ۔ (امام باقرؒ نے پوچھا کیا تم نبیذ میں دردی ملاتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا دردی کیا؟ آپ نے فرمایا روبہ (یعنے خمیر مادی جو شیرے اور نبیذ پر ڈالتے ہیں تاکہ وہ شراب بن جائے۔ اصل میں دُرْدِيّ تلچھٹ کو کہتے ہیں جو ہر پتلی چیز کے تلے بیٹھ جاتی ہے)

دُرَيْدُ بْنُ صِمَّةَ۔ ایک بہادر شخص کا نام ہے جو جاہلیت کے بہادروں میں سے تھا۔ کہتے ہیں کہ اُس نے سو جنگیں لڑیں اور کسی میں شکست نہیں کھائی۔

اَبُو الدَّرْدَاءِ۔ مشہور صحابی ہیں۔

دَرْدَرَ۔ چبایا۔

تَدَرْدُرٌ۔ ہلنا، تھل تھل کرنا۔

لَهٗ ثُدَيَّةٌ مِّثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ۔ اُس کا ایک

چھوٹی پستان کی طرح تھل تھل کررہا ہوگا (جیسے گوشت کا لوتھڑا تھل تھل کرتا ہے) اصل میں تَتَدَرْدَرُ تھا ایک تے تخفیف کے لئے گرادی۔

دُرْدُرٌ۔ دانتوں کا گڑھا (کھنڈا) (عرب میں ایک مثل ہے اَعْيَيْتِنِیْ بِاُشُرٍ فَكَيْفَ بِدُرْدُرٍ۔ تو نے مجھ کو جوانی میں تھکا مارا (میری نصیحت قبول نہ کی) تو بھلا اب بڑھاپے میں کیا مانے گا۔ جب دانت گر کر اُس کے کھنڈے نمودار ہوگئے ہیں)

دَرْدَارِی۔ وہ شخص جو بے ضرورت آمد و رفت کرے۔

دَرٌّ۔ خون دودھ غنیمت دودھ بہت ہونا، خوبی بھلائی (عرب لوگ کہتے ہیں لِلّٰهِ دَرُّهٗ اُس کی بھلائی اور خوبی بہت ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ یہ مدح اور دُعا کے مقام پر کہتے ہیں۔ اور بُرائی اور مذمت کے لئے یوں کہتے ہیں لَا دَرَّ دَرُّهٗ۔ اُس کی نیکی بہت نہ ہو)

نَهٰى عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ۔ دودھیل جانوروں کے کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (چونکہ اُن کے دودھ سے آدمیوں کی پرورش ایک مدت تک ہو سکتی ہے۔ کاٹیں گے تو دو روز میں گوشت کھالیں گے پھر کیا کھائیں گے)۔

لَا يُحْبَسُ دَرُّكُمْ۔ دودھ والا جانور نہ روکا جائے گا (یعنے زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس لانے کے لئے یا چرنے سے اُس کو نہ روکیں گے اس انتظار میں کہ سب جانور جمع ہوں تو اُن کا شمار کر لیا جائے)۔

غَاضَتْ لَهَا الدِّرَّةُ۔ اس کا دودھ بہنا کم ہوگیا۔

دِرَّة۔ بکسرہ دال کوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

فَعَلَاهَا بِالدِّرَّةِ۔ اُس پر کوڑا اُٹھایا مارنے کے لئے۔

اَدِرُّوْا لِقْحَةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ مسلمانوں کی اونٹنی کو دودھیل کرو (یعنے خراج جلد بھیجو یہ حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا تھا)۔

دِيَمًا دِرَارًا۔ زور زور کے مینھ خوب برسنے والے یہ جمع ہے دِرَّةٌ کی (عرب لوگ کہتے ہیں لِلسَّحَابِ دِرَّةٌ۔ ابر خوب برس رہا ہے۔ بعضوں نے کہا دِرَرٌ بمعنے دَارٌّ ہے جیسے قِيَمٌ بمعنے قَائِمٌ دِيْنًا قِيَمًا میں۔

بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ابرو کے بیچ میں ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھول جاتی (اُس میں خون بھر جاتا جیسے چھاتی میں دودھ بھر جاتا ہے)

رَكِبْتُ حِمَارًا دَرِيْرًا۔ میں ایک دوڑنے والے گٹھے ہوئے بدن کے گدھے پر سوار ہوا۔

تَلَافَيْتُ اَمْرَكَ حَتّٰى تَرَكْتُهٗ مِثْلَ الْمُدِرِّ۔ (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تمہارے کام کا بندوبست کیا یہاں تک کہ اُس کو کاتنے والے چرخہ کی طرح کر دیا (جب وہ زور سے کاتتا ہے تو چرخہ ٹھیرا ہوا معلوم ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ میں نے تمہارا کام جما دیا اُس کو مضبوط کر دیا ورنہ وہ متزلزل تھا) (نہایہ میں ہے قتیبی نے کہا مُدِرٌّ سے چھوکری مراد ہے جب اُس کی چھاتیاں گول ہو جائیں اُن میں سے دودھ بہنے لگے مطلب یہ ہے کہ پہلے تمہارا کام ڈھیلا لٹکا ہوا تھا میں نے اُس کو درست کر دیا اب وہ سخت اور مضبوط ہوگیا جوان چھوکری کی چھاتی کی طرح جس میں دودھ بھر جاتا ہے)

كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ اُفُقِ السَّمَآءِ۔ جیسے موتی کی طرح چمکتے ہوئے ستارے کو آسمان کے کنارے میں دیکھتے ہو (فرا نے کہا کوکب دُرّی بڑا ستارہ چمکتا ہوا بعضوں نے کہا پانچ سیاروں میں سے کوئی سیارہ۔

اِحْدٰى عَيْنَيْهِ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ۔ دجال کی ایک آنکھ چمکتے ستارے کی طرح ہوگی۔

فَضَرَبَهٗ بِالدِّرَّةِ۔ اُس کو دُرّہ سے مارا (یعنی کوڑے سے)

مِدْرَارٌ۔ بہت برسنے والا

اَلْوَدِيُّ يَخْرُجُ مِنْ دَرِيْرَةِ الْبَوْلِ۔ ودی پیشاب کے

بہنے سے نکلتی ہے (ودی وہ سفید پانی جو پیشاب کے بعد نکل آتا ہے)
اِذَا انْقَطَعَتْ دِرَّةُ الْبَوْلِ فَصُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔
جب پیشاب کی ریزش موقوف ہو جائے تو اُس پر پانی بہا پانی خود قطرے کو بند کر دے گا۔
كَانَ مَعَ عَلِيٍّ دِرَّةٌ لَهَا سَبَابَتَانِ۔ حضرت علیؓ کے پاس کوڑا تھا جس میں دو پھندنے تھے۔
كَانَ عَلِيٌّ كُلَّ بُكْرَةٍ يَطُوفُ فِي أَسْوَاقِ الْكُوفَةِ سُوقًا سُوقًا وَمَعَهُ الدِّرَّةُ عَلَى عَاتِقِهِ۔ حضرت علیؓ ہر صبح کو کوفہ کی ایک ایک بازار میں پھرتے کوڑا مونڈھے پر لئے ہوئے۔
سَقْيًا دَائِمًا غَزْرُهَا وَاسِعًا دَرُّهَا۔ ایسا پلا جس کا بہاؤ ہمیشہ رہے اور اُس کا بہنا کشادہ ہو خوب سیراب کرتا رہے
اِجْعَلْ رِزْقِيْ دَارًّا۔ میری روزی خوب بہتی ہوئی کر دی (یعنے روزانہ برابر ملتی رہے کثرت کے ساتھ)۔
وَقَدْ دَرَّتْ عُرُوقُ بَطْنِهِ۔ اُس کی پیٹ کی رگیں خوب بھری ہوئی تھیں جیسے چھاتیاں دودھ سے بھر جاتی ہیں۔
دَرْسٌ۔ پڑھنا حائضہ ہونا، جماع کرنا، کوٹنا، پرانا ہونا، پرانا کرنا، خارشتی ہونا۔
دُرُوْسٌ۔ مٹ جانا، پرانا ہونا۔
تَدْرِيْسٌ اور اِدْرَاسٌ پڑھانا۔
مُدَارَسَةٌ۔ ایک دوسرے کو پڑھانا۔
اِنْدِرَاسٌ۔ مٹ جانا۔
مَدْرَسَةٌ۔ یا مِدْرَاسٌ۔ قرآن پڑھنے کا یا اور کتابیں پڑھنے کا مکان۔
مُدَرِّسٌ۔ پڑھانے والا۔
حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ۔ یہاں تک کہ ہم اُس مکان پر پہنچے جہاں پڑھائی ہوتی تھی یعنے یہودی تورات شریف وہاں پڑھاتے تھے اور پڑھتے تھے، مِفْعَالٌ

بمعنی مَفْعَلٌ کے ہے جو شاذ و نادر مستعمل ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا مِدْرَاسٌ سے مُدَارِسٌ مراد ہے یعنی یہودیوں کے مدرّس کے مکان پر پہنچے۔
وَيَتَدَارَسُوْنَهُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ۔ آپس میں اُس کو پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ اُس کے الفاظ کی تصحیح اور معانی میں بحث کرتے ہیں و اس روایت میں گو مسجد کا ذکر ہے مگر مراد تمام مقامات ہیں۔
جِئْنَا بَيْتَ الْمَدَارِسِ۔ عالم کے گھر پر آتے جو تورات پڑھا کرتا تھا، یا یہود کے مدرسہ پر آتے۔
تَدَارَسُوا الْقُرْآنَ۔ قرآن کو پڑھتے پڑھاتے رہو (ورنہ بھول جاتے گا)۔ اصل میں دِرَاسَةٌ کا معنی ریاضت اور کسی چیز کا ہمیشہ کرتے رہنا ہے۔
فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ۔ یہودیوں کے مدرّس (عالم) نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا (ایک روایت میں فَوَضَعَ مُدَارِسُهَا ہے معنے وہی ہیں)۔
يَرْكَبُوْنَ نُجُبًا أَلْيَنَ مَشْيًا مِنَ الْفِرَاشِ الْمَدْرُوْسِ۔ بہشتی لوگ ایسی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے جن کی چال بچھائے گئے فرش سے بھی زیادہ بے تکان ہوگی۔
دِرْسَانٌ۔ پرانے کپڑے جیسے مَدْرُوْسٌ پرانا کپڑا یہ جمع ہے دِرْسٌ کی بکسرۂ دال یا دَرَسٌ کی بفتحۂ دال کبھی تلوار اور زرہ اور خود کو بھی کہتے ہیں۔
اِدْرِيْسٌ۔ مشہور پیغمبر ہیں، بعضوں نے کہا اخنوخ کا لقب ہے جو حضرت نوحؑ کے اجداد میں سے تھے کیونکہ وہ اللہ کے احکام پڑھایا کرتے تھے اللہ نے ان پر تیس صحیفے اتارے تھے۔ علم نجوم اور حساب اور اقلیدس انہی سے نکلا۔ کپڑوں کا سینا بھی انھوں نے نکالا۔ حکیم لوگ ان کو ہرمس اکبر کہتے ہیں۔
تَذَاكُرُ الْعِلْمِ دِرَاسَةٌ۔ علم کا تذکرہ کرنا درست ہے۔
وَلٰكِنِ الْقُرْآنُ مَحْفُوْظًا مَدْرُوْسًا۔ قرآن محفوظ

ہونا اور پڑھا جانا چاہیئے۔

دَرْعٌ۔ گردن کی طرف سے بکری کا پوست کھینچنا، جدا کرنا، بکری کا سر کالا ہونا باقی بدن سفید ہونا یا سینہ سفید ہونا اور ران کالی ہونا۔

تَدَرُّعٌ۔ آگے بڑھ جانا، چلنے میں زرہ پہننا، کرتہ پہننا۔

دِرْعٌ۔ زرہ، عورت کا کرتہ جس کا گریبان سینہ پر ہوتا ہے اور وہ قمیص جس کا گریبان مونڈھے پر ہوتا ہے۔

فَاِذَا نَحْنُ بِقَوْمٍ دُرْعٍ اَنْصَافُهُمْ بِيْضٌ وَاَنْصَافُهُمْ سُوْدٌ۔ یکایک ہم چت کھلے لوگوں پر پہنچے جن کے آدھے بدن کالے تھے اور آدھے سفید۔

لَيَالٍ دُرَعٌ۔ ایسی راتیں جن کے سینے کالے تھے اور پیچھے سفید (یعنے اخیر رات میں چاندنی اور اس سے پہلے اندھیرا)

جَعَلَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ حُبُسًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ خالدؓ نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں کردیئے ہیں۔ (یعنے جہاد کے لئے مجاہدین کے حوالے کردیئے ہیں)۔

فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ۔ اُس نے ایک دھاری دار چادر چرالی تھی (یعنے مال غنیمت میں تقسیم سے پہلے) آخر ویسا ہی کرتہ آگ کا اُس کو پہنایا گیا۔

دِرْعٌ اور دُرَّاعَةٌ اور مِدْرَعَةٌ اور مِدْرَعٌ سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی عورت کا کرتہ۔

تَدَرَّعَتْ۔ کرتہ پہنا۔

لَقَدْ رَقَعْتُ مِدْرَعَتِیْ هٰذِهٖ حَتّٰی اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَاقِعِهَا۔ میں نے اس کرتہ کو کتنی بار ٹنکوایا اُس میں پیوند لگاتے یہاں تک کہ ٹانکنے والے سے میں شرما گیا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) (مجمع البحرین کے حاشیہ میں ہے کہ یہ کرتہ بہشت کا کرتہ تھا جو اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو عنایت فرمایا تھا اور پیغمبر صاحب نے حضرت علیؓ کو دیا حضرت علیؓ نے امام حسنؓ کو انھوں نے امام حسینؓ کو یہاں تک کہ وہ قائم علیہ السلام (امام مہدیؑ) کو پہنچا اور اُن کے پاس اب تک ہے

انتہیٰ۔ میں کہتا ہوں یہ روایت صحیح نہیں ہے اور کتب اہلسنت میں کہیں منقول نہیں ہے اگر یہ بہشت کا کرتہ ہوتا تو نہ پھٹتا نہ میلا ہوتا کیونکہ بہشت کی چیزوں میں زوال اور تغیر نہیں ہے یقیناً یہ روایت موضوع معلوم ہوتی ہے۔

لَمْ يَتْرُكْ عِيْسٰى اِلَّا مِدْرَعَةَ صُوْفٍ وَمِخْذَفَةً۔ حضرت عیسیٰؑ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی (یعنے دنیا کے سامان اور اشیاء میں سے) مگر ایک کرتہ بالوں کا اور ایک فلاخن۔ (جس کو عربی میں مِقْلَاع کہتے ہیں)۔

دَرْقٌ۔ جلدی چلنا۔

تَدَارُقٌ۔ نرم کرنا۔

دَرَاقٌ۔ تریاک اور شراب۔

وَفِیْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ۔ آپ کے ہاتھ میں سپر تھی۔ محیط میں ہے کہ دَرَقَه چمڑے کی ڈھال جس میں لکڑی وغیرہ نہیں ہوتی

دِرْقِلَه (اس کا آگے بیان آئے گا درکل میں)

دَرْكٌ۔ مل جانا، پالینا، پچھاڑی سے جو حملہ کیا جائے۔ تہ، طبقہ۔

ضَمَانُ الدَّرْكِ۔ جو مشتری بائع سے لیتا ہے جب وہ چیز کسی اور کی نکلے۔

اِدْرَاكٌ۔ وقت آجانا، مل جانا، پالینا، میوہ کا پک جانا۔ جوان ہو جانا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں بدبختی آجانے سے۔

لَوْقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهٗ فِیْ حَاجَتِهٖ۔ اگر آدمی نے قسم میں انشاء اللہ کہہ لیا تو پھر قسم نہ ٹوٹے گی اور اُس کا مطلب حاصل ہوگا، کرمانی نے کہا دَرْكٌ بسکون را اور دَرَكٌ بفتح را دونوں طرح منقول ہے۔ نہایہ میں ہے کہ دَرْكٌ نیچے کا طبقہ اور دَرَجٌ اوپر کا طبقہ اسی سے کہتے ہیں۔

دَرَكَاتُ جَهَنَّمَ اور دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ۔ یعنے دوزخ

کے طبقے اور بہشت کے درجے۔

فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ دوزخ کے نیچے کے طبقے میں۔

فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ فَلْيَأْتِ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا۔ اگر کوئی دجّال کا زمانہ پائے تو اُس میں چلا جائے جس کو وہ آگ دیکھتا ہو یا جو آگ اُس کو دکھائی دیتی ہو (اکثر روایتوں میں ایسا ہی ہے أَدْرَكَنَّ نون کے ساتھ۔ بعضوں نے کہا یہ يُدْرِكَنَّ ہوگا۔ راوی نے غلطی سے أَدْرَكَنَّ کردیا بعضے روایتوں میں أَدْرَكَهُ ہے)۔

مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ۔ جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالی اُس نے صبح کی نماز پالی (ائمہ ثلاثہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے بخلاف اس صحیح حدیث کے محض قیاس اور رائے سے یہ کہا ہے کہ صبح کی نماز اُس نے نہیں پائی وہ قضاء پڑھے اور لطف یہ ہے کہ اس حدیث کے ایک جز پر یعنے عصر کی نماز میں اُنھوں نے عمل کیا ہے اور ایک جز کو چھوڑدیا ہے، آدھی حدیث کو لیا آدھی کو چھوڑدیا ایسی جرأت پر تعجب ہوتا ہے)۔

مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اُس نے ساری نماز پالی (اس کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ جس نے ایک رکعت کے موافق بھی وقت پایا مثلاً دیوانہ سیانا ہوگیا یا حایضہ پاک ہوگئی یا لڑکا بالغ ہوگیا اور ابھی ایک رکعت کے موافق وقت باقی تھا تو وہ نماز اُس کے ذمہ واجب ہوگئی۔ دوسرے یہ کہ جس نے ایک رکعت بھی کسی نماز کی وقت کے اندر پالی تو اُس نے گویا ساری نماز وقت پر پڑھی یعنی اُس کی نماز ادا ہوگئی نہ کہ قضا۔ تیسرے یہ کہ اگر کسی نے ایک رکعت بھی امام کے پیچھے جماعت میں پالی تو اُس کو جماعت کا ثواب حاصل ہوگیا۔ چوتھے یہ کہ جس کو جمعہ کی نماز کی ایک رکعت بھی امام کے پیچھے مل گئی تو اُس کا جمعہ پورا ہوگیا ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیر دے ظہر کی چار رکعتیں پڑھنا ضروری نہیں)۔

أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْأَمْوَالِ۔ اگلے مالدار لوگوں کا درجہ تم نے پالیا (اور تمھارا درجہ بعد والے نہیں پا سکتے یہ صحابہؓ کی فضیلت میں ارشاد ہوا)۔

مِمَّا أَدْرَكَ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ۔ پیغمبری کا کلام جو لوگوں کو ملا (یعنے اگلے پیغمبروں کے کلاموں میں سے جو کلام لوگوں کو مل سکا اُن میں ایک یہ کلام بھی ہے)۔

مَا أَدْرَكَ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ۔ جس چیز پر عقد بیع ہوا اور اُس کے ساتھ ایک دوسری چیز ہے جو اُس سے جدا نہیں تو وہ بھی بیع میں داخل ہوگی (مثلاً مکان بیچا تو دروازے دریچے اور جو درخت اُس میں ہیں وہ سب بیع میں داخل ہوں گے)۔

أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ۔ ان صاحب کو (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) اپنے کنبے والوں کی محبت آگئی (وہ سمجھے کہ اب آپ مکہ ہی میں رہ جائیں گے اور مدینہ کو لوٹ کر نہیں جائیں گے وہاں کی سکونت ترک کردیں گے)۔

أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ۔ اُس دن کا وظیفہ جو اُس کا ناغہ ہوگیا اُس کا ثواب پالے گا۔

سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي۔ دجال کو بعضے وہ لوگ دیکھ لیں گے جنھوں نے مجھ کو دیکھا ہے (یا میرا کلام سُنا ہے یعنی اُن کو میرا کلام پہنچا ہے مطلب یہ ہے کہ دجال کو میری اُمت کے مومنین بھی دیکھیں گے اور دجال کے وقت تک میرا دین قائم رہے گا۔ یا رَآنِي سے یہ مراد ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا یا بعضے جن صحابہ مراد ہیں جو دجال کے وقت تک زندہ رہیں گے یا ملائکہ مراد ہیں جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جب

اللہ تعالٰی نے مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اُس وقت سے جہاد برابر قائم رہے گا یہاں تک کہ میری اُمت کے آخری لوگ دجال سے لڑیں گے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اُس وقت آپ نے فرمائی جب آپ کو یہ گمان تھا کہ دجال عنقریب نکلنے والا ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اگر دجال میری زندگی میں نکلا تو میں دوسری طرف سے اُس سے بحث کرلوں گا۔ ورنہ اللہ تعالٰی ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے)۔

مَا لَحِقَكَ مِنْ دَرَكٍ فَعَلَيَّ خَلَاصُهُ۔ تجھ کو جو نقصان آن پڑے (یعنی شئی مبیعہ میں کسی اور کا استحقاق نکل آئے) تو اُس سے مخلصی کرانا میرا ذمہ ہے۔

اَدْرَكْتُ خَيْرًا مِنِّيْ وَمِنْكَ لَا يَخْتَضِبُ۔ میں نے اپنے سے اور تجھ سے بہتر شخص کو دیکھا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) آپ خضاب نہیں کرتے تھے کیونکہ آپ کو سفیدی بہت کم آئی تھی۔ اُنیس بیس بال سے زیادہ آپ کے ریش مبارک میں سفید نہ تھے۔ اب یہ جو ایک روایت میں ہے کہ آپ کے موئے مبارک کو کسی نے خضاب کیا ہوا دیکھا تو وہ خضاب نہ تھا بلکہ خوشبو کا رنگ اُس پر چڑھ گیا ہوگا جس کو آپ بہت استعمال فرماتے تھے)

لَوْ اَدْرَكْتُ عِكْرِمَةَ لَنَفَعْتُهُ۔ اگر میں عکرمہ کو پاتا تو اُس کو فائدہ پہنچاتا۔

قَدْ يَكُوْنُ الْيَأْسُ اِدْرَاكًا وَالطَّمَعُ هَلَاكًا۔ کبھی ناامیدی سے آدمی اپنا مطلب پالیتا ہے اور طمع سے ہلاکت ہوتی ہے (جہاں سے امید نہیں ہوتی وہاں سے فائدہ پہنچتا ہے اور جہاں سے امید نفع کی ہوتی ہے وہاں سے نقصان پہنچتا ہے)۔

عِشْتُ حَتّٰى اَدْرَكْتُ الْاِجَابَةَ۔ میں زندہ رہا یہاں تک کہ اپنی دعا کی قبولیت کو پالیا۔

اِسْتَدْرَكْتُ مَا فَاتَ يَا تَدَارَكْتُهُ۔ دونوں کے ایک معنے ہیں یعنی جو فوت ہوگیا تھا اُس کی تلافی کی۔

دَرَّاكٌ۔ بہت سمجھنے والا۔

طَعْنٌ دَرَّاكٌ۔ بڑی سخت مار برچھے کی۔

دِرَكْلَةٌ۔ یا دِرْكِلَةٌ یا دِرْقَلَةٌ۔ بچوں کا ایک کھیل ہے یا ایک طرح کا ناچ ہے۔ (ابن درید نے کہا یہ لفظ حبشی زبان کا ہے۔)

مَرَّ عَلٰى اَصْحَابِ الدِّرَكْلَةِ۔ درکلہ والوں پر گزرے۔

اِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْهِ فِتْيَةٌ مِّنَ الْحَبَشَةِ يُدَرْكِلُوْنَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند حبشی لوگ آئے جو ناچتے تھے۔

دَرْمٌ۔ یا دَرِمٌ یا دَرَمٌ یا دَرَمَانٌ یا دَرَامَةٌ۔ جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر چلنا، برابر ہونا، دانت گر جانا۔

سَاقًا بَخْنَدَاةً وَّكَعْبًا اَدْرَمَ۔ پنڈلی پر گوشت اور ٹخنہ برابر (یعنی موٹی ہے تو ٹخنہ پنڈلی سے مل گیا ہے جو مٹاپے کی نشانی ہے کیونکہ ٹخنہ اُٹھا ہوا ہو تو دُبلے پن کی نشانی ہے)

اَدْرَمُ۔ جس کے دانت نہ ہوں۔

اِنْ دَرِمَ كَعْبُهَا عَظُمَ كَعْثَبُهَا۔ اگر اُس کا ٹخنہ اُٹھا ہوا نہ ہو اور پڑو بڑا ہو۔

دَارِمٌ۔ ایک قبیلہ بنی تمیم کا جد اعلٰی ہے اُسی کی طرف دارمی منسوب ہے۔

دَرْمَكَةٌ۔ دوڑنا نزدیک نزدیک قدم رکھنا، چکنا کرنا، توڑنا۔

وَتُرْبَتُهَا الدَّرْمَكُ۔ بہشت کی مٹی میدے کی طرح سفید اور چکنی ہے۔

فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِّنَ الدَّرْمَكِ۔ ایک قافلہ میدے کا آیا (یعنی چھنا ہوا آٹا لے کر)۔

سَاَلَ ابْنَ صَيَّادٍ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ۔ ابن صیاد سے پوچھا بہشت کی مٹی کیسی ہے اُس نے کہا میدے کی طرح سفید ہے۔

دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ۔ سفید میدہ ہے مشک (یعنی

سفیدی اور نرمی میں تو میدے کی طرح ہے اور خوشبو میں مشک کی طرح)

دَرْمَقٌ اصل میں دَرْمَكٌ تھا کاف کو قاف سے بدل دیا۔

اَلدِّرْهَمُ يُطْعِمُ الدَّرْمَقَ وَيَكْسُو النَّرْمَقَ۔ روپیہ میدہ کھلاتا ہے اور نرم کپڑا پہناتا ہے۔

دَرَنٌ۔ میلا ہونا، لتھڑ جانا۔

اَدْرَنَ۔ میلا ہوا یا میلا کیا۔

اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ تُذْهِبُ الْخَطَايَا كَمَا يُذْهِبُ الْمَاءُ الدَّرَنَ۔ پانچوں نمازیں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کچیل کو دور کر دیتا ہے۔

وَلَمْ يُعْطِ الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ۔ بوڑھی اور خارشتی بکری نہ دے یا بوڑھا اور خارشتی جانور زکوٰۃ میں نہ دیا جائے۔

اِذَا سَقَطَ كَانَ دَرِيْنًا۔ جب گر جائے تو درین ہو جائے درین سوکھی پرانی کالی گھانس۔ درین پرانے کپڑے کو بھی کہتے ہیں۔

دَارِيْنُ۔ ایک مقام ہے۔

دِرْنِكٌ۔ چادر یا ایک قسم کا فرش۔ جیسے دُرْنُوْكٌ اور دِرْنِيْكٌ اس کی جمع دَرَانِكُ اور دَرَانِيْكُ ہے۔

سَتَرْتُ عَلٰى بَابِيْ دُرْنُوْكًا۔ میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا جس کا سرا تھا۔

صَلَّيْنَا مَعَهٗ عَلٰى دُرْنُوْكٍ قَدْ طَبَقَ الْبَيْتَ كُلَّهٗ۔ (عطاء نے کہا) ہم نے ابن عباسؓ کے ساتھ ایک فرش پر نماز پڑھی جو پورے گھر میں بچھا ہوا تھا (ایک لغت میں دُرْنُوْكٍ ہے۔ معنی وہی ہے)

دَرْهَرَهَةٌ۔ چمکتا رہ، ٹیڑھے منہ کی چھری۔

فَاَخْرَجَ عَلَقَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ اَدْخَلَ فِيْهِ الدَّرْهَرَهَةَ۔ ایک کالی پھٹکی خون کی نکالی پھر اس کے اندر چھری چلائی۔

دَرْيٌ۔ یا دِرْيٌ یا دَرْيَةٌ یا دِرْيَةٌ یا دِرْيَانٌ یا دَرَيَانٌ یا دُرِيٌّ یا دِرَايَةٌ۔ جاننا کسی تدبیر سے علم حاصل کر لینا، فریب دینا، کھجانا۔

مُدَارَاةٌ۔ خاطرداری کرنا، چکمہ دینا۔

رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِيْمَانِ مُدَارَاةُ النَّاسِ۔ ایمان کے بعد پھر عقلمندی کی بڑی بات یہ ہے کہ لوگوں کی خاطرداری کرے (ان سے نرمی اور ملایمت سے پیش آئے دوست دشمن سب سے بظاہر حسن خلق کرے اگر کوئی ایذا بھی دے تو اس پر صبر کرے اس کی سخت بات کو پی جائے)

لَا يُدَارِيْ وَلَا يُمَارِيْ (ایک روایت میں یوں ہی ہے اصل میں يُدَارِئُ تھا ہمزے سے جیسے اوپر گزر چکا ہے) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے ٹنٹا اور جھگڑا نہیں کرتے تھے (بعضوں نے کہا مداراۃ یہ ہے کہ دین کی اصلاح کے لئے یا دونوں کی اصلاح کے لئے دنیا کو خرچ کرے اور یہ جائز ہے اور کبھی مستحب ہوتی ہے۔ اور مداہنہ یہ ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لئے دین کو چھوڑ دینا، یہ منع اور سخت گناہ ہے۔ جیسے ہمارے زمانہ کے مولوی اور درویش کرتے ہیں کہ امیروں اور مالداروں اور حاکموں اور رئیسوں کی بری اور خلاف شرع باتیں دیکھ کر ان پر سکوت کرتے ہیں اور کبھی ان کی ناراضی کے خیال سے خود بھی ان میں شریک ہو جاتے ہیں باوجودیکہ جانتے ہیں کہ یہ باتیں خلاف شرع اور بری ہیں۔ بعضے ان میں کیا کرتے ہیں کہ حکام وقت کی خوشامد کے لئے شریعت کے مسائل چھپاتے ہیں، بدل دیتے ہیں، ان میں تاویلیں کرتے ہیں۔ بعضے کمبخت ان احکام کے ایجاد کردہ قوانین کو اپنے حق میں شرعی احکام کی طرح مقدس اور غیر قابل ترمیم اور تنسیخ قرار دیتے ہیں بلکہ شرعی احکام کا ان کو ناسخ سمجھتے ہیں اور جب تنہائی میں کوئی بندۂ خدا ان کو ملامت کرتا ہے تو کیا کہتے ہیں اجی مصلحت زمانہ

یہی ہے جو ہم کرتے ہیں اگر سچی بات کہیں تو نوکری اور روزگار میں خلل آتا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ جن کے چندوں پر ہماری گزر ہے ہم سے الگ ہوجاتے ہیں اس ڈر سے ہم حق بات کو صاف صاف بیان نہیں کرتے ذرا گول مال کر دیتے ہیں۔ ع۔

ہم لعل بدست آید و ہم یار نہ رنجد

غرض یہ مولوی اور درویش بندۂ شکم اور خسیس چند روزہ دنیا کے فانی مزوں کے لئے اپنی عاقبت کو برباد کرنے والے ہیں اللہ ان کی صحبت سے بچاتے رکھے۔

كُنْتُ اُدَارِيْ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ بَعْضَ الْحِدَّةِ۔ میں ابوبکرؓ صدیق کی بعضی تیزی کو ٹال دیتا تھا (وہ غصہ دلانے والی بات کہتے تو میں پی جاتا اور صبر کرتا نرمی اور ملایمت سے پیش آتا) یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔

كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ۔ آپ کے ہاتھ میں ایک پشت خار تھا جس سے آپ اپنا سر کھجلاتے تھے۔

مِدْرًى اور مِدْرَاةٌ۔ لمبی ڈنڈی دار کنگھی جس سے پیٹھ کھجاتے ہیں اور بالوں کو بھی اس سے برابر کر لیتے ہیں۔

اِنَّ جَارِيَةً لَهٗ كَانَتْ تَدَّرِيْ رَاْسَهٗ بِمِدْرَاهَا۔ ان کی ایک لونڈی پشت خار سے اپنے سر کے بال برابر کرتی۔

تَدَّرِيْ اصل میں تَدْتَرِيْ تھا باب افتعال سے۔

مَا اَدْرِيْ اُحَدِّثُكُمْ بِشَيْءٍ اَمْ اَسْكُتُ۔ میں نہیں جانتا تم سے حدیث بیان کروں یا خاموش رہوں۔

لَا اَدْرِيْ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ (ایک روایت میں هُوَ الْاَوَّلُ ہے) یعنی میں نہیں جانتا یہ دوسرے مرتبہ عرض کرنے والا وہی پہلا شخص تھا یا اور کوئی شخص۔

مَا اَدْرٰىكَ۔ تجھے کہاں سے معلوم ہوا، کس نے بتلایا۔

مَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ اَوْ مِمَّنِ اسْتَثْنَاهُ اللّٰهُ اَمْ حُوْسِبَ بِصَعْقَتِهِ الْاُوْلٰى۔ اب مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰؑ بھی بیہوش ہو کر اٹھے ہوں گے یا آپ اُن لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا ہے (الا من شاء اللہ فرماکر) یا دنیا میں جو اُن کو بے ہوشی ہوتی تھی (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) وخرّ موسیٰ صعقا۔ وہ اس کا بدل ہوگئی (اب قیامت تک ان کو بیہوشی نہ ہوگی)۔

فَلَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاكُمْ۔ اب مجھ کو معلوم نہیں کہ ان کے سوا اوروں کو بھی یہ رخصت ہے یا نہیں۔

وَمَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ۔ میں اللہ کا رسول ہوں مگر مجھ کو (تفصیل کے ساتھ) حالات کا علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمھارے ساتھ کیا کیا جائے گا (بلکہ جتنا اللہ تعالیٰ نے آخرت کا حال بتلایا ہے اتنا ہی معلوم ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے قصور سب معاف کر دیئے اور مقامات عالیہ کی آپ کو خوشخبری دی۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ دنیا میں آیندہ مجھ کو کیا پیش آنے والا ہے اور تم کو کیا پیش آنے والا ہے یہ مجھ کو معلوم نہیں ہے کیونکہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں ہے۔ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک عورت نے عثمان بن مظعونؓ کے حق میں کہا تم کو بہشت مبارک ہو۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل تھا وہ جھوٹے ہیں البتہ جو بات غیب کی اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا وہ آپ کو معلوم ہوجاتی اور یہ بھی نکلا کہ جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ یا رسول نے قطعی بشارت بہشت کی نہیں دی ہم اس کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے تو غوث یا قطب یا محبوب الٰہی اس قسم کے اور الفاظ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے گمان میں تو وہ ایسے تھے

اتی واقعی حال اُن کا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے)۔
أَمَّا هُوَ وَاللّٰهِ هُوَ مَا أَدْرِي۔ قسم خدا کی میری گواہی تو تجھ پر میرا یہ قول ہے۔
فَلَا أَدْرِي أَكَانَ كَذٰلِكَ أَمْ أُحْيِيَ بَعْدَ النَّفْخَةِ۔ اب مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰؑ پہلا صور پھونکے جانے کے بعد بیہوش ہی نہیں ہوتے یا بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے (مجمع البحار میں ہے کہ پیغمبر مُردے نہیں ہیں بلکہ زندے ہیں کیونکہ وہ شہیدوں سے مرتبہ میں بڑھ کر ہیں تو پہلا صور پھونکنے پر وہ بے ہوش ہو جائیں گے مگر حضرت موسیٰؑ بیہوش بھی نہ ہوں گے)۔
مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِيِّ۔ اس کا ذکر باب الدال مع الواو میں آئے گا۔
لَا أَدْرِي أَنَا مِنْهُمْ أَمْ لَا۔ میں نہیں جانتا میں اُن لوگوں میں ہوں یا نہیں۔
لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔ میں نہیں جانتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس (طحاوی نے کہا چالیس برس صحیح معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ایک روایت میں یوں ہے وہ سو برس تک ٹھیرا رہتا)۔
لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔ اُس کو معلوم نہیں کہ اُس کا ہاتھ رات کو کہاں کہاں رہا (کیونکہ اس زمانہ میں صرف ڈھیلوں سے استنجا کرتے تھے اور اکثر رات کو ازار اُتار کر سوتے تھے تو احتمال ہوتا کہ شاید ہاتھ پاخانے کے مقام پر پہنچا ہو)۔

باب الدّال مع الزّاء

دَزَجٌ۔ یہ لفظ لغت میں نہیں ملا مگر ایک حدیث میں یوں مروی ہے أَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ وَلَهُ هَزَجٌ وَدَزَجٌ۔ شیطان پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے گنگناتا ہوا۔ دزج کے معنی معلوم نہیں ہوتے عرب لوگ کہتے ہیں تَهَزَّجَتِ الْقَوْسُ۔ کمان نے آواز نکالی جب تیر اُس میں سے چھوٹا۔ بعضوں نے کہا دیزج معرّب ہے دیزہ کا وہ رنگ جو دو رنگوں کے بیچ میں ہو۔ ایک روایت میں یوں ہے لَهُ هَزَجٌ وَدَزَجٌ۔ یعنے دوڑتا ہوا بڑبڑاتا ہوا رینگتا ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَزَجَ الصَّبِيُّ۔ اب بچہ رینگنے (چلنے) لگا۔ ایک روایت میں هَزَجٌ وَدَوَزَجٌ ہے۔ بعضوں نے کہا هَزَجٌ رونے کی آواز اور دَزَجٌ بھی رونے کی آواز مگر هَزَجٌ سے کم۔ واللہ اعلم)۔

باب الدّال مع السّین

دَسْرٌ۔ مارنا، دھکیلنا، پھینک دینا، جماع کرنا،
دِسَارٌ۔ کیل دو نوک والا۔
إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ يُؤْخَذَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْبَرِيُّ عِنْدَ اللّٰهِ فَيُدْسَرُ كَمَا يُدْسَرُ الْجَزُورُ۔ مجھ کو بڑا ڈر تم پر اس بات کا ہے کہ ایک مسلمان آدمی جو اللہ کے نزدیک بے گناہ ہو وہ اس طرح قتل کے لئے دھکیلا جائے گا جیسے قربانی کا جانور ذبح یا نحر کے لئے دھکیلا جاتا ہے۔ (مطلب یہ کہ ظالم حاکم میرے بعد پیدا ہوں گے اور بے قصور مسلمانوں کا خون کریں گے جیسے یزید ملعون اور حجاج مردود اور تیمور لنگ اور نادر شاہ وغیرہم)
إِنَّمَا هُوَ أَيِ الْعَنْبَرُ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ۔ عنبر ایک ایسی چیز ہے جس کو سمندر دھکیل کر کنارے پر لاتا ہے (تو اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے)۔
كَيْفَ قَتَلْتَ الْحُسَيْنَ فَقَالَ دَسَرْتُهُ بِالرُّمْحِ دَسْرًا وَهَبَرْتُهُ بِالسَّيْفِ هَبْرًا۔ (حجاج بن یوسف ظالم شقی نے سنان بن یزید نخعی سے پوچھا) تو نے امام حسین علیہ السلام کو کیونکر قتل کیا وہ (مردود) کہنے لگا میں نے

آپ کو برچھے سے دھکیلا اور تلوار سے کاٹ ڈالا (واہ رے ملعون نطفۂ حرام ارے پیغمبر کے محبوب فرزند کو یوں ظلم سے قتل کرے اور پھر فخریہ بیان کرے اُس پر مسلمانی کا دعوای۔ بعضے کہتے ہیں شمر ملعون نے آپ کو برچھا مارا اور سنان نے تلوار لگائی جب آپ گھوڑے پر سے گر پڑے تو خولی نے سر مبارک تن سے جدا کیا۔ بہر حال آپ کے قاتل یہ تینوں ملعون ہیں شمر اور سنان اور خولی یہ سب قیامت کے دن دوزخ کے کندے ہوں گے۔ چنانچہ خود حجاج نے سنان سے یہ سُن کر کہا قسم خدا کی تم دونوں بہشت میں اکٹھا نہ ہوگے)۔

رَفَعَهَا بِغَيْرِ عَمَدٍ يَدْعَمُهَا وَلَا دِسَارٍ يَنْتَظِمُهَا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بے ستون جو اُس کو روکے رہے اور بے کیلے کے جو اُس کو جوڑے رہے بلند کیا۔ دُسُرٌ کیلے دِسَارٌ کی جمع ہے۔

دَسٌّ۔ گھسیڑنا، زمین میں گاڑنا، پوشیدہ کرنا۔

تَدْسِيسٌ۔ چھپانا، پوشیدہ کرنا۔

دَسَسْتُهُ تَحْتَ يَدِي۔ اُس کو میرے ہاتھ کے تلے چھپا دیا۔

مَنْ دَسَّاهَا (اصل میں دَسَّسَهَا تھا دوسری سین کو الف سے بدل دیا) یعنی جس کو اللہ نے گمراہ کیا یا وہ شخص تباہ ہوا جس نے اپنے نفس کو خراب کیا پوشیدہ فسق و فجور کرتا رہا۔ محیط میں ہے کہ مَنْ دَسَّاهَا سے بخیل مراد ہے کیونکہ وہ اپنا مال پوشیدہ کرتا رہتا ہے اُس کو زمین میں گاڑتا ہے مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو اچھوں میں گھسیڑ دیا حالانکہ وہ اچھا نہیں ہے عرب لوگ کہتے ہیں دَسَّ نَفْسَهُ مَعَ الصّٰلِحِيْنَ وَلَيْسَ مِنْهُمْ۔ اپنے آپ کو نیک لوگوں میں چھپا دیا حالانکہ وہ نیک نہیں ہے۔

دَاسُوْسٌ۔ جاسوس۔

اِسْتَجِيْدُوا الْخَالَ فَاِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ۔ اپنا نہیال اچھا رکھو (شریف خاندان میں نکاح کرو) اس لئے کہ رگ بڑی گھسنے والی ہے (نہیال کا اثر اولاد میں آجاتا ہے اسی طرح باپ کا بیٹوں میں)۔

مترجم کہتا ہے میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا جن کے باپ دادا شریف تھے مگر انھوں نے ڈبیڑنیوں، چمارنیوں، ذلیل عورتوں سے اولاد نکالی تو وہ اولاد بالکل خراب اور بداخلاق نکلی جیسی زمین ویسی ہی پیداوار۔ عمدہ تخم بھی بُری زمین میں گر کر اچھا پھل نہیں لاتا۔ اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ ہمیشہ شریف اور خاندانی عورت پر قانع رہے۔ ایسی اولاد کس کام کی جو باپ دادا کا نام ڈبائے۔

دَسِيْسَةٌ۔ مکر اور فریب۔ دَسَائِسُ اُس کی جمع ہے۔

فَدَسَّ اِنْسَانًا۔ اُس نے ایک آدمی کو دھوکا دیا۔

دَسْعٌ۔ مُنہ بھر کر قے کرنا، دھکیلنا، بھرنا، بند کر دینا، بہت دینا۔

اَلَمْ اَجْعَلْكَ تَرْبَعُ وَتَدْسَعُ۔ کیا میں نے تجھ کو دنیا میں رئیس نہیں بنایا تھا تو چوتھ لیا کرتا تھا۔ (یعنے ملک کے محاصل کا یا لوٹ کا چوتھائی حصہ) اور لوگوں کو بہت سا مال دیا کرتا۔ عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ ضَخْمُ الدَّسِيْعَةِ۔ وہ بڑا دینے والا ہے (بہت سخی ہے)۔

اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ اَيْدِيْهِمْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْهِمْ اَوِ ابْتَغٰى دَسِيْعَةَ ظُلْمٍ۔ پرہیزگار مسلمانوں کے ہاتھ اُن لوگوں پر پڑتے ہیں جو اُن سے سرکشی کریں یا ظلم سے اُن سے کچھ لینا چاہیں (زبردستی کچھ چھیننا)۔

بَنَوُا الْمَصَانِعَ وَاتَّخَذُوا الدَّسَائِعَ۔ عمارتیں بنائیں اور تنخواہیں ٹھیرائیں (لوگوں کے لئے عطایا مقرر کیں جیسے یومیہ مشاہرہ سالانہ جاگیر وغیرہ۔ بعضوں نے کہا دَسَائِعَ سے محل مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا کھانے کے بڑے بڑے کونڈے)۔

دَسْعَةٌ تَمْلَاءُ الْفَمَ۔ مُنہ بھر کر قے وضو توڑ دیتی ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) اور زمخشری نے اُس کو

مرفوع حدیث کردیا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَسَعَ الْبَعِیْرُ بِجِرَّتِہٖ دَسْعًا۔ اونٹ نے منہ بھر کر اپنے پیٹ سے غذا نکالی (اونٹ جب جگالی کرتا ہے تو پیٹ سے پھر غذا منہ میں لاکر اُس کو چباتا ہے)۔

فَدَسَعَ یَدَہٗ بَیْنَ الْجِلْدِ وَالْلَحْمِ دَسْعَتَیْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک بکری کے کھال میں ڈالا (اُس کا پوست نکالنے کے لئے)۔

ضَخْمُ الدَّسِیْعَۃِ۔ اُس کو بھی کہتے ہیں جس کے دونوں مونڈھوں کا جوڑ پُر گوشت اور موٹا ہو۔ بعضوں نے کہا دَسِیْعَہ سے گردن مراد ہے۔

دَسِیْعٌ۔ گردن کی رگ جو مونڈھوں کے بیچ میں ہوتی ہے۔

دَسِیْعَۃٌ۔ طبیعت خصلت۔

دَسْکَرَۃٌ۔ شاہی محل، گاؤں صومعہ برابر زمین عیش وعشرت کا مکان۔

اَذِنَ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِیْ دَسْکَرَۃٍ لَہٗ۔ ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے ایک محل میں آنے کی اجازت دی (وہاں اُن کو اکٹھا کیا نہایہ میں ہے کہ یہ لفظ خالص عربی نہیں ہے اُس کی جمع دَسَاکِرُ ہے)۔

دَسْمٌ۔ جماع کرنا، بند کرنا،

دَسَمٌ۔ چکنائی، میل، چربی۔

دُسُوْمَۃٌ۔ چکنائی۔

اِنَّ لَہٗ دَسَمًا۔ دودھ میں چکنائی ہوتی ہے۔

بِعِصَابَۃٍ دَسِمَۃٍ۔ ایک میلی یا چکنی پٹی سر پر باندھے ہوئے (بعضوں نے کہا کالی)۔

خَطَبَ النَّاسَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ دَسْمَاءُ۔ ایک دن آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا آپ کے سر پر کالا عمامہ تھا۔

دَسِّمُوْا نُوْنَتَہٗ۔ اُس کا چاہ ذقن کالا کرو (یعنی ٹھڈی کا گڑھا) یہ حضرت عثمانؓ نے ایک بچے کے لئے فرمایا جس کی خوبصورتی کی وجہ سے اُس کو نظر بہت لگا کرتی تھی۔

لَاتَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا دَسْمًا۔ تم اللہ کی یاد نہ کرو مگر تھوڑی۔

لَایَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا دَسِیْمًا۔ اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں یا اللہ کی یاد کم کرتے ہیں یہ تَدْسِیْم سے نکلا ہے یعنی بچہ کے کان کے پیچھے کالا کردینا تاکہ اُس کو نظر نہ لگے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ دَسَمَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ۔ بارش نے زمین کو نم کردیا۔ (تری اندر تک نہیں پہنچی)۔

دَسِمٌ۔ لومڑی یا بھیڑیے کا بچہ جو کتی سے ہو۔

اُقْتُلُوْا ھٰذَا الدَّسِمَ الْاَحْمَشَ۔ (ہندہ نے فتح مکہ کے دن کہا) اس کالے کم ذات یعنی ابوسفیان کو مار ڈالو۔

اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَعُوْقًا وَّدِسَامًا۔ شیطان کا ایک چٹا ہے جس کو وہ چاٹتا ہے اور ایک کان بندھن ہے (جو آدمی کے کان پر لگا دیتا ہے وہ سچی اور ہدایت کی بات سنتا ہی نہیں)۔

وَتَدْسِمُ مَاتَحْتَھَا۔ مستحاضہ عورت اپنی شرمگاہ کو بند کردے (اُس پر کپڑا وغیرہ کس دے تاکہ خون باہر نہ بہے)۔

دِسَامٌ۔ ڈاٹ بندھن۔

باب الدّال مع الشّین

دَشٌّ۔ ہریرہ بنانا۔

دَشِیْشٌ۔ گیہوں کا ہریرہ۔

باب الدّال مع العین

دَعْبٌ۔ یا دَعَابَۃٌ یا دُعَابَۃٌ یا مُدَاعَبَۃٌ۔ ٹھٹا، مذاق کرنا، مزاح کرنا، کھیلنا۔

دَعْبٌ۔ جماع کرنا، دھکیل دینا۔

كَانَ فِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَابَةٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج میں ظرافت تھی (کبھی آپ مزاح بھی کرتے یہ دلیل ہے خوش خلقی اور صحت مزاج کی)
فَهَلَّا بِكْرًا تُدَاعِبُهَا وَتُدَاعِبُكَ - (جابر) تو نے کنواری عورت سے کیوں شادی نہیں کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اُس سے کھیلتا (بڑا لطف اور مزہ رہتا)۔
وَذُكِرَ لَهُ عَلِيٌّ لِلْخِلَافَةِ فَقَالَ لَوْلَا دُعَابَةٌ فِيْهِ - (حضرت عمرؓ سے) ذکر آیا کیا حضرت علیؓ خلافت کے لائق ہیں؟ انھوں نے فرمایا بیشک اگر اُن میں ظرافت نہ ہوتی (یعنے سب باتیں جو خلافت اور حکومت کے لئے ضروری ہیں اُن میں جمع ہیں ایک ذرا مزاج میں ظرافت زیادہ ہے جو خلیفہ اور حاکم کے سزاوار نہیں کیونکہ اس سے رعب کم ہوجاتا ہے)۔
إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا - تو ہم سے ہنسی مذاق کرتا ہے۔
هٰذِهِ الدُّعَابَةُ أَخَّرَكَ إِلَى الرَّابِعَةِ - اسی ظرافت نے تو آپ کو چوتھے درجہ میں رکھا (اخیر میں تین کے بعد آپ کو خلافت ملی)۔
مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفِيْهِ دُعَابَةٌ - ہر ایک مسلمان میں ظرافت ہوتی ہے۔
إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُدَاعِبَ فِي الْجِمَاعِ بِلَا رَفَثٍ. اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دوست رکھتا ہے جو جماع میں ظرافت اور خوش طبعی کرے لیکن فحش نہ بکے۔
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدَاعِبُ الرَّجُلَ يُرِيْدُ أَنْ يَسُرَّهُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزاح کرتے آدمی کا دل خوش کرنے کے لئے۔
دَعْثَرَةٌ - گرانا، توڑنا۔
إِنَّهُ لَيُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ - دودھ پلانے کی حالت میں عورت سے جماع کرنا بچہ کو ضعیف کر دیتا ہے وہ بڑا ہو کر جب سواری کرتا ہے تو اُس کو گرا دیتا ہے (کیونکہ ناقص دودھ کا اثر اُس کے قویٰ میں باقی رہتا ہے)
دَعْثَرٌ - احمق۔
دَعَجٌ - خوب کالا ہونا کشادگی کے ساتھ جیسے دُعْجَةٌ ہے۔
فِيْ عَيْنَيْهِ دَعَجٌ - آپ کی آنکھیں بہت کالی تھیں (یہ آنکھ کی خوبی ہے) بعضوں نے کہا دَعَجٌ آنکھ کی سخت کالک جو سخت سفیدی کے ساتھ ہو۔
إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ یا أُدَيْعِجَ - اگر اُس کا بچہ کالی آنکھ والا پیدا ہو۔
آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَدْعَجُ - ان خارجیوں کی نشانی یہ ہے کہ اُن میں ایک بہت کالا شخص ہوگا (بعضوں نے کہا کالی آنکھ والا)۔
أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ مَقْرُوْنُ الْحَاجِبَيْنِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھیں کالی اور ابرو میں پیوستہ تھیں۔
لَيْلٌ أَدْعَجُ - اندھیری رات، اُس کا مونث دَعْجَاءُ ہے۔
دَعْدَعَةٌ - آہستگی کے ساتھ دوڑنا، بھر دینا، بکری کو بلانا۔
دَعْدَعٌ - اُجاڑ زمین جس میں پیداوار نہ ہو (یعنے خالی ہو جھاڑ وغیرہ نہ ہوں)۔
ذَاتُ دَعَادِعَ وَزَعَازِعَ - اُجاڑ زمینوں اور آندھیوں والی۔
تَدَعْدُعٌ - بوڑھوں کی چال چلنا۔
دَعْدَاعٌ - بونا، پست قد۔
مُدَعْدَعٌ - بھرا ہوا۔
يُدَعْدِعُهُمُ اللّٰهُ فِيْ بُطُوْنِ أَوْدِيَةٍ - اللہ اُن کو نالوں کے نشیب میں دھکیل دے گا۔
دَعْرٌ - دھواں دینا لیکن روشن نہ ہونا۔
دَاعِرٌ - مفسد، شریر، خبیث۔

دَعَارَةٌ اور دِعَارَةٌ اور دَعَارَةٌ۔ شرارت بد خلقی، خبث النفس۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی الْغِلْظَةَ وَالشِّدَّةَ عَلٰی اَعْدَائِكَ وَاَهْلِ الدَّعَارَةِ وَالنِّفَاقِ۔ (حضرت عمرؓ نے یہ دعا کی) یا اللہ مجھ کو اپنے دشمنوں پر سخت اور شدید کر دے اور اسی طرح فساد اور نفاق والوں پر (ایسے لوگوں کو سخت سزائیں دوں)۔

كَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ دَاعِرٌ۔ بنی اسرائیل میں ایک ناپاک شریر شخص تھا۔ دَاعِرٌ کی جمع دُعَّارٌ آتی ہے۔

فَاَیْنَ دُعَّارُ طَیِّئٍ۔ طی قبیلے کے فسادی لوگ یعنی لٹیرے ڈاکو کہاں گئے۔

عُوْدٌ دَاعِرٌ۔ وہ لکڑی جو دھواں دے اور جلے نہیں۔

دُعْرُوْرٌ۔ بخیل، کمینہ۔

دَعْسٌ۔ بھر دینا، روندنا، مارنا، دھکیلنا۔

مُدَاعَسَةٌ۔ بھالا مارنا۔

فَاِذَا دَنَا الْعَدُوُّ كَانَتِ الْمُدَاعَسَةُ بِالرِّمَاحِ حَتّٰی تَقَصَّدَ۔ جب دشمن نزدیک آن پہنچا تو لگے بھالے چلنے یہاں تک کہ ٹوٹ گئے۔

دِعْسٌ۔ روئی۔

دَعُوْسٌ۔ بہادر جری۔

مَدْعُوْسٌ۔ ذلیل اور خوار۔

دَعٌّ۔ زور سے دھکیلنا۔

یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا۔ جس دن دوزخ کی آگ کی طرف زور سے دھکیلے جائیں گے۔

كَانُوْا لَا یُدَعُّوْنَ عَنْهُ۔ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے دھکیلے نہ جاتے (جیسے دنیا دار امیروں کی سواری میں دھکیلے اور ہٹائے جاتے ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ دُعَّهُمَا اِلَی النَّارِ دَعًّا۔ یا اللہ ان دونوں کو دوزخ میں دھکیل دے خوب زور سے دھکیل۔

یَدُعُّ الْیَتِیْمَ۔ یتیم کو دھکیل دیتا ہے (اس پر شفقت نہیں کرتا)۔

دَعْقٌ۔ زور سے روندنا، دوڑانا، زور سے گھسیڑنا۔

حَتّٰی تَدْعَقَ الْخَیْلُ فِی الدِّمَاءِ۔ یہاں تک کہ گھوڑے خون میں دوڑیں گے (ایسا بڑا فتنہ ہوگا لوگ بہت مارے جائیں گے)۔

لِلْفُقَرَاءِ الْمُدْعَقِیْنَ۔ محتاج لوگوں کے لئے جو محتاجی کی تکلیف اٹھا رہے ہیں۔

حِیْنَ تَدْعَقُ الْخُیُوْلُ فِیْ نَوَاحِیْ اَرْضِهِمْ۔ جب گھوڑے ان کے آمنے سامنے کی بستیوں میں زمین روندیں گے۔

دَعْكٌ۔ پھرانا گھمانا۔

دَعَكَ الْخَاتَمَ۔ انگشتری کو پھرایا۔

دَعْلَجَةٌ۔ آنا جانا۔

اِنَّ فُلَانًا وَّفُلَانًا یُدَعْلِجَانِ بِاللَّیْلِ اِلٰی دَارِكَ۔ فلاں اور فلاں رات کو تمہارے گھر پر آتے جاتے ہیں۔

دَعْمٌ۔ ٹیکا لگانا، ستون لگانا۔

دِعَامٌ۔ بمعنی عِمَادٌ یعنے اڑانا ستون۔

لِكُلِّ شَیْءٍ دِعَامَةٌ۔ ہر چیز کا ایک ٹیکا (ستون کھمبا) ہوتا ہے (جس پر وہ قائم رہتی ہے) گھر کے مالک کو بھی دِعامَہ کہتے ہیں اس لئے کہ سارے گھر کا انتظام اسی کی وجہ سے قائم رہتا ہے۔

فَمَالَ حَتّٰی كَادَ یَنْجَفِلُ فَاَتَیْتُهُ فَدَعَمْتُهُ۔ وہ گرا بھاگنے کو تھا، اتنے میں میں آگیا اور میں نے اس کو زور دیا (تھام لیا)۔

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْنِ۔ (مشہور روایت یوں ہی ہے، بعضوں نے دِعَامُ الدِّیْنِ کہا ہے) یعنی نماز دین کا ستون ہے۔

شَیْخٌ كَبِیْرٌ یَدَّعِمُ عَلٰی عَصًا لَهُ۔ ایک بوڑھا پھونس

اپنی لکڑی پر ٹیکا دیتا ہوا۔
اِنَّهٗ كَانَ يَدَّعِمُ عَلٰى عَسْرَائِهٖ - وہ بائیں ہاتھ پر ٹیکا دیتا تھا عَسْرَاء مؤنث ہے اعسر کا جو بائیں ہاتھ سے کام کرتا ہو۔
دِعَامَةٌ لِلضَّعِيْفِ۔ (عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا) وہ ناتوانوں کے ستون تھے (ہر ناتوان کمزور کو اُن کے عدل و انصاف پر ٹیکا تھا کوئی اُس کو ستا نہ سکتا تھا۔ جس دن حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو خطبہ میں بھی یہی فرمایا میں اس لئے حاکم بنایا گیا ہوں کہ کمزور کا حق زور دار سے دلاؤں۔ آفرین ایسے حاکم پر)۔
دِعَامَةُ الْاِنْسَانِ الْعَقْلُ۔ آدمی کا ستون عقل ہے (عقل ہی کی وجہ سے اُس کے سب کام بنتے ہیں)۔
اَشْهَدُ اَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّيْنِ۔ میں گواہی دیتا ہوں تم دین کے ستون ہو (یعنے اہل بیت کرام جو کوئی اُن کا مخالف ہوا اُن سے منحرف ہوا اُس کا دین گر گیا اب کوئی نیک عمل کام نہیں آنے کا۔
دِعَامَةُ الْاِسْلَامِ الشِّيْعَةُ۔ اسلام کے ستون شیعہ ہیں (یعنے جو لوگ حضرت علیؓ اور اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں)۔
دَعَائِمُ الْاِسْلَامِ خَمْسٌ۔ اسلام کے ستون پانچ ہیں اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانا۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ اور شیعہ کہتے ہیں کہ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ امامت۔
اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَمْتَ بِهِ السَّمٰوٰتِ۔ میں تیرے اُس پاک نام کے طفیل سے سوال کرتا ہوں جس سے تو نے آسمانوں کو ٹیکا دیا ہے (آسمان اُس کی برکت سے قائم ہیں)۔
دَعْمَصَةٌ دِمَاصٌ۔ پانی میں کیڑے پڑ جانا۔
دُعْمُوْصٌ۔ کالا کیڑا جو پانی میں پیدا ہوتا ہے۔ یا وہ شخص جو ہر کام میں گھس جائے، بادشاہوں اور رئیسوں کا تقرب حاصل کر لے۔
هُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ۔ (جو بچے کم سنی میں مر جائیں) بہشت کے کیڑے ہوں گے (بے روک ٹوک بہشت میں آتے جاتے رہیں گے)۔
دُعَاءٌ۔ یا دَعْوٰی۔ عاجزی سے مانگنا، مدد چاہنا، پکارنا، نام رکھنا، اُتارنا، خواہش کرنا، دعوت کرنا، بُلانا، جیسے دَعْوَةٌ اور مَدْعَاةٌ ہے۔
دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن ازور کو ایک اونٹنی کا دودھ دوہنے کے لئے حکم دے کر فرمایا) دودھ اُتارنے والے کو چھوڑ دے (یعنی تھوڑا سا دودھ تھن میں رہنے دے۔ سب نہ نچوڑ لے کیونکہ یہ اور دودھ اُتارے گا اور جو سب نچوڑ لے گا تو پھر تھن میں نیا دودھ مشکل سے آئے گا)۔
مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔ یہ جاہلیت کے زمانہ کا پکارنا کیسا۔ (وہ کیا کرتے تھے مشکل اور مصیبت میں لوگوں کا نام لے کر اُن کو پکارتے تھے آپؐ نے اس سے منع فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو پکارنے کی ہدایت فرمائی) امام ابن تیمیہؒ ایک جنگ میں موجود تھے مسلمان بادشاہ نے جنگ شروع ہوتے وقت یا خالد بن الولید کہا آپؐ نے اُس کو ڈانٹا اور فرمایا یا اللہ کہہ۔ ہمارے زمانہ میں اس جاہلیت کی رسم کے پیرو بہت سے نام کے مسلمان ہو گئے ہیں اور مصیبت اور سختی کے وقت اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر بزرگوں کو پکارتے ہیں کوئی "یا علی مشکل کشا" کہتا ہے۔ کوئی یا غوث کوئی یا مدار کوئی یا سالار کوئی یا عدروس کوئی یا حیدر کرار۔ ان بیوقوفوں سے کوئی پوچھے بھلا تم جن لوگوں کو پکارتے ہو یہ تمہارا پکارنا سُنتے بھی ہیں یا نہیں اگر سُنیں بھی تو بغیر اللہ کے حکم کے کچھ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا نہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ صاف فرماتا ہے والذین تدعون من دونه لا يستطيعون نصركم ولا انفسهم ينصرون

اور ایک جگہ فرماتا ہے وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ یعنی جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد تو کیا اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اگر بالفرض یہ تمہاری پکار اُن کے کان تک پہنچ جائے تب بھی تمہارا سوال پورا نہیں کر سکتے۔ اور جگہ فرماتا ہے۔ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو۔ یعنی اُسی کی پوجا کرو اور کسی کی پوجا نہ کرو۔

فائدہ :- دعائے شرعی یہ ہے کہ عاجزی کے ساتھ کسی کو قادر متصرف مختار جان کر پکارے اُس سے فریاد کرے اس قسم کی دعا غیر اللہ سے شرک صریح ہے۔ ایسی دعا کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے لیکن صرف پکارنا جب اس اعتقاد کے ساتھ نہ ہو بلکہ پکارنے والے کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ کے بغیر سب عاجز اور مجبور ہیں اور بغیر اُس کے حکم کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا گو شرک نہیں ہے مگر بیوقوفی ہے اس لئے کہ انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور اولیاء اللہ بھی ہو سکتا ہے کہ زندہ ہوں مگر وہ زندگی میں بھی اُسی کی سنتے تھے جو اُن کے پاس رہ کر پکارے نہ یہ کہ کوسوں یا منزلوں سے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کے پاس آکر درود پڑھتا ہے تو میں سن لیتا ہوں۔ اور جو کوئی دور سے پڑھتا ہے تو فرشتے مجھ کو لا کر پہنچاتے ہیں پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دور سے نہیں سنتے تو دوسرے اولیاء کس شمار میں ہیں اس لئے اُن کا دور سے پکارنے والا شخص بیوقوف اور نادان ہے جیسے زید مشرق میں ہو اور کوئی اُس کو مغرب سے پکارے تو لوگ ایسے شخص کو اُلو اور احمق کہیں گے اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو ہم اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کو کیوں پکاریں۔ اُسی سے کیوں فریاد نہ کریں جو دور نزدیک ہر جگہ اور ہر مکان سے سنتا ہے۔

فَقَالَ قَوْمٌ یَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ قَوْمٌ یَا لَلْمُهَاجِرِیْنَ۔ کچھ لوگوں نے انصار کو پکارا کچھ لوگوں نے مہاجرین کو پکارا (جب ایک انصاری اور ایک مہاجر میں تکرار ہو گئی ہر ایک نے اپنی اپنی قوم کو پکارا اُن سے مدد چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ناپاک باتیں چھوڑ دو)۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ۔ وہ شخص ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو جاہلیت کی پکار پکارے (مثلاً نوحہ کے وقت کفر کے کلمات بکے یا حرام کو حلال کر لے طیبی نے کہا جاہلیت کے عربوں کا یہ طریقہ تھا کہ دشمن کے سامنے مغلوب شخص یَا لَفُلَانٍ کہہ کر پکارتا فلاں کی جگہ اُس کا نام لیتا تو وہ اُس کی مدد کو دوڑتا خواہ حق پر ہو خواہ ناحق پر اور اپنی قوم اور خاندان کے جا بیجا ہر طرح حمایت کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے زمانہ میں اس خصلت سے منع فرمایا اور قومیت کے بیجا پیچ کو روک دیا۔ کیونکہ اسلام کی وجہ سے سارے مسلمان ایک ہی قوم ہو گئے ہیں اب ہر مسلمان ہماری قوم ہے خواہ وہ مغل ہو یا پٹھان، شیخ ہو یا سید)۔ دَعْوٰی کا معنے کسی پر نالش کرنا، پکارنا، دُعَاءٌ فریاد کرنے کے معنی بھی آیا ہے۔

تَدَاعَتْ عَلَیْكُمُ الْاُمَمُ۔ تم پر ساری قومیں اکٹھا ہو گئیں۔

یُوْشِكُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْكُمُ الْاُمَمُ كَمَا تَدَاعَی الْاَكَلَةُ عَلٰی قَصْعَتِهَا۔ وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے اوپر قومیں اس طرح اکٹھا ہوں گی (تم سے لڑنے کے لئے سب اتفاق کر لیں گے) جیسے کھانے والے کونڈے پر اکٹھا ہوتے ہیں۔

كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰی بَعْضُهٗ تَدَاعٰی سَائِرُهٗ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی۔ بدن کی سی مثال ہے جہاں۔ کوئی عضو میں بیماری آتی (کچھ درد وغیرہ ہوا) تو باقی اعضا بھی ایک دوسری کو بلا لیتے ہیں جاگنے اور بخار میں مبتلا ہونے کے لئے (گویا ایک دوسرے کو بخار اور بیماری کی دعوت دیتے ہیں)۔

تَدَاعَتِ الْحِیْطَانُ۔ دیواریں گر جاتی ہیں یا گرنے کے

قریب ہوجاتی ہیں۔

كَانَ يُقَدِّمُ النَّاسَ عَلَى سَابِقَتِهِمْ فِي أَعْطِيَاتِهِمْ فَإِذَا انْتَهَتِ الدَّعْوَةُ إِلَيْهِ كَبَّرَ۔ حضرت عمرؓ بعضے لوگوں کو اگلے لوگوں پر دینے میں مقدم کرتے تھے جب اُن کی باری آتی اُن سے کہا جاتا امیر المومنینؓ آپ لیجئے تو تکبیر کہتے

عرب لوگ کہتے ہیں دَعَوْتُهُ یعنے میں نے اُس کو پکارا اور دَعَوْتُهُ زَيْدًا۔ یعنے میں نے اُس کا نام زید رکھا اور لِبَنِي فُلَانٍ الدَّعْوَةُ عَلَى قَوْمِهِمْ۔ فلاں لوگ اپنے قوم والوں سے پہلے سرکاری معاش پاتے ہیں یا اپنی قوم والوں سے پہلے بلائے جاتے ہیں۔

لَوْ دُعِيتُ إِلَى مَا دُعِيَ إِلَيْهِ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ۔ اگر میں اُس امر کی طرف بلایا جاتا جس کی طرف یوسف پیغمبر بلائے گئے (قیدخانہ سے رہائی اور بادشاہی عہدہ کی سرفرازی) تو میں فوراً قبول کرلیتا (حضرت یوسف علیہ السّلام کی طرح اپنی براءت ظاہر ہوئے تک دیر نہ لگاتا۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السّلام کے صبر اور استقلال کی تعریف فرمائی)۔

سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ فِي الْمَسْجِدِ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ لَا وَجَدْتَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سُنا وہ مسجد میں (پکار پکار کر) یوں کہہ رہا تھا میرا لال اونٹ کس نے پایا ہے اور کون اُس کے مالک کو بلاتا ہے وہ اونٹ اُس کے حوالہ کرنے کے لئے۔ آپ نے فرمایا (خدا کرے) تو اس اونٹ کو نہ پائے (یہ آپ نے بددعا کی اس لئے کہ مسجد میں گمی ہوئی چیز کے تلاش کرنے سے اور آواز بلند کرنے سے آپ نے منع فرمادیا تھا)۔

لَا دِعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ۔ اسلام میں بیگانہ کی طرف اپنا نسب لگانا (غیر شخص کو اپنا باپ بنانا یا غیر قوم میں اپنے آپ کو داخل کرنا) منع ہے۔ دِعْوَةٌ بکسرہ دال جھوٹا نسب بیان کرنا (جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ لوگ فخر کے لئے اپنے آپ کو دوسرے کا بیٹا ظاہر کرتے تھے اور اُن کو یہ غیرت نہیں آتی تھی کہ اپنی ماں پر زنا ثابت کرتے۔ اسلام کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بُری رسم موقوف فرمائی اور بچہ کا نسب اُس کی ماں کے شوہر یا مالک سے قرار دیا اور زانی کے لئے پتھروں کی سزا)۔

لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ۔ جو شخص جان بوجھ کر دوسرے شخص کو اپنا باپ بتلائے (حالانکہ وہ اُس کا باپ نہ ہو تو) وہ کافر ہوگیا اگر اس کام کو جائز سمجھ کر اُس نے کیا۔ اور جو بُرا سمجھ کر کیا تو کافر نہیں ہوا مگر کفر کے قریب ہوگیا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ یہ کفران نعمت سے ہے۔ یعنی اُس نے ناشکری کی کہ اپنے اصلی باپ کا احسان نہ مانا دوسرے شخص کو باپ بنالیا۔ دوسری روایت میں یوں ہے فَلَيْسَ مِنَّا یعنے ایسا کرنے والا ہم لوگوں یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اُس نے کافروں کی رسم اور عادت اختیار کرلی اور اسلامی اخلاق کو چھوڑ دیا)۔

اَلْمُسْتَلَاطُ لَا يَرِثُ وَيُدْعَى لَهُ وَيُدْعَى بِهِ۔ جو شخص کسی اور کا بیٹا بن گیا ہو (حالانکہ وہ اُس کا نسبی بیٹا نہ ہو تو) وہ وارث نہ ہوگا۔ (کیونکہ شریعت اسلام میں متبنّی (لے پالک بیٹا) کوئی چیز نہیں ہے اُس کا کچھ حق نہیں) البتہ اُس کو پکار سکتے ہیں کہ فلانے کا بیٹا یا فلانے کا باپ (مثلاً زید نے عمرو کو بیٹا بنالیا تو عمرو کو ابن زید اور زید کو ابو عمرو کہہ کر پکار سکتے ہیں)۔ مگر افضل یہ ہے کہ اُس کے حقیقی باپ یا بیٹے کے طرف نسبت کرکے پکاریں جیسے قرآن میں ہے ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ الآیۃ۔

مَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ نَسَبٌ۔ جو شخص ایسی قوم میں ہونے کا دعویٰ کرے جس میں اُس کا نسب نہ ملتا ہو۔

فَأَنَا وَلِيُّهُ فَلْأُدْعَى لَهُ۔ میں اُس کا ولی ہوں وہ میرے

طرف منسوب کیا جاتے۔

دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ - اس کو ایک بلند درجہ والی خوبصورت عورت نے بلایا (یعنی حرام کاری کے لئے یا نکاح کرنے کے لئے)۔

لَمَّا ادُّعِیَ زِیَادٌ یا لَمَّا ادَّعٰی زِیَادٌ لَقِیْتُ اَبَا بَکْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا الَّذِیْ صَنَعْتُمْ - جب زیاد بن ابیہ کے نسب کا دعوی کیا گیا (معاویہ نے اُس کو اپنا بھائی اور ابو سفیان کا بیٹا قرار دیا، یا زیاد نے نسب کا دعوی کیا یعنے ابو سفیان کا بیٹا بنا) تو میں ابوبکرہ صحابی سے ملا- (یہ ابو عثمان کہتے ہیں جو اس حدیث کے راوی ہیں) اور میں نے کہا یہ تم لوگوں نے کیا کیا۔ اس کا مختصر قصہ یہ ہے کہ زیاد حضرت علیؓ کی طرف سے ملک ایران کا حاکم تھا جب حضرت علیؓ شہید ہوتے اور امام حسنؓ سے لوگوں نے بعیت کی تو معاویہ نے زیاد کو ڈرایا، زیاد نے لوگوں کو یہ خطبہ سنایا کہ کلیجے چبانے والی کا بیٹا (ہندہ کی طرف اشارہ ہے جو معاویہ کی ماں تھی اُس نے جنگ احد میں حضرت امیر حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا پھر جب نہ سکا تو تھوک دیا اور یہ غصہ اس وجہ سے تھا کہ امیر حمزہؓ نے جنگ بدر میں اُس کے باپ کو مارا تھا) مجھ کو ڈراتا ہے اور میرے اور اُس کے درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ہیں جب امام حسنؓ نے معاویہ سے بعیت کر لی تو معاویہ کو زیاد کی طرف سے بڑی فکر ہوئی اس لئے کہ ایران کے قلعے مضبوط اور مستحکم اور خزانے بھرپور تھے جو زیاد کے قبضہ میں تھے وہ معاویہ سے بخوبی لڑ سکتا تھا۔ معاویہ تھے پولیٹکل آدمی انھوں نے کیا تدبیر نکالی کہ مغیرہ کو زیاد کے پاس بھیجا اور بڑی مہربانی اور محبت آمیز باتیں کہلا کر آخر مغیرہ زیاد کو لے کر معاویہ کے پاس آ گئے اُس وقت معاویہؓ نے زیاد سے کہا تو تو میرا بھائی ہے۔ زیاد نے نہ مانا تب معاویہ نے اپنی بہن جویریہ بنت ابی سفیان کو زیاد کے پاس بھیج دیا وہ اُس کے سامنے بے پردہ ہو گئی اور اپنے بال کھول ڈالے اور کہنے لگی تو تو میرا بھائی ہے میرے باپ نے خود مجھ کو یہ بیان کیا تھا۔ آخر زیاد ابو سفیان کا بیٹا بننے پر راضی ہو گیا تب معاویہ زیاد کو لے کر جامع مسجد میں آئے اور زیاد چار گواہ بنا کر لایا اُنھوں نے یہ گواہی دی کہ ابو سفیان نے اُس کی ماں سمیہ سے زنا کیا تھا اور زیاد سفیان ہی کا نطفہ ہے اُس وقت معاویہ نے یہ فیصلہ سنایا کہ زیاد ابو سفیان کا بیٹا ہے اور میرا بھائی ہے اس پر ایک شخص نے اعتراض کیا اور کہا معاویہ تم نے یہ حدیث نہیں سُنی کہ بچہ کا نسب ماں کے شوہر یا مالک سے لگتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں معاویہ نے اُس کو بُرا بھلا کہا گالیاں دیں اور گواہی کے موافق یہ حکم نافذ کر دیا کہ زیاد ابو سفیان کا بیٹا ہے اُس کے بعد زیاد کو بصرہ کا حاکم بنایا کرمانی نے کہا ابوبکرہ صحابی زیاد کے اخیافی بھائی تھے اس لئے ابو عثمان نے اُن پر انکار کیا وہ یہ سمجھے کہ شاید ابوبکرہ بھی اس کارروائی میں شریک اور راضی تھے حالانکہ ابوبکرہؓ نے جب زیاد کی یہ کارستانی دیکھی تو اُس کی ملاقات ترک کر دی اور قسم کھائی کہ عمر بھر اُس سے بات نہیں کرنے کا)

مترجم :- کہتا ہے کہ اسی زیاد کا بیٹا عبید اللہ تھا جو لشکر عظیم لے کر امام حسینؓ سے لڑا اور آپ کو شہید کرایا عبید اللہ کے کرتوت سے تو یہ یقین ہوتا ہے کہ اُس کا باپ حرام زادہ تھا اور معاویہ کی کارروائی بباطن صحیح تھی گو ظاہر شرع کے رو سے غلط اور خلاف قانون تھی اس روایت سے انصاف پسند لوگ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ معاویہ کس قسم کے آدمی تھے اور وہ خلفائے راشدین میں سے شمار ہونے کے قابل ہیں یا نہیں اہل سنت کے عقائد کے کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ معاویہ دنیاوی بادشاہوں میں سے تھے نہ کہ خلفائے راشدین میں سے اس لئے کہ خلافت راشدہ امام حسن علیہ السلام پر ختم ہو گئی اور حدیث شریف کا بھی یہی مضمون ہے۔ اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے جو

لکھا ہے اما خلافة معاوية فصحيحة ثابتة بعد خلع الحسن بن علی تو یہ حدیث نبوی کے خلاف ہے الخلافة بعدی ثلثون سنة - اس وجہ سے ہم حضرت شیخ کا قول قبول نہیں کر سکتے اور جب معاویہ باوجود قریشی ہونے کے خلیفہ نہ ہوتے تو اور کوئی مغل یا ایرانی یا افغانی ڈاڑھی منڈا شرع کے خلاف چلنے والا کیونکر خلیفۃ المسلمین ہو سکتا ہے - غایۃ ما فی الباب یہ ہے کہ اگر کفر نہ کرتا تو اُس کو بادشاہ اسلام کہیں گے۔

اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ - میں تجھ کو اسلام کے کلمہ کی طرف بلاتا ہوں (یعنی لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی دینے پر ایک روایت میں بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ ہے یعنی اُس کلمہ کی طرف جو اسلام کا داعی ہے۔)

لَيْسَ فِي الْخَيْلِ دَاعِيَةٌ لِعَامِلٍ - زکوٰۃ کے تحصیلدار کو گھوڑوں میں کوئی دعویٰ نہیں ہے (یعنی گھوڑوں کی زکوٰۃ کا وہ مطالبہ نہیں کر سکتا کیونکہ اُن میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ گھوڑوں کی نسل دار الاسلام میں بڑھے اور جنگ کے وقت گھوڑوں کی قلت نہ ہو)۔

اَلْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ وَالْحُكْمُ فِي الْاَنْصَارِ - خلافت قریش میں رہے گی اور حکومت (جیسے قضاء اور نیابت اور صوبہ داری) انصار میں (اس لئے کہ اُن میں فقیہ بہت ہوں گے)۔

وَالدَّعْوَةُ فِي الْحَبَشَةِ - اور اذان دینا حبش کے لوگوں میں (اس لئے کہ حضرت بلالؓ حبشی تھے تو اُن کا دل خوش کرنے کے لئے یہ فرمایا)۔

لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ - اگر ہمارے بھائی سلیمانؑ پیغمبر کی دعاء نہ ہوتی (کہ مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے) البتہ صبح کو وہ شیطان بندھا ہوا رہتا (جس نے نماز میں آپ کو ستایا تھا) اور مدینہ والوں کے بچے اُس سے کھیلتے۔

سَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِىْ دَعْوَةُ اَبِىْ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى - میں تم سے اپنا اگلا حال بیان کروں میں اپنے دادا ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کی دعاء ہوں۔ (انھوں نے یہ دعاء کی تھی ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیاتک الآیہ) اور عیسیٰؑ پیغمبر کی خوشخبری ہوں۔ (جس کا بیان اس آیت میں ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد)۔

مترجم :- کہتا ہے نصاریٰ نے ضد اور ہٹ دھرمی سے انجیل پاک کی اس آیت میں تحریف کر دی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی بشارت دی تھی اور اُس کے بدل فارقلیط کا لفظ رکھ دیا۔ یعنی تسلی دینے والا۔ بعضوں نے کہا اُس کے بھی معنی سراہا ہوا کے ہیں اور یہی معنی محمدؐ کے بھی ہیں - برنباس کی انجیل میں صاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک مذکور ہے مگر پادریوں نے اُس انجیل کو غیر معتبر قرار دیا اور چھپا رکھا یہ بھی اُن کی ایک ہٹ دھرمی ہے جہاں اور ہٹ دھرمیاں ہیں حالانکہ برنباس خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے تھے اُن کی انجیل تو غیر معتبر ہو اور دوسرے لوگوں کی جو حواری بھی نہ تھے اُن کی انجیلیں معتبر ہوں اللہ تعالیٰ اُن کو عقل سلیم دے کوئی اُن سے پوچھے کہ جب تم موسیٰ اور داؤد اور ابراہیم علیہما السلام اور بنی اسرائیل کے اگلے تمام پیغمبروں کی نبوت کو مانتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ جو کام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دس برس میں کیا اُس کا عشر عشیر بھی اگلے پیغمبروں نے نہیں کیا۔ آپ اُمی تھے مگر ایسا کلام آپ نے سُنایا کہ اب تک بڑے بڑے عالم اور فاضل اُس کا لوہا مانتے ہیں اور عرب کے تمام فصحاء اور بلغا اور

شاعر پڑھے لکھے لوگ اُس کی سی ایک سورت نہ بنا سکے کیا یہ باتیں ایک سمجھدار بے تعصب شخص کو آپ کی نبوت تسلیم کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

لَیْسَ بِرِجْزٍ وَّلَا طَاعُوْنٍ وَّلٰکِنَّهٗ رَحْمَةُ رَبِّکُمْ وَدَعْوَةُ نَبِیِّکُمْ۔ (معاذ بن جبل جب طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو کہنے لگے) یہ طاعون پروردگار کا عذاب نہیں ہے بلکہ (مومنوں کے لئے) پروردگار کی رحمت ہے (کیونکہ اُس میں جلدی سے وصال ہو جاتا ہے بہت دنوں تک بیماری کی تکلیف نہیں اُٹھانی پڑتی) اور تمہارے پیغمبرؐ کی دعا ہے۔ آپ نے دعا فرمائی تھی یا اللہ میری اُمت کو (جب تو فنا کرنا چاہے تو) برچھے کی مار اور طاعون سے فنا کر (خسف اور مسخ سے اُن کو بچائے رکھ)۔

فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ۔ کیونکہ اُن کی یعنی اہل سنت کی دعا پیچھے سے اُن کی حفاظت کرتی ہے۔

اَکْثَرُ دُعَائِیْ وَدُعَاءُ الْاَنْبِیَاءِ بِعَرَفَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ۔ میری اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی عرفات میں اکثر یہ دعا رہی ہے۔ لا الٰه الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شیء قدير۔ (حالانکہ یہ کلمۂ تمجید ہے مگر اُس کو بھی دعا فرمایا اس لئے کہ دعا کی طرح اس ذکر میں بھی ثواب اور اجر ہے اور) دوسری حدیث میں یوں ہے کہ جب بندہ میری ثنا اور تعریف میں مشغول ہو کر مجھ سے کچھ مانگ نہ سکے تو میں مانگنے والوں میں سب سے زیادہ کے برابر اُس کو دوں گا۔

وَیْحَكَ یَا عَمَّارُ یَدْعُوْ اِلَى اللّٰهِ وَیَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ۔ ہائے افسوس عمار وہ تو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے گا (کہے گا امام برحق کی اطاعت کرو جو موجب رضا اور تقرب الٰہی ہے) اور لوگ اس کو دوزخ کی طرف بلائیں گے (امام کی نافرمانی اور بغاوت کی طرف یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ صفین کی طرف اشارہ فرمایا جس میں عمار حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں تھے اور اُنہی کی طرف سے لڑ کر شہید ہوئے۔ معلوم ہوا حضرت علیؓ کا گروہ حق پر اور ناجی تھا اور معاویہ کا گروہ باغی اور طاغی تھا۔ کرمانی نے کہا لیکن معاویہ کا گروہ بھی معذور تھا اُن سے اجتہاد میں خطا ہوئی)۔

مترجم: کہتا ہے یہ صریح انصاف سے چشم پوشی ہے۔ معاویہ نے اس حدیث کی کہ تقتلك الفئة الباغية یہ تاویل کی کہ باغیہ بغاء سے ہے بمعنی طلب یعنی الطالبۃ لدم عثمان نہ بغی سے بمعنی سرکشی اور بغاوت حالانکہ یہ تاویل خود حدیث سے باطل ہوتی ہے کہ عمار لوگوں کو بہشت کی طرف بلائے گا اور لوگ عمار کو دوزخ کی طرف بلائیں گے کیونکہ طلب دم عثمان باعث دخول نار نہیں ہے بلکہ بغاوت اور سرکشی اور تعجب ہے کہ معاویہ باوصف عالم اور فاضل اور اہل لسان ہونے کے ایسی کھلی بات کو نہ سمجھے ہوں اس لئے کہ جہاں تک میری سمجھ کام کرتی ہے وہ یہی ہے کہ معاویہ طالب خلافت اور حکومت تھے اور انھوں نے حکومت حاصل کرنے کے لئے ایسی فاسد تاویل کی اور عام لوگوں کو دھوکے اور مغالطہ میں ڈال دیا اس پر بھی ہم اُن کا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور اُن کا سب و شتم نہیں کرتے نہ اُن کی مدح و ثنا کرتے ہیں بلکہ سکوت اولیٰ سمجھتے ہیں)۔

یَقْتَتِلُ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔ دو گروہ (میری امت کے) لڑیں گے اُن کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔ (دونوں فریق اسلام کا دعویٰ کریں گے یا دونوں حق پر ہونے کا اور مخالف کے باطل پر ہونے کا یہ بھی معاویہ اور جناب امیرؑ کی جنگ کی طرف اشارہ ہے)۔

رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ۔ پوری دعا کے صاحب۔ پوری اُس کو اس لئے کہا کہ اسلام کے دونوں عقیدے اُس میں جمع ہیں یعنی توحید اور رسالت۔

إِنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔ بعض عورتیں راتوں کو چراغ منگوا کر خون کا رنگ دیکھتیں ہیں (کہ پاک ہوئیں یا نہیں حضرت عائشہؓ نے اس پر اعتراض کیا کیونکہ رات کو خالص سفیدی کی تمیز مشکل سے ہوتی ہے ایسا نہ ہو ابھی حیض باقی ہو اور وہ اپنی آپ کو پاک سمجھ کر نماز پڑھ لیں مفت میں گنہگار ہوں)۔

كُنَّا مَعَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ۔ ہم ایک ضیافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

نَزَلَتْ فِي الدُّعَاءِ۔ یہ آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا دعا کے باب میں اُتری ہے (تو صلوٰۃ سے مراد اس آیت میں دعا ہے)۔

لَوْلَا إِنِّي نُهِيتُ لَدَعَوْتُ بِهِ۔ اگر موت کی آرزو کرنا منع نہ ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا (کیونکہ وہ بیماری کی سخت تکلیف میں مبتلا تھے)۔

يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ۔ اخیر تک۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو پر جو ابوجندل کے باپ تھے اور حارث بن ہشام پر جو ابوجہل کے بھائی تھے (نام لے لے کر) بددعا کرتے تھے (اس وقت یہ آیت اُتری لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ اخیر تک۔ اور فتح کر کے بعد یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے)۔

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ۔ ہر پیغمبر کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے (اور میں نے اُس کو آخرت کے لئے اُٹھا رکھا ہے) طیبی نے کہا مراد وہ دعا ہے جو پیغمبر اپنی قوم کی ہلاکت کے لئے کرتے ہیں اور امت سے امت دعوت مراد ہے نہ امت اجابت۔ اب یہ جو منقول ہے کہ آپ نے مضر قبیلے پر بددعا کی تو یہ اُن کی ہلاکت کے لئے نہ تھی بلکہ اس لئے کہ وہ شرارت سے باز آئیں، توبہ کریں اور رعل اور ذکوان قبیلوں پر بددعا خاص اُن پر تھی نہ ساری امت پر اور وہ بددعا قبول بھی نہیں ہوئی بلکہ یہ آیت اُتری لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ)۔

إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ۔ اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کرتا ہوں (تیری آنکھیں اچھی ہو جاتی ہیں لیکن صبر کرنا بہتر اور باعث مزید اجر ہے اس حدیث سے توسل کا جواز نکلتا ہے کیونکہ اُس میں یہ بھی ہے اتوجه اليك بنبيك محمد نبي الرحمة۔ اور اس پر سب علماء متفق ہیں کہ زندہ شخصوں کا جو نیک اور صالح ہوں توسل کرنا درست ہے اور مُردوں کے ساتھ توسل کرنے میں اختلاف ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ وہ بھی جائز ہے۔ امام شوکانیؒ وغیرہ محققین اہلحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے جیسے ہم نے ہدیۃ المہدی میں بیان کیا ہے اور عثمان بن حنیف نے یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک شخص کو تعلیم کی تھی اُس سے بھی جواز نکلتا ہے)۔

دَعْوَةً أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ۔ ایک دعا جس سے مجھ کو بہت مال ملنے کی توقع ہو (اُس شخص نے بڑی نعمت یہی سمجھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو رد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ بڑی نعمت بہشت میں داخل ہونا ہے)۔

واقعہ:۔ حیدرآباد دکن میں ایک صاحبزادہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد میں تھے وہ بہت وظیفہ پڑھا کرتے ایک بار میں نے اُن سے پوچھا آپ اتنا وظیفہ کیوں پڑھتے ہیں، انھوں نے کہا دو باتوں کا مجھ کو حق تعالیٰ سے سوال ہے۔ ایک یہ کہ مجھ کو اسی لاکھ اشرفیاں مل جائیں تاکہ میں بغداد کے حوالی میں ایک نہر ہے اُس کو خرید لوں۔ دوسرے یہ کہ رئیس حیدرآباد یعنی نواب نظام الملک بہادر میرے پاس آیا جایا کریں۔ یہ سُن کر میں نے کہا آپ تو اس لئے وظیفہ پڑھتے ہیں اور میں اس لئے پڑھتا ہوں کہ اسی لاکھ اشرفیاں مجھ کو ہرگز نہ ملیں اور نواب نظام کبھی میرے پاس نہ آئیں اس پر ایک بڑا قہقہہ ہوا۔ پھر میں نے اُن سے کہا مجھ کو سخت

افسوس ہے کہ آپ اتنے بڑے بادشاہ سے ایسی حقیر شئی (اسّی لاکھ اشرفیاں) طلب کرتے ہیں۔ اجی حضرت اُس کی رضامندی کا سوال کرو۔ کسریٰ اسّی لاکھ اشرفیاں دے کر ہم کیا کریں گے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا۔ تو اللہ کا برابر والا سمجھ کر کسی کو پکارے۔

دُعَاءُ دَاوٗدَ اَنْ لَا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ۔ (ہم کو آپ پر ایمان لانے سے) داؤد پیغمبر کی یہ دعا روکتی ہے کہ ہمیشہ اُن کی اولاد میں ایک پیغمبر ہوتا رہے (یہ یہود کا جھوٹ عذر تھا۔ اول تو حضرت داؤد علیہ السلام ایسی دعا کیونکر کر سکتے تھے جب آپ تورات اور زبور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت معلوم کر چکے تھے دوسرے اگر بالفرض کی بھی ہو تو اُن کا مطلب یہ ہوگا کہ خاتم الانبیاء کے ظہور تک نبوت اُن کے خاندان میں قائم رہے اور یہ دعا پوری ہوتی)۔

وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ۔ تجھ کو پکارنے والوں کی یعنی مؤذنوں کی آوازیں۔

اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ۔ دعائے شرعی عبادت ہے (تو وہ غیر خدا سے شرک ہوگی جیسے کوئی غیر خدا کے لئے نماز پڑھے یا اُس کے نام کا روزہ رکھے یا اُس کے نام پر جانور کاٹے لیکن دعائے لغوی یعنے ندا وہ مراد نہیں ہے اس لئے کہ وہ عبادت نہیں ہے اور غیر خدا کے لئے بھی ہو سکتی ہے ایک روایت میں اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ ہے یعنی دعا عبادت کا مغز ہے)۔

قَوْمٌ یَعْتَدُوْنَ فِی الطُّھُوْرِ وَالدُّعَاءِ۔ کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے (سنت نبوی سے تجاوز کریں گے گھنٹوں ڈھیلہ سکھاتے پھریں گے پھر بھی قطرے کا وہم اُن کو باقی رہے گا اور دعائیں لمبی چوڑی مقفیٰ اور مسجع ایجاد کریں گے بے محل دعا کریں گے یعنی جن موقعوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرنا منقول نہیں ہے)۔

اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ۔ اللہ سے دعا کرو قبول ہونے کا یقین رکھ کر یا اُس کے شرائط بجا لا کر اکل حلال صدق مقال رعایت آداب وغیرہ۔

ثَلٰثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمْ۔ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک تو روزہ دار کی (افطار کے وقت) دوسرے بادشاہ عادل کی تیسرے مظلوم کی (ایک روایت میں باپ کی بیٹے کے لئے اور ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے تو وہ بطریق اولیٰ رد نہ ہوگی)

اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ بہتر دعا اللہ کا شکر کرنا ہے (اس کی ثنا وصفت بیان کرنا کیونکہ قرآن میں ہے لئن شکرتم لازیدنکم تو بن مانگے اس میں مطلب حاصل ہوتا ہے)۔

لَا یَخُصُّ نَفْسَہٗ بِالدُّعَاءِ۔ امام خاص اپنے لئے دعا نہ کرے (بلکہ اپنے اور سب مقتدیوں کے لئے۔ بعضے جاہل اماموں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ نماز کے بعد دعا کرتے ہیں اللّٰھم اغفرلی یا اللّٰھم ادخلنی الجنۃ اس سے منع فرمایا۔ امام کو صیغہ جمع کہنا چاہئے جیسے اللّٰھم اغفر لنا یا اللّٰھم ادخلنا الجنۃ)۔

لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ۔ اپنے آپ کو مت کوسو اپنے لئے بد دعا نہ کرو جیسے خدا کرے میں مرجاؤں تباہ ہو جاؤں یا میت کے حق میں بُری بات مت کہو کہ اُس کا وبال تم پر پڑے۔

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ قضا کو پھیرنے والی دعا کے سوا کوئی چیز نہیں (مراد قضائے معلق ہے کیونکہ قضائے مبرم ٹل نہیں سکتی۔ یا پھیرنے سے یہ مراد ہے کہ دعا سے وہ آسان ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ اُس پر صبر دیتا ہے۔ یا قضا سے مراد وہ آفت ہے جس سے آدمی کو ڈر ہو نہ کہ قضائے ربانی)۔

وَادْعُوا اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا۔ اللہ سے دعا کرو ہمارے بعد والوں کو ہم میں سے کرے یعنی ہمارے بعد جو لوگ دنیا میں آئیں وہ ہمارے طریق پر مسلمان ہوں۔

دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يُسْتَجَابُ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا۔ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے گو وہ کافر ہو۔ بعضوں نے کہا کافر سے مراد ناشکرا ہے کیونکہ قرآن میں ہے وما دعاء الکٰفرین الا فی ضلٰل۔ بعضوں نے کہا یہ آیت کے خلاف نہیں ہے آیت سے یہ مراد ہے کہ کافروں کا دوزخ میں چلّا دعا کرنا بیکار ہوگا اُس کی کچھ شنوائی نہ ہوگی۔

اَعُوْذُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ۔ مظلوم کی بددعا سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔

وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ۔ پکارنا مدد کرنا انصار میں ہے۔

دُعَاةٌ اِلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ۔ دوزخ کے دروازوں کی طرف بلانے والے مراد وہ امراء اور سردار ہیں جو لوگوں کو گمراہی کی طرف کھینچیں گے جیسے خوارج قرامطہ وغیرہ میں گزر چکے ہیں۔

اُدْعِي خَابِزَةً۔ ایک روٹی پکانے والی اور بلالے۔ ایک روایت میں اُدْعُوْنِي ایک میں اُدْعِيْنِي ہے۔ یعنی میری لئے ایک روٹی بنانے والی بلا لو یا بلا لے۔

اِجَابَةُ الدَّاعِيْ۔ دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا۔

وَلَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصٰى۔ جس نے دعوت قبول نہیں کی وہ گنہگار ہوا۔ امام بغوی نے شرح السنۃ میں کہا دعوت قبول کرنا واجب ہے جیسے دعوت میں جانا لیکن کھانا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ بعضوں نے کہا ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے دوسری دعوتیں قبول کرنا مستحب ہے اور بعضے بزرگوں نے دعوت قبول نہیں کی۔ جب اُن سے کہا گیا کہ سلف کے مسلمان تو دعوت قبول کرتے تھے۔ اُنھوں نے یہ جواب دیا کہ سلف کے مسلمان یعنی اگلے لوگ محبت اور برادری بڑھانے کے لئے دعوت کرتے تھے اور تم تو فخر اور مباہاۃ کے لئے دعوت کرتے ہو۔

مترجم :۔ کہتا ہے جو مسلمان اسلامی اخوت کے راہ سے اللہ کی رضامندی کے لئے دعوت کرے اُس کی دعوت قبول کرنا واجب ہے خصوصاً جب وہ ایک غریب شخص ہو لیکن اُن امرا اور متکبرین کی دعوت جو فخر اور تکبر کی راہ سے ایک دوسرے پر فوقانیت جتانے کو کی جائے یا دنیاوی غرض اُس میں مرکوز ہو تو ایسی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے بلکہ بعضے حالات میں قبول نہ کرنا بہتر ہے کسی بزرگ نے فرمایا ہے التکبر مع المتکبرین۔ عبادت ہمارے زمانہ میں دنیادار امیر اور نواب تو ایک طرف رہے بعضے نام کے فقیروں اور درویشوں کا بھی دماغ چل گیا ہے وہ اپنے آپ کو بڑے درجہ کا شخص تصور کرتے ہیں اور دعوت بھی اُنہی دنیا کے کتوں کی کرتے ہیں جن سے اُن کو دنیوی منفعت حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے ایسے لوگوں کی دعوت رد کرنا اور اُن کو حقیر بنانا باعث اجر ہے۔ بات یہ ہے کہ جو عالم

یا درویش اپنی روٹی محنت سے پیدا کرتا ہے اور دنیا داروں
کی پرواہ نہیں کرتا فی الحقیقت وہی عالم اور درویش واجب
التعظیم ہے اور اُس کی صحبت باعث بہبودی آخرت ہے
اور جو عالم یا درویش اپنے علم یا درویشی کے پردے میں
دنیا کا طالب اور دنیاداروں کی طرف مائل ہے اُس سے
دور رہنے میں آخرت کی بھلائی ہے۔ پروردگار ایسے
ریاکار اور مکار عالموں اور درویشوں سے بچائے رکھے۔
اَسْئَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ۔ میں اُن سے
یہ پوچھوں کہ کافروں کو لڑائی سے پہلے جو دعوت دیجاتی
ہے یعنی اسلام کی دعوت۔
حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ۔ جمعہ میں کسی مطلب سے حاضر ہوا۔
اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ۔ جب
تو کسی بیمار کے پاس جائے تو اُس سے دعا کا طالب ہو یعنی
اُس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے کیونکہ بیمار کی دعا
قبول ہونے کی زیادہ توقع ہے)۔
مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَئَلَ اَوْ
كَفَّ عَنْهُ مِثْلَهُ۔ جب کوئی مسلمان دعا کرے تو اللہ
تعالیٰ یا تو اُس کا سوال پورا کرے گا یا ویسی ہی درجہ کی آفت
یا مصیبت جو اُس پر آنے والی ہے اُس کو روک دے گا۔
(غرض مسلمان کی دعا بیکار نہیں جانے کی)۔
مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ۔ بشرطیکہ گناہ کی
بات کی دعا نہ کرتا ہو یا ناطہ کاٹنے کی۔
مَا لَمْ يَعْجَلْ: مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ۔ بشرطیکہ جلدی نہ کرے یوں
نہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن اللہ تعالیٰ نے قبول ہی نہیں
کی (اللہ تعالیٰ کے پاس ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے بندے
کو اپنے مالک سے ناامید نہ ہونا چاہیئے نہ مانگنے اور دعا کرنے
سے اُکتا جانا بلکہ برابر مانگتے رہنا چاہیئے اور امید قائم رکھنا
دیکھو بڑے بڑے پیغمبروں کی دعائیں چالیس چالیس برس
کے بعد قبول ہوئی ہیں)۔

لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ۔ اللہ تعالیٰ
کو اس سے زیادہ پسند کوئی بات نہیں ہے کہ اُس سے دعا
کی جائے (کیونکہ اُس میں بندگی کا اظہار ہے تمام فقہاء اور
محدثین اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور یہی حق ہے لیکن
درویشوں کا ایک فرقہ اس طرف گیا ہے کہ سکوت اور رضا
بقضائے الٰہی زیادہ افضل ہے)۔
مترجم: کہتا ہے یہ فرقہ صریح غلطی پر ہے۔ انبیاء اللہ سے
زیادہ مقرب کوئی نہیں ہے اور وہ ہمیشہ دعا۔ اور سوال کرتے
رہے البتہ جو شخص ایسے مرتبہ پر پہنچ جائے کہ اُس کو پروردگار
اپنا ارادہ اور منشاء معلوم کرا دیتا ہو تو اُس کے حق میں سکوت
اُس وقت تک بہتر ہوگا جب تک پروردگار کا منشاء سکوت
کا ہو پھر جب دعا کا منشاء ہو تو اُس کے حق میں بھی دعا کرنا
افضل ہوگا۔
كَانَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ۔ اخیر تک۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور
مصیبت میں یہ دعا پڑھتے تھے لا الٰہ الا اللہ العلی
العظیم لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ
الا اللہ رب السموات السبع والارض و رب
العرش الکریم والحمد للہ رب العلمین (ایک روایت
میں یوں ہے لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الٰہ الا
اللہ رب السموات السبع و رب العرش العظیم
والحمد للہ رب العلمین۔ حالانکہ یہ دعا نہیں ہے بلکہ ایک ذکر
ہے مگر دوسری حدیث میں ہے کہ جو میرے ذکر میں مشغول
رہ کر سوال نہ کر سکے اُس کو سوال کرنے والوں سے بہتر دونگا۔
تو دعا کا فائدہ اُس سے حاصل ہوا اسی لئے اُس کو دعا فرمایا
بعضوں نے کہا اس ذکر کے بعد جو مطلب ہو وہ پروردگار
سے مانگے)۔
اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ دعا عبادت کا مغز ہے (مغز کا
جو ہر ہے باقی ارکان عبادت کے سب درجہ میں کم ہیں تو جب

عبادت غیر خدا کی شرک ٹھیری تو غیر خدا سے دعا کرنا بطریق اولیٰ شرک ہوگا۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ۔ کون مجھ کو دعا کرتا ہے میں اُس کی دعا قبول کروں۔

اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ۔ جب اس نام سے اُس کو پکارو تو وہ قبول کرے (مطلب پورا کرے)۔

اَسْمَعُ الدُّعَاءِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ۔ سب سے جلد جو دعا سنی جاتی ہے وہ دعا ہے جو رات کے درمیان میں ہو (جب لوگ سوتے ہوں اور تنہائی اور حضور میں مزہ آرہا ہو آدھی رات سے لے کر طلوع فجر تک)۔

دَفَعَ اِصْبَعَهُ الْیُمْنٰی وَدَعَا بِهَا۔ اپنے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت اُٹھائی اُس سے دعا کی۔

اَلدُّعَاءُ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ۔ دعا ہر حال میں مفید ہے اُس بلا کے لئے جو اُتر آئی اور جو ابھی نہیں اُتری۔

کَیْفَ الدَّعْوَةُ اِلَی الدِّیْنِ قَالَ یَقُوْلُ اَدْعُوْكَ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی دِیْنِهٖ۔ امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا دین کی دعوت کیونکر دیں؟ اُنھوں نے کہا یوں کہہ میں تجھ کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے دین کی طرف بلاتا ہوں۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَرُدُّ الدُّعَاءَ۔ تیری پناہ اُن گناہوں سے جو دعا کو رد کر دیتے ہیں (قبول نہیں ہونے دیتے) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا وہ گناہ یہ ہیں بدنیتی بدخصلتی دعا کی قبولیت پر یقین نہ رکھنا، مسلمان بھائیوں سے نفاق رکھنا (ظاہر میں دوست باطن میں بدخواہ) نماز میں دیر کرنا۔

اَلدُّعَاءُ الَّذِیْ عَلَّمَهٗ جِبْرِیْلُ لِیَعْقُوْبَ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جو دعا حضرت یعقوب علیہ السلام کو سکھلائی (اللہ تعالیٰ نے اُس کی وجہ سے اُن کے دونوں بیٹوں کو ملا دیا) وہ یہ ہے یَا مَنْ لَا یَعْلَمُ اَحَدٌ کَیْفَ هُوَ اِلَّا هُوَ یَا مَنْ سَدَّ السَّمَاءَ بِالْهَوَاءِ وَکَبَسَ الْاَرْضَ عَلَی الْمَاءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهٖ اَحْسَنَ الْاَسْمَاءِ ائْتِنِیْ بِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔ فلاں بن فلاں کی جگہ جس کا حاضر کرنا مقصود ہو اُس کا اور اُس کے باپ کا نام لے)۔

هُوَ مِنِّیْ عَلٰی دَعْوَةِ الرَّجُلِ۔ اُس میں اور مجھ میں اتنا فاصلہ ہے جہاں تک آدمی کی آواز پہنچتی ہے۔

دَعْوٰی۔ کسی پر اپنا حق بیان کرنا۔ اُس کی جمع دَعَاوِیْ بفتحہ و کسرۂ دال۔

اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ۔ گواہی (بار ثبوت) ہمیشہ مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر (جب وہ منکر ہو اور مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے قانون عدالت کی جس سے ہزاروں مسئلے نکلتے ہیں مثلاً اگر مدعی علیہ مدعی کے روپیہ کا اقرار کرے لیکن کہے کہ میں اُس کو ادا کر چکا ہوں تو اب وہ ادا کا مدعی ہو جائے گا اور بار ثبوت اُس پر لوٹ جائے گا اور اگر اُس کے پاس ثبوت نہ ہو تو مدعی سے قسم لی جائے گی۔

دَعِیٌّ۔ جو جھوٹا دعویٰ نسب کا کرے اُس کی جمع اَدْعِیَاءُ ہے اور منہ بولے بیٹے یعنی متبنیٰ کو بھی کہتے ہیں۔

باب الدال مع الغین

دَغْرٌ۔ ہٹانا، دبانا، ملانا، گھونٹنا، گھس آنا۔

دَغَرٌ۔ تابعدار ہونا، بدخلق ہونا، گھس جانا۔

لَا تُعَذِّبْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِالدَّغْرِ۔ اپنی اولاد کو اُن کا حلق دبا کر تکلیف مت دو (عرب لوگوں کی عورتیں جب بچوں کو حلق کی بیماری ہوتی تو انگلی اندر ڈال کر ورم کو دباتیں اور کوّے کو اوپر اٹھا دیتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور دواؤں سے علاج کرنے کا حکم دیا)۔

عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْعُلُقِ۔ تم

اپنی اولاد کے حلق کا علاج اس طرح دابوں سے کیوں کرتی ہو۔
عُذْرَةٌ۔ حلق کی بیماری۔
لَا قَطْعَ فِي الدَّغْرَةِ۔ اُچک لے جانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (کیونکہ وہ چوری نہیں ہے)۔
لَا قَطْعَ فِي الدَّغَارَةِ الْمُعْلِنَةِ۔ علانیہ اُچک لیجانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (دوسری سزا جو امام مناسب سمجھے دی جائے گی)۔
دَاغِرٌ۔ ذلیل اور خوار جیسے دَاخِرٌ اور صَاغِرٌ۔
دَغْفَقَةٌ۔ خوب بہانا، زور سے برسنا۔
فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا مِنْهَا وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً نُدَغْفِقُهَا دَغْفَقَةً۔ ہم چودہ سو آدمی تھے ہم سب نے اُس میں سے وضو کیا اور پانی خوب بہایا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں دَغْفَقَ الْمَاءَ۔ اُس نے خوب پانی لنڈھایا۔
فُلَانٌ فِي عَيْشٍ دَغْفَقٍ۔ وہ اچھے کشادہ عیش میں ہے (فراغت کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے)۔
دَغَلٌ۔ یا دَغْلٌ۔ کسی چیز میں بگاڑ کا مادہ آجانا اصل میں دَغَلٌ گنجان جھاڑی کو کہتے ہیں۔ کیونکہ ایسے مقام میں اکثر بدمعاش چھپے رہتے ہیں۔ دَغَلٌ کے معنی کینہ اور بیر اور مکروفریب بھی ہو گئے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے اِتَّخَذُوْا دِيْنَ اللّٰهِ دَغَلًا۔ انھوں نے اللہ کے دین کو مکر اور فریب کا ذریعہ بنالیا (ظاہر میں عمامہ اور دستار، ریش دم حمار سے زیادہ دراز اور دل میں مکر اور فریب دنیا کمانے کی غرض معاذاللہ)۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَدْغَلْتُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ۔ میں نے اس کام کو بگاڑ دیا (اُس میں فساد کا مادہ گھسیڑا)۔
لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالْمُدْغِلِ۔ مسلمان فسادی نہیں ہوتا۔ (بنے ہوئے کام کو بگاڑنے والا) اس حدیث سے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور کسی مسلمان کے کام کو بگاڑنے اور اُس میں خرابی ڈالنے سے بچے رہنا چاہیئے ورنہ اُن کا ایمان رخصت ہو جائے گا۔

فائدہ:- میں نے سُنا ہے کہ مسلمانوں کا ایک فرقہ مسجد بنانا چاہتا تھا لیکن دوسرے فریق نے محض تعصب اور نفسانیت سے حکام وقت کو جو دوسرا دین رکھتے تھے اغوا کر کے مسجد کا بنانا موقوف کرادیا اور مسجد کا پھاٹک کھدوا ڈالا اور یہ فریق بڑی خوشی سے اُس کو دیکھ رہا تھا واہ ری مسلمانی ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر در پئے امروز بود فردائے

لعنت خدا کی ایسے نام کے مسلمانوں پر۔
دَغْمٌ۔ ڈھانپ لینا، توڑ ڈالنا، مُنہ کالا کرنا، ذلیل کرنا، ایک چیز کو دوسری چیز میں گھسیڑ دینا۔ اُسی سے ہے اِدْغَامٌ یعنے ایک جنس کے دو حرفوں کو ملا دینا مشدد کر دینا۔
اِنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشٍ اَدْغَمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے کی قربانی کی جس کے ناک اور ٹھڈی کے تلے سیاہی تھی (باقی سفید چت کبرے مینڈھے کی)۔
دُغْمٌ۔ سفید اور صحیح دُعْمٌ ہے عین مہملہ سے۔

باب الدال مع الفاء

دَفَاءٌ۔ یا دُفُوْءٌ یا دَفَاءَةٌ۔ گرم ہونا، گرمی لگنا۔
اِدْفَاءٌ اور تَدْفِئَةٌ۔ گرم کرنا۔
اُتِيَ بِاَسِيْرٍ يُرْعَدُ فَقَالَ لِقَوْمٍ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَاَدْفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَتَلُوْهُ فَوَدَاهُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قیدی کو لیکر آئے وہ (سردی سے) کانپ رہا تھا آپ نے فرمایا لے جاؤ اُس کو اَدْفُوْهُ یعنے گرم کرو۔ اُنھوں نے کیا کیا کہ اُس کو لیجا کر قتل کر دیا (وہ اَدْفُوْهُ کا معنے اُقْتُلُوْهُ سمجھے۔ یمن والوں کی زبان میں اِدْفَاءٌ قتل کو کہتے ہیں) آخر آپ نے اُس کی دیت ادا کی۔
لَنَا مِنْ دِفْئِهِمْ وَصِرَامِهِمْ ہم ان کے اونٹ اور بکریاں لے لیں گے اُن کو دفاء

اس لئے کہا کہ اُن کے بالوں سے لوگ گرم ہوتے ہیں سردی کا بچاؤ ہوتا ہے)
ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِي قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے میرے جسم سے گرمی لیتے ابھی میں نے غسل نہ کیا ہوتا (اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جنب کا جسم نجس نہیں ہے، اسی طرح اُس کا پسینہ)۔
اَلدِّفْءُ۔ گرمی، جانور کی نسل۔
وَكَانَ لَا تُدْفِئُهُ فِرَاءُ الْحِجَازِ۔ حجاز کی پوستینیں آپ کو گرم نہیں کرتی تھیں۔
دَفْدَفَةٌ۔ جلدی چلنا۔
وَاِنْ دَفْدَفَتْ بِهِمُ الْهَمَالِيجُ۔ اگرچہ ترکی گھوڑے اُن کو لے کر بھاگیں۔
دَفْدَفَه۔ ایک قسم کی دوڑ۔
دَفِيْف۔ نرم چال۔
دَفْرٌ۔ سینہ پر مار کر ڈھکیلنا، یا بدبودار ہونا۔
دَفَرٌ۔ کیڑے پڑنا، ذلیل ہونا، بدبودار ہونا۔
اَلْقِي اِلَيَّ ابْنَةَ اَخِيْ يَا دَفَارِ۔ اری بدبودار میری بھتیجی مجھ کو دے۔ دَفَارِ جیسے قَطَامِ۔ خراب بدبودار عورت، لونڈی، چھوکری کو اُس سے خطاب کرتے ہیں اور دنیا کو بھی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل اور خوار ہے۔ دنیا کو اُمُّ دَفْر بھی کہتے ہیں۔
سَأَلَ كَعْبًا عَنْ وُلَاةِ الْاَمْرِ فَاَخْبَرَهُ قَالَ وَادَفْرَاهُ وَادَفْرَاهُ۔ (حضرت عمرؓ نے کعبؓ سے پوچھا آخرت میں حاکموں کا کیا حال ہوگا، انھوں نے بیان کیا تو حضرت عمرؓ نے کہا ہائے بدبوئی یا ہائے ذلت اور خواری (عرب لوگ کہتے ہیں دَفَرَهُ فِي قَفَاهُ۔ اُس کی گردن تاپی یعنی زور سے گردن پکڑ کر دھکیلا)
اِنَّمَا الْحَاجُّ الْاَشْعَثُ الْاَدْفَرُ۔ حاجی وہی ہے جس کا سر پریشان بدن میں سے بو آرہی ہو (میلا کچیلا)۔

يُدْفَرُوْنَ فِي اَقْفِيَتِهِمْ دَفْرًا۔ دوزخیوں کو گردن پکڑ کر دوزخ میں دھکیل دیں گے۔
اَلْقِي عَنْكِ الْخِمَارَ يَا دَفَارِ اَتَتَشَبَّهِيْنَ بِالْحَرَائِرِ۔ اے بدبودار! اوڑھنی سر پر سے اُتار تو آزاد بی بیوں کی طرح بنتی ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی سے فرمایا)۔
دَفْرٌ اور دَفْرَةٌ۔ بدبودار۔
دَفْعٌ۔ یا مَدْفَعٌ۔ زور سے ہٹانا۔ بعضوں نے دَفْعٌ اور رَفْعٌ میں یہ فرق کیا ہے کہ دَفْعٌ ایک امر کے آنے سے پہلے اُس کے دور کرنے کو کہتے ہیں اور رَفْعٌ آنے کے بعد دور کرنے کو۔ مگر یہ فرق صحیح نہیں ہے دونوں صورتوں میں دَفْعٌ کا اطلاق ہوتا ہے، دینا، ادا کرنا، بچانا، جواب دینا، رد کرنا۔
دَفَعَ مِنْ عَرَفَاتٍ۔ عرفات سے چلے (گویا اپنے آپ کو عرفات سے ہٹایا، یا اونٹنی کو وہاں سے چلایا)۔
اِنَّهُ دَافَعَ بِالنَّاسِ يَوْمَ مُوْتَةَ۔ خالد بن ولیدؓ نے موتہ کی جنگ جس دن ہوئی اُس دن لوگوں کو بچایا۔ (ورنہ کافروں کا غلبہ ہو چکا تھا۔ مسلمانوں کے تین سردار زید بن حارثہ اور جعفر طیار اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہو گئے تھے) ایک روایت میں دَافَعَ بِالنَّاسِ ہے یعنے لوگوں کو ہلاکت کے مقام سے ہٹایا۔
اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا۔ عباسؓ اور علیؓ اگر تم چاہتے ہو تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متروکہ جائداد تم دونوں کے حوالے کئے دیتا ہوں (یعنی انتظام کرنے کے لئے اور اُنہی مصارف میں صرف کرنے کے لئے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو صرف کرتے تھے نہ بطور تملیک کے، کیونکہ پیغمبروں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا بموجب صحیح حدیث کے)۔
اَوْ وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ۔ یا کسی چیز کو وقف کیا مگر اپنے قبضہ میں رکھا دوسرے کسی کے

حوالہ نہیں کیا) تو یہ جائز ہے۔ کرانی نے کہا اس سے اُن حنفیوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں وقف اُس وقت تک صحیح نہ ہوگا جب تک اُس کا ولی کسی کو مقرر کر کے جائداد اُس کے تفویض نہ کر دے)۔

یُغْفَرُ لَهٗ فِیْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ۔ پہلا قطرہ خون کا گرتے ہی اُس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (یعنی غازی کے)۔

فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ۔ ایک عورت اس طرح آئی جیسے کوئی اُس کو دھکیل رہا ہے (یعنی جلدی جلدی دوڑتی ہوئی)۔

خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَالَمْ يَأْثَمْ۔ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنے کنبے والوں کی حمایت کرے (دشمنوں کے مقابلہ میں اُن کو بچائے) مگر جب ہی تک کہ ظلم نہ کرے (یعنی ناحق بات میں اور ظلم میں اُن کی مدد نہ کرے یا حمایت اُسی طرح کرے جس طرح جائز ہے یہ نہیں کہ فریق ثانی کو اُس کے قصور سے زیادہ سزا دے)۔

مَدْفُوْعٌ بِالْاَبْوَابِ۔ دروازوں پر سے دھکیلا ہوا۔ (کوئی اُس کی قدر و منزلت نہیں کرتا اُس کو حقیر جان کر جہاں جاتا ہے وہاں سے لوگ اُس کو نکال دیتے ہیں)۔

فَتَامَا يَتَدَافَعَانِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہؓ دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یہ اُس دعوت کا ذکر ہے جس میں ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی۔ آپ نے فرمایا اگر عائشہؓ کو بھی دعوت دیتا ہے تو میں آتا ہوں ورنہ نہیں اُس نے منظور کیا)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ بِمَنْ يُّصَلِّيْ مِنْ شِيْعَتِنَا عَمَّنْ لَّا يُصَلِّيْ۔ اخیر تک۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ میں سے جو نمازی ہیں اُن کی وجہ سے بے نمازیوں کی بلا دفع کرتا ہے اسی طرح زکوٰۃ دینے والوں کی وجہ سے نہ دینے والوں کی اور حاجیوں کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں کی اور اگر سب

چھوڑ دیں (کوئی نماز نہ پڑھے کوئی زکوٰۃ نہ دے کوئی حج نہ کرے) تو سب تباہ ہو جائیں سب پر عذاب اُترے۔

اَلسِّلَاحُ مَدْفُوْعٌ عَنْهُ۔ ہتھیاروں سے اُس کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

مِدْفَعٌ۔ توپ اُس کی جمع مَدَافِعُ ہے۔

دَفٌّ۔ یا دَفِيْفٌ۔ آہستہ چلنا جیسے دَبٌّ ہے۔

اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهَا مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ۔ میں نے جو تم کو قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنے سے منع کیا تھا وہ اس لئے کہ کچھ لوگ باہر والے (شہر میں) آ گئے تھے میں نے یہ چاہا کہ اُن غریبوں کو کھانے کے لئے گوشت ملے۔ اصل میں دَافَّةٌ اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو آہستہ آہستہ چل رہے ہیں یہاں دیہاتی لوگ مراد ہیں۔

قَدْ دَفَّتْ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ دَافَّةٌ۔ (حضرت عمرؓ نے مالک بن اوس سے کہا) تمھاری قوم کے کچھ لوگ ہلو ہلو (آہستہ آہستہ) ہمارے پاس آ گئے۔

فَاِذَا دَفَّتْ دَافَّةٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ وَجَّهَهَا فِيْهِمْ۔ جب باہر والے کچھ لوگ آ جاتے تو وہ خیرات کا مال اُن میں خرچ کرتے۔

لَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ دَافَّةً دَفَّتْ۔ میں اُن کو خبر کر دیتا کہ کچھ لوگ آہستہ آہستہ آن پہنچے۔

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ نَجَائِبَ تَدِفُّ بِرُكْبَانِهَا۔ بہشت میں شریف اونٹنیاں ہیں جو اپنے سواروں کو بے تکان نرمی کے ساتھ لئے پھرتی ہیں۔

طَفِقَ الْقَوْمُ يَدِفُّوْنَ حَوْلَهٗ۔ لوگوں نے آہستہ آہستہ آپ کے گرد جمع ہونا شروع کیا۔

كُلْ مَا دَفَّ وَلَا تَاْكُلْ مَا صَفَّ۔ وہ پرندہ کھا جو اُڑنے میں اپنا پنکھ ہلاتا ہے (جیسے کبوتر فاختہ وغیرہ) اور وہ پرندہ مت کھا جو اُڑنے میں صرف پنکھ پھیلاتا ہے اُس کو ہلاتا نہیں (جیسے چیل گدھ باز وغیرہ)۔

لَعَلَّهٗ یَکُوْنُ اَوْفَرَ دَفَّ رَحْلِهٖ ذَهَبًا وَّ وَرِقًا۔ شاید سونے اور چاندی سے اُس کے کاٹھی کے کونے کو زیادہ بھاری کرنے والا ہوگا۔

دَفُّ الرَّحْلِ۔ کاٹھی (اونٹ کے زین) کا کونہ۔

فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ۔ حلال اور حرام میں فرق آواز اور دف کا ہے (یعنی نکاح علانیہ کیا جاتا ہے اُس میں لوگ جمع ہوتے ہیں آوازیں بلند ہوتی ہیں باجہ بجتا ہے کبھی گانا بھی ہوتا ہے اور حرام چپکے چپکے پوشیدہ کیا جاتا ہے)

دُفّ۔ بضمہ اور فتحہ دال مشہور باجہ ہے (اور دوسری باجوں کو بھی بعض علماء نے دف پر قیاس کیا ہے جو تشہیر نکاح کے لئے بجائے جائیں اور نکاح اور خوشی کے رسموں میں اُن کا بجانا جائز رکھا ہے اور ایک جماعت علماء نے سوا دف کے دوسرے باجوں کا بجانا ناجائز رکھا ہے)

اِنَّهٗ دَافَّ اَبَا جَهْلٍ یَوْمَ بَدْرٍ۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے بدر کے دن ابوجہل کا کام تمام کیا (عفراء کے بیٹوں نے تلواریں مار کر اُس کو گرا دیا تھا کچھ جان باقی تھی عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر اُس کا سر ہی کاٹ لیا خس کم جہاں پاک) عرب لوگ کہتے ہیں دَافَفْتُ عَلَى الْاَسِیْرِ یا دَافَیْتُهٗ یا دَفَفْتُهٗ۔ یعنی میں نے قیدی کا کام تمام کیا اُس کو مار ڈالا۔

مَنْ کَانَ مَعَهٗ اَسِیْرٌ فَلْیُدَافِّهٖ۔ جس کے پاس کوئی قیدی ہو وہ اُس کو مار ڈالے (یہ خالد بن ولید نے بنی جذیمہ کے قیدیوں کے لئے حکم دیا تھا)۔

فَاَعْطِیَ مُوْسٰی فَاسْتَدَفَّ بِهَا۔ خبیبؓ نے جن کو مکہ کے کافروں نے قید کیا تھا اپنے قتل ہوتے وقت یہ کہا مجھ کو ایک اُسترہ دو میں پاکی کر لوں) آخر اُن کو استرہ دیا گیا انھوں نے اُس سے پاکی کی (زیر ناف کے بال مونڈے)۔ یہ دَفٌّ سے نکلا ہے بمعنی جڑ سے اُکھیڑنا۔

تُغَنِّیَانِ وَتُدَفِّفَانِ۔ وہ دونوں چھوکریاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں (ایک روایت میں وَتَضْرِبَانِ زیادہ ہے یعنی ناچ رہی تھیں (یہ چھوکریاں کچھ فاحشہ نہ تھیں بلکہ گھریلو با عصمت لڑکیاں تھیں جو عید کے دن خوشی سے گا اور بجا رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو جائز رکھا اور منع نہیں فرمایا بلکہ ایک روایت میں ہے کہ ابو بکرؓ نے اُن کو جھڑکا تو آپ نے فرمایا جانے دے ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے یہ ہماری عید ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ دُفّ بضمہ دال ایک گول باجا ہے چھلنی کی وضع کا ایک طرف سے منڈھا ہوا۔ میں کہتا ہوں اُس وقت عرب میں یہی باجہ مروج تھا اور اگر طبلہ رائج ہوتا تو قیاس یہی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوشی کے مواقع پر اُس سے بھی منع نہ فرماتے۔ بہر حال دف کے سوا دوسری باجوں (مزامیر) کی حلت اور حرمت میں علمائے حدیث کا اختلاف ہے اور ہر ایک کے دلائل مستقل کتابوں اور رسالوں میں بیان ہوتے ہیں تو اس میں تشدد اور سختی کرنا اور خواہ مخواہ نکاح یا خوشی کے رسموں میں باجے بجانے والوں کو فاسق کہنا ظلم اور شرارت اور تعصب ہے اللہ تعالیٰ ایسے تعصبات اور تشددات سے بچائے رکھے جو مسئلہ بین العلماء اختلافی ہو اُس میں کسی فریق کو دوسرے فریق پر زبان طعن دراز کرنا بالکل نالائق اور جہالت ہے)

سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ فِی الْجَنَّةِ۔ میں نے تمہاری جوتیوں کی آواز بہشت میں سنی (یعنی خواب میں دیکھا تم بہشت میں چل رہے ہو۔ یہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا)۔

مَوْتُ طَاعُوْنٍ دَفِیْفٌ۔ طاعون کی موت نرم ہے۔

مَا تَرَكَ اِلَّا مَا بَیْنَ الدَّفَّتَیْنِ۔ کچھ نہ چھوڑا مگر جو دونوں دفتیوں کے بیچ میں لکھا گیا تھا (باقی سب متفرق پرچوں کو جلوا ڈالا)۔

اِنْ كَانَ الطَّيْرُ دَفِيْفُهٗ اَكْثَرَ مِنْ صَفِيْفِهٖ اُكِلَ۔ اگر پرندے کا پنکھ ہلانا اُس کے پھیلانے سے زیادہ ہو تو وہ کھایا جائے گا (یعنی حلال ہے)۔

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَتَنَ نَفْسَهٗ بِقَدُوْمٍ عَلٰى دَفٍّ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ آپ ایک بسولے سے کر لیا اُس کو ایک تختہ پر مار کر۔

دَفْقٌ۔ یا دُفُوْقٌ۔ ایکبارگی نکلنا، کود کر نکلنا، زور سے پھوٹنا تے کرنا، مار ڈالنا۔

دُفَاقُ الْعَزَائِلِ۔ مشک کے سوراخوں میں سے زور سے بہنے والا مینہ۔ عَزَائِلَ اصل میں عَزَالِي تھا مشک کے دہانے۔

مَاءٌ دَافِقٌ۔ کود کر نکلنے والا پانی یعنی منی۔

اَبْغَضُ كَنَائِنِيْ اِلَيَّ الَّتِيْ تَمْشِي الدِّفِقَّى۔ بہت ناپسند میری بہوؤں میں وہ بہو ہے جو دوڑ کر کود کر چلتی ہو۔

دَفَقَتْ فِيْ مَحَافِلِهَا۔ محفلوں میں کود کر آئی۔

اَصْبَحَ النِّيْلُ يَتَدَفَّقُ۔ دریائے نیل بھرپور ہو کر زور سے بہہ رہا ہے۔

لَا يَجِبُ الْغُسْلُ اِلَّا مِنَ الدَّفْقِ۔ غسل جب ہی لازم ہے جب کود کر پانی نکلے۔ (یعنی منی خارج ہو)۔

دَفْنٌ۔ ڈھانپنا، گاڑنا، چھپانا۔

قُمْ عَنِ الشَّمْسِ فَاِنَّهَا تُظْهِرُ الدَّاءَ الدَّفِيْنَ۔ دھوپ میں سے اُٹھ وہ اندرونی چھپی ہوئی بیماری کو اوپر لاتی ہے۔ قاموس میں ہے دَاءٌ دَفِنٌ وہ بیماری جو پوشیدہ ہونے کے بعد پھر ظاہر ہو اور اُس سے سخت خرابی پیدا ہو۔ بعضوں نے کہا صحیح دَاءٌ دَفْنٌ یا دَفِيْنٌ ہے۔

وَاجْتَهَرَ دُفُنَ الرَّوَاءِ۔ میٹھے اور سیراب کرنے والے پانیوں کو جو چھپے ہوئے تھے اُنھوں نے کھول دیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

كَانَ لَا يَرُدُّ الْعَبْدَ مِنَ الْاِدْفَانِ وَيَرُدُّهٗ مِنَ الْاِبَاقِ الْبَاتِّ۔ شریح قاضی اُس غلام کی واپسی کا حکم نہیں دیتے تھے جو اپنے مالک سے ایک دو روز کے لئے شہر ہی میں کہیں جا کر چھپ جائے (کیونکہ یہ ایسا عیب نہیں ہے جس سے مشتری کو واپسی کا اختیار ملے البتہ اگر قطعی شہر سے بھاگ جانے کی اُس میں عادت ہو تو واپس کرا دیتے)۔

حَتّٰى يُدْفَنَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ۔ جو شخص جنازے کی نماز پڑھے پھر دفن یعنی مٹی ڈالنے تک اُس کے ساتھ رہے تو اُس کو دو قیراط ثواب کے ملیں گے (اگلے قیراط کے سوا یا اُس سمیت)۔

كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔ مسجد میں تھوکنے کا کفارہ یہ ہے کہ اُس کو زمین کی کنکریوں یا ریتی میں چھپا دے (تاکہ دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو یہ اُس وقت کا حکم ہے جب مسجدوں کے صحن کچے اور اُس میں ریتی اور کنکر بچھے رہتے تھے لیکن ہمارے زمانہ میں جب کہ مسجدوں کے صحن گچی یا پتھر کے ہوتے ہیں وہاں تھوکنا درست نہیں اگر تھوک غلبہ کرے اور باہر نہ جا سکے تو اپنی جوتی کے تلے یا کپڑے میں تھوک لے)۔

فَادْفِنُوْنِيْ۔ مجھ کو گاڑ دینا۔

لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا۔ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم مُردوں کا گاڑنا چھوڑ دو گے یا دہشت میں آ کر اُن کا گاڑنا بھول جاؤ گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو قبر کا عذاب سُنا دیتا۔

تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ۔ قریب ہے کہ سوار کو گاڑ دے (یعنی نظر سے چھپا دے) (ایسی تیز چال ہے)۔

لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ۔ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو جہاں تو مرا تھا وہیں دفن کیا جاتا۔

دَفَنْتُ الْحَدِيْثَ۔ میں نے اس بات کو چھپا دیا (کسی پر ظاہر نہیں کی)۔

مِدْفَانٌ۔ پرانی مشک۔

اِنْ رَاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا۔ اگر کوئی اچھی بات دیکھے تو

اُس کو گاڑ دیتا ہے (بیان نہیں کرتا) بُری بات دیکھے تو فاش کر دیتا ہے (یہ دشمن کی صفت آپ نے بیان فرمائی)۔

اِدْفِنُوْا کَلَامَهٗ تَحْتَ اَقْدَامِکُمْ۔ اُس کی بات اپنے پاؤں کے تلے گاڑ دو (کسی سے بیان نہ کرو)۔

دَفْوٌ۔ زخمی پر حملہ کر کے اُس کا کام تمام کر دینا۔

اِدْفَاءٌ۔ سینگ لمبے ہونا، کام تمام کرنا۔

اَبْصَرَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ شَجَرَةً دَفْوَاءَ تُسَمّٰی ذَاتَ اَنْوَاطٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سفر میں ایک بڑا گنجان سایہ دار درخت دیکھا جس کو لوگ ذات انواط کہتے تھے۔

اِنَّهٗ عَرِیْضُ النَّحْرِ فِیْهِ دَفًا۔ دجال چوڑے سینے والا کسی قدر جھکا ہوا ہوگا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ اَدْفٰی جھکا ہوا مرد۔ بعضوں نے اَدْفَاءُ مہموز کہا ہے مؤنث دَفْوَاءُ ہے)۔

باب الدال مع القاف

دَقْرٌ۔ کھانے سے بھر جانا، ترو تازہ ہونا، قے کرنا، رنجیدہ کرنا، غصہ دلانا۔

قَالَ لِاَسْلَمَ مَوْلَاهُ اَخَذَتْكَ دِقْرَارَةُ اَهْلِكَ۔ حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم سے کہا تیرے خاندان والوں کی بدخصلت تجھ میں آگئی۔

رَاَیْتُ عَلٰی عَمَّارٍ دِقْرَارَةً وَقَالَ اِنِّیْ مَمْثُوْنٌ۔ میں نے عمارؓ کو جانگیا پہنے دیکھا وہ کہنے لگے مجھ کو مثانہ کی بیماری ہے۔ دِقْرَارَةٌ کی جمع دَقَارِیْرُ ہے۔

دُقْرُوْرٌ۔ پائجامہ۔

اِنَّهٗ جَزَعَ الصُّفَیْرَاءَ ثُمَّ صَبَّ فِیْ دَقْرَانٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر میں جا رہے تھے) تو آپ نے صفراء وادی کو طے کیا پھر دقران میں اُتر پڑے (صفراء وادی اور دقران دونوں مقام کے نام ہیں مدینہ اور بدر کے درمیان)۔

دَقْوَرَةٌ۔ شر پھیلانا، فساد انگیزی۔

دَقْعٌ۔ مطلب برآری کے لئے عاجزی اور گڑگڑاہٹ۔ ذلت اور محتاجی سے خاک آلودہ ہونا، بُری گزران پر راضی ہونا، افلاس کو بُری طرح اُٹھانا۔

اِنْ کُنَّ اِذَا جُعْتُنَّ دَقِعْتُنَّ۔ تم عورتوں کی خصلت ہے جب بھوکی ہوتی ہو (پیٹ کی مار پڑتی ہے) تو عاجزی کرتی ہو۔

دَقْعَاءُ۔ مٹی۔

لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِذِیْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ۔ سوال اُسی شخص کو درست ہے جس کو افلاس نے مٹی سے لگا دیا ہو (بالکل محتاج ہو، بچھونا تک اُس کے پاس نہ ہو)۔

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ اِلَّا فِیْ دَیْنٍ مُّوْجِعٍ اَوْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ۔ خیرات لینا اُسی وقت درست ہے جب تکلیف دینے والی قرض داری ہو یا سخت مفلسی ہو۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ۔ تیری پناہ خاک میں ملا دینے والی محتاجی سے۔

دَوْقَعَةٌ۔ مفلسی ذلت اور خواری۔

دِقَاعٌ۔ مٹی۔

دَیْقُوْعٌ۔ سخت بھوک۔

دَقٌّ۔ مار کر توڑ ڈالنا، کوٹنا، ٹھونکنا۔

اِسْتَدِقِّ الدُّنْیَا وَاجْتَهِدْ رَاْیَكَ۔ دنیا کو حقیر سمجھ اور اپنی رائے سے سوچ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجُلَّهٗ۔ یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے چھوٹے اور بڑے قلیل اور کثیر۔

لَا دَقَّ وَلَا زَلْزَلَةَ۔ ناپ میں نہ دباتا ہے نہ ہلاتا ہے (دبانے سے یہ مطلب ہے کہ غلہ زیادہ سمائے اور ہلانے سے یہ کہ کم سمائے)۔

سَلْنِیْ حَتَّی الدِّقَّةَ۔ مجھ سے ہر چیز کا سوال کر یہاں تک کہ

پسے ہوئے نمک کا بھی (وہ بھی مجھ ہی سے مانگ) بعضوں
نے کہا دُقّہ وہ نرم خاک جسکو ہوا اُڑا کر لے جاتی ہے)
يُصَلِّي صَلٰوةً دَقِيْقَةً - ہلکی نماز پڑھتے تھے (نہ بہت
لمبی چوڑی)۔
تَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا اَدَقَّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ نَعُدُّهَا مِنَ
الْمُوْبِقَاتِ - تم بعضے ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری آنکھوں
میں ہلکے ہیں (تم سمجھتے ہو کہ یہ کوئی بڑے گناہ نہیں ہیں)
اور ہم اُن کو ہلاک کرنے والے گناہوں میں شمار کرتے ہیں۔
فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ - اپنی تلوار کی دھار پر ایک پتھر مارے
(اُس کی دھار توڑ دے یا مراد یہ ہے کہ لڑائی نہ کر) اس
حدیث سے ابو بکرہؓ نے دلیل لی کہ جب مسلمانوں کے آپس
میں فتنہ ہو تو کسی فریق کی طرف ہو کر نہ لڑے اگر کوئی اُس
کو مارنے آئے تو مر جائے لیکن اُس پر حملہ نہ کرے۔ عبداللہ
بن عمرؓ کہتے ہیں کہ خود لڑائی کی ابتدا نہ کرے لیکن اگر اُس کو
کوئی مارنے آئے تو اُس کو دفع کر سکتا ہے اور اکثر صحابہ اور
تابعین کا یہ قول ہے کہ جو فریق حق پر ہو اُس کی مدد کرے اور
باغیوں سے لڑے قرآن شریف کی آیت بھی اُسی پر دلالت
کرتی ہے اور یہ حدیث اُس حالت پر محمول ہے جب یہ معلوم
نہ ہو کہ حق کس کی طرف ہے)
لَا بَأْسَ اَنْ يَتَوَضَّأَ بِالدَّقِيْقِ - آٹا مل کر ہاتھ یا جسم
دھونے میں کوئی قباحت نہیں (جیسے بیسن وغیرہ مل کر
نہاتے ہیں)۔
اِنَّمَا يُدَاقُّ اللّٰهُ الْعِبَادَ فِي الْحِسَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَلٰى قَدْرِ مَا اٰتَاهُمْ مِنَ الْعُقُوْلِ فِي الدُّنْيَا - اللہ
تعالیٰ قیامت کے دن بڑی باریکی سے حساب لیگا ہر ایک شخص
کا اُس کے موافق جتنی عقل اُس کو دی تھی۔
كُفْرٌ مَنْ تَبَرَّاَ مِنْ نَسَبٍ وَّاِنْ دَقَّ - جو شخص
اپنے خاندان سے الگ ہو گیا (شیخ یا مغل یا پٹھان ہو کر
سید بن گیا) گو تھوڑا ہی الگ ہو وہ کافر ہو گیا (یعنے

ناشکرا)۔
لَا تُبَاشِرْ دَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ بِنَفْسِكَ - حقیر کام اپنے
ہاتھ سے مت کر (بلکہ خادموں اور نوکروں چاکروں پر
چھوڑ دے، اگر ہر ایک کام خود کرے گا تو اوّل تو ہو نہ
سکے گا دوسرے نوکر چاکر دشمن ہو جائیں گے کہ میاں ہم پر
اعتبار ہی نہیں کرتے)
اِنَّ اللّٰهَ اسْتَوٰى عَلٰى مَا دَقَّ وَجَلَّ - اللہ تعالیٰ
ہر ایک چھوٹی اور بڑی چیز پر غالب (قادر ہے) اُس کا
مقابل کوئی نہیں اسی لئے استوی علی العرش میں
غلبہ کے معنے صحیح نہیں کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے اپنے عرش پر
غالب تھا)
حُمَّى الدِّقِّ - ایک قسم کا خفیف بخار جو اندرونی اعضاء پر
کوئی آفت آنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اخیر میں آدمی کو گھلا
گھلا کر مار ڈالتا ہے۔
تَدُقُّهُمُ الْفِتَنُ كَمَا تَدُقُّ النَّارُ الْحَطَبَ - فتنے
اُن کو اس طرح پیس ڈالے گا جیسے آگ سوکھی لکڑی کو۔
مُدُقٌّ - کوٹنے اور دبانے کا آلہ جیسے اون دستہ۔ قیاس
کے رو سے مِدَقٌّ ہونا چاہئے۔
دَقْلٌ - روکنا، محروم کرنا، ناک یا منہ یا گدی یا جبڑوں پر
مارنا۔
دُقُوْلٌ - غائب ہو جانا، داخل ہونا، جیسے دُخُوْلٌ ہے۔
هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَنَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ - کیا قرآن
شریف کو جلدی جلدی شعروں کی طرح پڑھنے لگے اور
خراب کھجور کی طرح اُس کو پھیلانے لگے (خراب کھجور خشکی
اور سختی کی وجہ سے جدا جدا رہتی ہے چمٹتی نہیں)۔
مَا نَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بَطْنَهٗ - ہم کو خراب کھجور
بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی۔
فَصَعِدَ الْقِرْدُ الدَّقَلَ - بندر پردے کی لکڑی پر
چڑھ گیا (یعنی اس لکڑی پر جو کشتی میں لمبی لگاتے ہیں

اُس سے پردہ اٹکاتے ہیں عربی میں اُس کو شِرَاع اور صَارِی کہتے ہیں۔ اُس کا قصہ حیوٰۃ الحیوان میں مذکور ہے کہ امام بیہقی نے مرفوعاً روایت کی کہ دودھ میں پانی مت ملایا کرو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جو دودھ میں پانی ملا کر اُس کو بیچا کرتا تھا اُس نے ایک بندر خریدا اور اُس کو لے کر کشتی میں سوار ہوا جب منجدھار میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں ڈالا اُس نے کیا کیا اشرفیوں کی تھیلی اٹھالی اس کو لے کر کشتی کی لمبی لکڑی پر چڑھ گیا اور تھیلی میں سے ایک ایک اشرفی دریا میں اور ایک ایک کشتی میں ڈالنے لگا۔ غرض دودھ والے کی آدھی اشرفیاں جاتی رہیں جو پانی کی قیمت تھیں وہ پانی میں گئیں صرف دودھ کی قیمت اُس کے پاس رہ گئی۔

مترجم۔ کہتا ہے کہ ایک صاحب گنگا کے کنارے نہانے لگے انھوں نے اپنے کپڑے اتار کر باہر چھوڑے اور خود پانی میں گئے ایک بندر آیا اُن کی ہمیانی جس میں سو روپے تھے اُٹھا کر ایک اونچے درخت پر جو لب دریا تھا چڑھ گیا اور وہاں جا کر ہمیانی کو مُنہ سے کتر ڈالا اُس میں سے ایک ایک روپیہ ان صاحب کو دکھا کر پھر دریا میں پھینک دیا یہاں تک کہ سو کے سو روپے سب پھینک دیئے اس کے بعد خالی ہمیانی ان کی طرف پھینک دی اور خود چلتا ہوا یہ جا وہ جا۔

باب الدال مع الکاف

دَکَّ دَکًّا۔ مٹی سے بھر دینا، سوراخ بند کرنا۔

سَهْلٌ وَّدَکْدَاكٌ۔ ملائم ہے اور برابر ریتی بچھی ہوتی ہے (یعنی اونچی نیچی دشوار گزار نہیں ہے)۔

اِلَیْكَ اَجُوْبُ الْقَوْمَ بَعْدَ الدَّکَادِكِ۔ میں آپ ہی کی طرف ہموار زمینوں کے بعد پہاڑوں کو طے کرتا ہوں۔

دَکَنٌ اور دِکْدِكٌ وہی بمعنی دَکْدَاكٌ۔

دَكٌّ۔ کوٹنا، گرانا، مارنا، توڑنا، برابر کرنا۔

ثُمَّ تَدَاکَکْتُمْ عَلَیَّ تَدَاكُكَ الْاِبِلِ الْهِیْمِ عَلٰی حِیَاضِهَا۔ پھر تم نے مجھ پر ایسا ہجوم کیا جیسے پیاسے اونٹ اپنے حوضوں پر (پانی پینے کے لئے) کرتے ہیں۔

اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ فَتَدَاكَّ النَّاسُ عَلَیْهِ۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حال سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں یہ سنتے ہی سب لوگ اُن پر جمع ہو گئے (ایک پر ایک گرنے لگے شفاعت کا بیان سننے کے لئے)۔

اِنَّا وَجَدْنَا بِالْعِرَاقِ خَیْلًا عِرَاضًا دُکًّا۔ ہم نے عراق میں ایسے گھوڑے دیکھے جن کی پیٹھیں چوڑی اور چھوٹی (جیسے ترکی گھوڑے ہوتے ہیں)۔

نَاقَةٌ دَکَّاءُ۔ ہموار پیٹھ والی اونٹنی (جس کا کوہان اٹھا ہوا نہ ہو)۔

فَدُکِّکْنَ۔ برابر کر دیئے جائیں گے۔

دُکَّةٌ۔ اونچا مکان۔ اُس کی جمع دُکَكٌ ہے۔

فَدُکَّتَا دَکَّةً وَّاحِدَةً۔ دونوں ایکبارگی توڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے۔

دَکْلٌ۔ مٹی گوندھنا، روندنا۔

دُکْلَةٌ۔ ایک رنگ مائل بہ سیاہی جیسے برچھوں کا رنگ ہوتا ہے (حضرت علیؓ کی فضیلت میں کسی نے یہ شعر کہا ہے:

عَلِیٌّ لَهٗ فَضْلَانِ فَضْلُ قَرَابَةٍ
وَفَضْلٌ بِنَصْلِ السَّیْفِ وَالسُّمْرِ الدُّکْلِ

یعنے حضرت علیؓ میں دو فضیلتیں ہیں۔ ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت قریبہ رکھتے تھے، دوسرے تلوار کی دھار اور سیاہی مائل برچھوں کی وجہ سے (یعنی فنون سپاہگری اور شجاعت اور بہادری میں بھی بے نظیر تھے۔ آپ کی ذات مجمع کمالات تھی عالم ایسے بڑے سپاہی ایسے بڑے)۔

دَکَنٌ۔ میلا، مائل بہ سیاہی ہونا، اوپر تلے کسی کا اسباب جمانا۔

اِنَّهَا اَوْقَدَاتِ الْقِدْرَ حَتّٰى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا۔ حضرت خاتون جنت جناب شہزادی عالم دوعالمیان فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ہانڈیاں پکائیں یہاں تک کہ آپ کے کپڑے میلے اور کالے ہوگئے (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بوجہ خادم نہ ہونے کے گھر کے کل کام کرتیں، چکی خود پیستیں، کھانا بھی خود ہی پکاتیں، آپ جب تک زندہ رہیں دنیا میں کوئی عیش نہیں کیا فراغت کا زمانہ آپ نے نہیں پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے چند مہینے بعد ہی دنیا سے سدھاریں اور اپنے والد بزرگوار سے مل گئیں)۔

فَبَقِيَ حَتّٰى دَكِنَ۔ وہ کرتہ ام خالد کے پاس رہا یہاں تک کہ میلا کچیلا ہوگیا۔

فَبَنَيْنَا لَهٗ دُكَّانًا مِنْ طِيْنٍ يَجْلِسُ عَلَيْهِ۔ ہم نے ان کے لیے ایک چبوترہ بنادیا جس پر وہ بیٹھتے تھے۔ دُکّہ اور دُکّانٌ اونچی جگہ۔

وَعَلٰى جَعْفَرٍ جُبَّةُ خَزٍّ دَكْنَاءُ۔ جعفر ایک ریشمی جبہ میلا پہنے ہوئے تھے۔

ثَوْبٌ اَدْكَنُ۔ میلا کپڑا۔

باب الدال مع اللام

دَلَثٌ۔ یا دَلِيْثٌ۔ نزدیک نزدیک قدم رکھنا۔

تَدَلُّثٌ اور اِنْدِلَاثٌ۔ بن سوچے سمجھے بڑھ جانا۔

اِنَّ الْاِنْدِلَاثَ وَالتَّخَطُّرَفَ۔ بن سوچے سمجھے بگٹٹ چلے جانا اور بڑے بڑے قدم رکھنا۔

دَلَجٌ۔ شروع رات میں چلنا جیسے اِدْلَاجٌ اور دَلْجَةٌ یا دُلْجَةٌ۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَدْلَجَ جب شروع رات میں چلے اور اِدَّلَجَ جب اخیر رات میں چلے۔ بعضوں نے کہا اِدْلَاج رات میں چلنے کو کہتے ہیں، شروع میں ہو یا آخر میں اور اس حدیث عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ میں یہی مراد ہے کیونکہ اس کے بعد یہ فرمایا کہ زمین رات کو طے کی جاتی ہے اور ایک شاعر نے یوں کہا ہے کہ ع

اصبر علی السیر والادلاج فی السحر
وفی الرواح علی الحاجات والبکر

تو سحر کے وقت چلنے کو بھی اِدْلَاج کہا۔

فَاَدْلَجُوْا۔ پھر وہ رات کو چلے۔

فَاَدْلَجْنَا لَيْلَتَنَا۔ ہم رات بھر چلے۔

عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ۔ رات کو لشکر کے پیچھے اتر پڑے پھر اخیر رات میں چلے۔

مَنْ خَافَ اَدْلَجَ۔ جو شخص دشمن کے حملے سے اخیر رات میں ڈرے گا وہ شروع ہی رات میں چل دے گا۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ۔ کچھ سویرے صبح کو چل لو کچھ شام کو کچھ رات کو (مراد پانچوں نمازیں ہیں فجر کی نماز صبح کا چلنا ہے اور شام کا چلنا ظہر اور عصر کی نماز ہے اور رات کا چلنا مغرب اور عشاء کی نماز ہے مطلب یہ ہے کہ جو مسافر سارے دن یا ساری رات چلا کرے وہ تھک کر رہ جائے گا منزل مقصود کو نہ پہنچے گا برخلاف اس مسافر کے جو تھوڑا تھوڑا روز چلا کرے وہ ایک دن ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائے گا یہی حال عبادت کا بھی ہے تھوڑی تھوڑی ہر روز کرتا رہے نباہ سکتی ہے اور آدمی اسی کی وجہ سے بلند مرتبہ پر پہنچ سکتا ہے مگر سارے دن یا ساری رات عبادت ہرگز نہیں نبھتی اور دو چار دن کی تو کیا فائدہ پھر تھک کر بالکل چھٹ جاتی ہے مثل مشہور ہے جو دوڑ کر چلا وہ گرا)۔

فَلَقِيْنَاهُ مُدْلِجًا۔ ہم آپ سے اس وقت ملے جب آپ رات کو چل رہے تھے۔

تَبِيْتُ مِنْ عِنْدِهِمَا۔ پھر عبدالرحمن بن ابی بکر رات ہی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

پاس سے چلے جاتے (جب آپ غار ثور میں پوشیدہ تھے)۔
تَدْلِجُ بَیْنَ یَدَیِ الْمَدَالِجِ۔ تورات کو چلنے والے کے آگے چلتا ہے (یعنی عبادت سے پہلے تو ہی اُس کی توفیق دیتا ہے ورنہ بندہ کیا کر سکتا ہے)۔
مُدْلِجٌ۔ ایک قبیلہ ہے کنانہ میں سے۔
دَلْحٌ۔ بوجھ کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا، لنگانا۔
کُنَّ النِّسَاءُ یَدْلَحْنَ بِالْقِرَبِ عَلٰی ظُهُوْرِهِنَّ فِی الْحَرْبِ۔ عورتیں لڑائی میں مشکیں اپنی پیٹھ پر اُٹھائے ہوئے آہستہ آہستہ چلتی تھیں۔ (غازیوں کو پانی پلاتی تھیں زخمیوں کی مرہم پٹی دوا علاج کرتی تھیں، اب ہمارے زمانہ کے مسلمانوں نے عورتوں کو ایک چار دیواری میں قید رکھنا شرعی پردہ سمجھ رکھا ہے حالانکہ یہ ایک رسمی پردہ ہے نہ کہ شرعی)۔
وَمِنْهُمْ کَالسَّحَابِ الدَّالِحِ۔ بعضے فرشتے بڑے پانی والے ابر کی طرح ہیں۔ (عرب لوگ کہتے ہیں سَحَابٌ دَالِحٌ بہت پانی والا ابر۔ اُس کی جمع دُلَّحٌ ہے)۔
اِنَّ سَلْمَانَ وَاَبَا الدَّرْدَاءِ اِشْتَرَیَا لَحْمًا فَتَدَالَحَاهُ بَیْنَهُمَا عَلٰی عُوْدٍ۔ سلمان فارسی اور ابو الدرداء نے گوشت خریدا اور ایک لکڑی پر لٹکا کر اُس کے دونوں کنارے پکڑ کر لے چلے۔
دَلُوْحٌ۔ بہت پانی والا۔
دَلْدَلَةٌ۔ ہلانا۔
تَدَلْدُلٌ۔ ہلنا لٹک کر تہل تہل کرنا۔
دَلْدَالٌ۔ اضطراب اور بیقراری۔
یَا اَهْلَ الْخِیَامِ هٰذَا الدُّلْدُلُ الَّذِیْ یَحْمِلُ اَسْرَارَکُمْ۔ اے خیمہ والو دیکھو سیئی (سیہہ) ہے جو تمہارے بھید لے کر جا رہی ہے (سیئی اکثر رات کو نکلتی ہے اور سر کو بدن میں چھپا لیتی ہے تو اُس شخص کو سیئی سے تشبیہ دی وہ بھی چھپ کر راز لینے کو آیا تھا)۔
کَانَ اسْمُ بَغْلَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دُلْدُلًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے خچر کا نام دلدل تھا (آپ کی وفات کے بعد کہتے ہیں کہ کنوئیں میں گر کر مر گیا)۔
دَلْسٌ۔ مکر اور فریب چونہ کاری، طلا کاری جیسے تدلیس ہے۔
دَلَسٌ۔ تاریکی جیسے دُلْسَةٌ ہے۔
تَدْلِیْسٌ۔ عیب چھپانا اور اہل حدیث کی اصطلاح میں راوی کا اپنے اصلی شیخ کو چھپانا۔
مُدَلِّسٌ۔ جو کوئی تدلیس کرے۔
رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ لَوْلَمْ یَنْهَ عَنِ الْمُتْعَةِ لَاتَّخَذَهَا النَّاسُ دَوْلَسِیًّا۔ اللہ حضرت عمرؓ پر رحم کرے اگر وہ متعہ سے منع نہ کرتے (اُس کی حرمت برسرِ منبر بیان نہ فرماتے) تو لوگ متعہ کو زنا کرنے کا حیلہ بنا لیتے (اگر کوئی زنا کرتا اور جب اُس سے مواخذہ کرتے تو کہتا میں نے متعہ کیا تھا اچھا ایک حیلہ اُس کے ہاتھ آتا)۔
لَا یَجُوْزُ لِعِلَّةِ التَّدْلِیْسُ۔ جب کسی چیز میں کوئی عیب ہو تو بائع کو اُس کا چھپانا روا نہیں (بلکہ خریدار سے کہہ دینا چاہیئے اب چاہے وہ لے یا نہ لے۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَلَّسَ الْبَائِعُ۔ بیچنے والے نے عیب چھپایا)۔
دَلْعٌ۔ باہر نکلنا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں دَلَعَ لِسَانُهٗ اُس کی زبان (پیاس یا تھکان کی وجہ سے) باہر نکل پڑی اور باہر نکالنا، لٹک جانا۔
اِنَّهٗ کَانَ یَدْلَعُ لِسَانَهٗ لِلْحَسَنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسنؓ کو بہلانے کے لئے اپنی زبان مبارک باہر نکالتے (تاکہ وہ زبان کی سُرخی دیکھ کر خوش ہوں)۔
رَاَتْ کَلْبًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ۔ ایک عورت نے کتے کو دیکھا جو گرمی کے دن

میں پیاس کے مارے اپنی زبان باہر نکالے ہوئے تھا۔

یُبْعَثُ شَاهِدُ الزُّوْرِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُدْلِعًا لِسَانَهٗ فِی النَّارِ۔ جھوٹی گواہی دینے والا قیامت کے دن اس طرح اُٹھایا جائے گا کہ اپنی زبان آگ میں لٹکائے ہوئے ہوگا۔

شَارِبُ الْخَمْرِ یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُدْلِعًا لِسَانَهٗ یَسِیْلُ لُعَابُهٗ عَلٰی صَدْرِهٖ۔ شراب پینے والا قیامت کے دن اپنی زبان باہر لٹکائے ہوئے آئے گا اُس کا لعاب اُس کے سینے پر بہہ رہا ہوگا۔

یَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِهٖ۔ اے وہ خداوند جس نے صبح کی زبان آفتاب کی روشنی سے نکالی۔

اَحْمَقُ دَالِعٌ۔ سخت بیوقوف۔

دَلْفٌ۔ یا **دَلَفٌ** یا **دَلِیْفٌ** یا **دَلَفَانٌ۔** آہستہ چلنا جیسے بیڑی پہنے ہوئے شخص چلتے ہیں۔

دَبِیْبٌ۔ بہت ہی آہستہ چلنا۔

دَلَفَ اِلَیْهِ۔ جلدی سے اُس کے پاس گیا۔

دِلْفٌ۔ شجاع اور بہادر۔

دَلُوْفٌ۔ موٹا اونٹ۔

دَلَفَ اِلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ لِثَامَهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آیا اور اپنا روپوش اُٹھایا (جس سے ناک تک منہ چھپاتے ہیں)۔

وَلْیَدَّالِفْ اِلَیْهِ مِنْ کُلِّ بَطْنٍ رَجُلٌ۔ ہر قبیلے میں سے ایک آدمی اُن کے پاس پہنچے۔

فَدَلَفَتْ رَاحِلَتُهٗ کَاَنَّهَا ظَلِیْمٌ۔ آپ کی اونٹنی جلدی سے آپ کے پاس آگئی جیسے شترمرغ آتا ہے۔

دَلَفَتِ الْکَتِیْبَةُ فِی الْحَرْبِ۔ لشکر لڑائی میں آگے بڑھ گیا۔

اَبُوْ دُلَفٍ۔ ایک شخص کی کنیت ہے۔

دَلْقٌ۔ باہر نکالنا، پھسال دینا، ایکبارگی بہا دینا۔

اِنْدِلَاقٌ۔ اپنی جگہ سے باہر نکلنا۔

یُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ۔ دوزخ میں ڈالا جائے گا اُس کی پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی (اور وہ اُن کے گرد اس طرح گھومیگا جیسے چکی کا گدھا اُس کے گرد گھومتا ہے)۔

اِنْدَلَقَ السَّیْفُ مِنْ جَفْنِهٖ۔ تلوار اپنے نیام کے باہر نکل پڑی (اُس کو کاٹ کر باہر آگئی)۔

جِئْتُ وَقَدْ اَدْلَقَنِی الْبَرْدُ۔ میں آیا سردی نے مجھ کو باہر نکالا۔

وَمَعَهَا شَارِفٌ دَلْقَاءُ۔ حلیمہ سعدیہ آئیں اُن کی سواری میں ایک اونٹنی تھی جس کے دانت بڑھاپے کی وجہ سے گر گئے تھے اور پانی پیتے میں پانی اُس کے منہ سے باہر نکل آتا تھا ایسی اونٹنی کو **دَلُوْقٌ** اور **دِلْقِمٌ** بھی کہتے ہیں۔

سَیْفٌ دَالِقٌ یا **دَلْقَاءُ۔** جو تلوار سہل سے نیام کے باہر نکل آئے۔

هُوَ اَغْلَطُ مِنْ دَالِقٍ۔ وہ دالق سے بھی بڑھ کر غلطی کرنے والا ہے (دالق ایک شخص تھا عرب میں جو بہت غلطی کیا کرتا تھا)۔

اِیَّاکُمْ تَدْلِقُوْا اَلْسِنَتَکُمْ بِقَوْلِ الزُّوْرِ وَالْبُهْتَانِ۔ تم اپنی زبانوں کو جھوٹ اور بہتان نکالنے سے بچائے رکھو۔

دَلْکٌ۔ ملنا، دبانا۔

دُلُوْکٌ۔ ڈوبنا، ڈھل جانا (یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے کہیں سورج کا ڈھلنا یعنی زوال مراد ہے، کہیں ڈوب جانا یعنی غروب)۔

اُعِدَّ لَکَ دَلُوْکٌ عُجِنَ بِخَمْرٍ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّکُمْ اٰلَ الْمُغِیْرَةِ ذَرْءَ النَّارِ۔ (حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید کو لکھا) میں سنتا ہوں تمہارے لئے ایک بٹنہ (بدن پر ملنے کے لئے) تیار ہوا ہے جس کو شراب میں گوندھتے ہیں

میں سمجھتا ہوں مغیرہ کی اولاد تم دوزخ کے لوگ ہو (بنی مغیرہ اور بنی امیہ یہ دونوں قبیلے قریش کے شرارت اور کفر میں مشہور تھے، خالد بن ولید بنی مغیرہ میں سے تھے)۔

اَیُدَالِکُ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَانَ مُلْفِجًا۔ امام حسن بصریؒ سے پوچھا گیا مرد اپنی عورت کا مہر دینے میں ٹالا ٹولا کرے؟ انھوں نے فرمایا ہاں جب نادار اور محتاج ہو۔ اَلْفَجَ اور اَفْلَسَ کے ایک معنے ہیں یعنی نادار ہوا۔

مُلْفِجٌ۔ بمعنی مفلس نادار اور محتاج۔

دَلِیْکٌ۔ ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور مسکے سے بنتا ہے۔

تَدَلَّکَ الرَّجُلُ۔ اپنا بدن مَلا نہانے کے وقت۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الدَّلْکِ فَقَالَ نَاکِحُ نَفْسِهٖ لَا شَیْءَ عَلَیْهِ۔ میں نے پوچھا ذکر کو مَل کر منی نکال ڈالنا کیسا ہے؟ (یعنی استمنا بالکف) انھوں نے کہا یہ تو اپنے ساتھ خود نکاح کرنا ہے اس میں کچھ گناہ نہیں (اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور طبًّا نہایت مضر ہے آدمی کو نامرد کر دیتا ہے)۔

دَلٌّ۔ یا دَلَالٌ۔ ناز کرنا، یا لاڈ کرنا۔

دَلَالَةٌ یا دُلُوْلَةٌ یا دِلِّیْلٰی۔ راہ بتلانا، ہدایت کرنا۔

وَیَخْرُجُوْنَ مِنْ عِنْدِهٖ اَدِلَّةً۔ اور آپ کے پاس سے راہ بتلانے والے نکلتے ہیں (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں علم دین حاصل کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ بتلانے والے بن کر نکلتے ہیں، یہ حضرت علیؓ نے صحابہؓ کی صفت بیان فرمائی)۔

کَانُوْا یَرْحَلُوْنَ اِلٰی عُمَرَ فَیَنْظُرُوْنَ اِلٰی سَمْتِهٖ وَدَلِّهٖ فَیَتَشَبَّهُوْنَ بِهٖ۔ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس سفر کرکے آتے اور آپ کی خصلت اور روش اور وضع کو دیکھتے پھر آپ کی طرح بنتے (وہی خصلتیں اور عادتیں اختیار کرتے جو حضرت عمرؓ کی تھیں، سبحان اللہ آپ پیشوا تھے تمام مسلمانوں کے اور جمع تھے خصائل اور اخلاق حسنہ کے رضی اللہ عنہ وحشرنا معہ)۔

بَیْنَا اَنَا اَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اِذْ رَاَیْتُ امْرَاَةً اَعْجَبَنِیْ دَلُّهَا۔ (سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں) میں ایک بار بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا دفعتہً میں نے ایک عورت کو دیکھا اس کی شکل اور چال ڈھال مجھ کو اچھی لگی (یا اس کی بات مجھ کو پسند آئی)۔

اَقْرَبُ سَمْتًا وَّدَلًّا وَّهَدْیًا۔ چال ڈھال خصلت روش سب میں زیادہ مشابہ۔

فَدُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ۔ مجھ کو اس کی قبر تو بتلاؤ۔

دَلُّ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ۔ (بھولے بھٹکے کو) رستہ بتا دینا بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

لَاَحَدُکُمْ بِمَسْکَنِهٖ فِی الْجَنَّةِ اَدَلُّ۔ بہشتی لوگوں میں ہر ایک اپنے مکان کو خوب پہچانتا ہوگا (بغیر بتلائے قیامت میں اپنے ٹھکانے چلا جائے گا کیونکہ برزخ میں ہر ایک کو اس کا ٹھکانا صبح اور شام بتلایا جاتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)۔ یَمْشِیْ عَلَی الصِّرَاطِ مُدِلًّا۔ پل صراط پر ہنسی خوشی سے اتراتا ہوا چلا جائے گا۔

تَدَلَّلَتْ عَلٰی زَوْجِهَا۔ اپنے خاوند پر ناز کرنے لگی۔

یَنْقَطِعُ دُوْنَ نَفَادِهٖ الْاَدِلَّاءُ۔ اس کے ختم ہونے سے پیشتر ہی راہ بتلانے والے لوگ تھک جائیں گے۔ یہ جمع ہے اَدِلَّةٌ کی اور وہ جمع ہے دَلِیْلٌ کی۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ دَلَّ النَّاسَ عَلٰی رُبُوْبِیَّتِهٖ بِالْاَدِلَّةِ۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے پہچاننے کی دلیلیں بتلا دیں (بڑی دلیل عقل سلیم ہے اس کے بعد پیغمبر بھیجے ان کو نشانیاں دیں انھوں نے حق تعالیٰ کی ربوبیت کھول کر بتلا دی)۔

مُدِلًّا عَلَیْکَ۔ تجھ پر ناز کرنے والا

اَلْمُدِلُّ لَا یَصْعَدُ مِنْ عَمَلِهٖ شَیْءٌ۔ یہاں ادلال بمعنی بھروسہ کرنے کے ہے۔ یعنی جو اپنے نیک اعمال پر بھروسہ

کرے اور یہ سمجھے کہ میرے عمل مجھ کو نجات دلائیں گے اُس کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا (بھروسہ پروردگار کے فضل و کرم پر رکھنا چاہیے۔ ہمارے اعمال کیا اور ہم کیا) دوسری حدیث میں وارد ہے کہ کوئی اپنے اعمال کی وجہ سے بہشت میں نہیں جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اور آپ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا اور میں بھی، مگر اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے مجھ کو ڈھانپ لے تو یہ اور بات ہے۔ اللہ اکبر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ارشاد فرمائیں تو اور کسی شخص کی کیا حقیقت ہے جو اپنے نیک اعمال پر تکیہ کرے۔ خداوندا یہ تو اُن لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال رکھتے ہوں ہمارے پاس تو (نری گناہ ہی گناہ ہیں) کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس کو ہم تیری بارگاہ میں پیش کریں ہم بے توشہ اور بے زاد گناہوں کا گٹھر لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ تو کریم اور رحیم ہے ہم ناداروں پر بھی رحم کر)۔

اَلْعَابِدُ الْمُدِلُّ بِعِبَادَتِہٖ۔ جو عابد اپنی عبادت پر بھروسہ رکھتا ہو (وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری عبادت بھی کوئی چیز ہے اور مجھ کو ضرور اُسی کی وجہ سے نجات ہوگی) اُس کا انجام خراب ہے۔

دُلْمٌ۔ کالک، سیاہی چکنائی کے ساتھ جیسے دَلَامٌ ہے۔

اَبُودُلَامَۃَ۔ ایک شخص کا نام تھا عرب میں، اُس کا خچر مجمع العیوب تھا، لنگڑا، کانا، خندہ کاٹنے والا دودتی جھاڑ والا، غرض تمام عیب اُس میں موجود تھے اسی لئے یہ مثل ہوگئی۔ اَعْیَبُ مِنْ بَغْلَۃِ اَبِیْ دُلَامَۃَ۔ یعنی ابو دلامہ کے خچر سے بھی زیادہ عیب دار۔

اَمِیْرُکُمْ رَجُلٌ طُوَالٌ اَدْلَمُ۔ تمہارا سردار ایک لمبا کالا مرد ہے۔

فَجَآءَ رَجُلٌ اَدْلَمُ فَاسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اتنے میں ایک سانولا شخص آیا اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی (کہتے ہیں کہ یہ شخص حضرت عمرؓ تھے)۔

لَتَسْعَتُھُمْ عَقَارِبُ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الدُّلْمِ۔ دوزخ والوں کو اتنے بڑے بڑے بچھو کاٹیں گے جیسے کالے خچر۔

دَیْلَمٌ۔ ایک قوم کا نام ہے۔

دُلَمٌ۔ ہاتھی۔

دَلَہٌ۔ گھبراہٹ یا رنج سے دل کا بے قابو ہو جانا، تسلی پانا۔

دَلَہٌ۔ حیران ہو جانا، دیوانہ ہو جانا، عشق و محبت میں یا رنج و غم میں۔

تَدْلِیْہٌ۔ حیران کرنا، دیوانہ بنانا۔

دَالِہٌ۔ کچے دل کا۔

دَلَہَ عَقْلِیْ۔ میری عقل کو پریشان کر دیا۔

ذَھَبَ دَمُہٗ دَلْھًا۔ اُس کا خون ہدر (بیکار) ہوگیا۔

اِنَّ الْمُدَلَّہَ لَیْسَ عِتْقُہٗ بِعِتْقٍ۔ جو شخص دیوانہ ہوگیا ہو (اُس کی عقل، عشق و محبت یا رنج و غم کی وجہ سے جاتی رہی ہو، کسی بات کا خیال اُس کو نہ رہتا ہو) اُس کا آزاد کرنا صحیح نہیں ہے۔ بعضوں نے مُدَالِہٌ بصیغۂ اسم فاعل پڑھا ہے۔ یعنی جو شخص بے پرواہ ہو جو آئے وہ خرچ کر ڈالے،

دَلْوٌ۔ ڈول کنوئیں میں ڈالنا یا کنوئیں سے نکالنا، آہستہ چلانا نرمی اور مدارات کرنا، پانی پلانا، سفارش لانا۔

تَدَلِّیْ۔ لٹک جانا، اوپر سے نیچے اُترنا۔

تَدْلِیَہٌ۔ لٹکانا۔

اِدْلَاءٌ۔ توسل کرنا قرابت یا حجت اور دلیل سے۔

اَدْلٰی اِلَیْہِ بِمَالٍ۔ اُس کو روپیہ دے کر اپنا کام نکالا۔

تَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ۔ نیچے اُتر آیا دو کمانوں کے فاصلہ پر مراد حضرت جبرئیلؑ ہیں۔ بعضوں نے کہا

دَنٰی فَتَدَلّٰی۔ کے معنے یہ ہیں نزدیک ہوا پھر یہ نزدیکی اور بڑھ گئی (دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا اور ضمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھرتی ہے مراد وہ قرب الٰہی ہے جو شب معراج میں آپ کو بارگاہِ الٰہی سے حاصل ہوا تھا)۔

کُنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نُدْلِیْ فِیْهِ یا نُدَلِّیْ فِیْهِ اَیْدِیَنَا۔ ہم ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے اور اپنے ہاتھ اُس میں ڈالتے تھے۔

وَلَنَا دَوَالِیْ مُعَلَّقَةٌ۔ ہمارے کچے کھجور کی ڈالیاں لٹک رہی تھیں (اس انتظار میں کہ پک جائیں تو اُس کو کھائیں)۔

تَطَاطَأْتُ لَكُمْ تَطَاطُؤَ الدُّلَاةِ۔ میں تو تمہارے سامنے ایسا جھکا (تم سے تواضع برتا) جیسے ڈول نکالنے والے جھکتے ہیں۔

اِنَّ حَبَشِیًّا وَقَعَ فِیْ بِئْرِ زَمْزَمَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ یُّدْلُوْا مَاءَهَا۔ ایک حبشی زمزم کے کنوئیں میں گر پڑا (اور مر گیا) تو عبداللہ بن زبیرؓ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اُس کا پانی نکال ڈالو کھینچ ڈالو یہ حکم بطریق نظافت کے تھا کیونکہ زمزم کا پانی پیا جاتا ہے نہ اس وجہ سے کہ پانی نجس ہو گیا تھا کیونکہ پانی اُس وقت تک نجس نہیں ہوتا جب تک اُس کا کوئی وصف نہ بدلے۔ بعضوں نے اس روایت کی صحت میں بھی کلام کیا ہے)۔

وَقَدْ دَلَوْنَا بِهٖ اِلَیْكَ مُسْتَشْفِعِیْنَ بِهٖ۔ ہم تیری بارگاہ میں عباس کا وسیلہ لاتے ہیں اُن کی سفارش پیش کرتے ہیں (یہ حضرت عمرؓ نے استسقاء میں فرمایا حضرت عباسؓ کا وسیلہ لیا)۔

لَوْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَهَبَطَ عَلَی اللّٰهِ۔ اگر تم نیچے والی زمین پر ایک رسّی لٹکاؤ تو اللہ تعالیٰ پر اُترے گی (یعنی اُس کا علم اور قدرت اور تسلط ہر جگہ ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ، اللہ کی ذات مقدس ہر جگہ ہے جیسے جہمیہ کا اعتقاد ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کے بعد اُس کے معنی بیان کر دیئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے جیسے اُس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے)۔ طیبی نے کہا ترمذی کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ ھبط علی اللہ کی تاویل واجب ہے اور استوی علی العرش کی تفویض)۔

فَاَدْلٰی بِهَا اِلٰی فُلَانٍ بَعْدَهٗ۔ پھر پہلے خلیفہ یعنی حضرت ابوبکرؓ اپنے بعد فلاں شخص کو خلافت دے گئے یعنی حضرت عمرؓ کو۔

فِیْمَا سَقَتِ الدَّوَالِیْ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ جو کھیت لکڑی میں چرخ لگا کر اُس سے سینچے جائیں، یا چرسہ وغیرہ سے جس کو بیل کھینچتے ہیں (موٹھ سے) اُس میں پیداوار کا بیسواں حصہ زکوٰۃ میں لیا جائے گا (اور انیس ۱۹ حصے کاشتکار کو ملیں گے اور جو آسمانی بارش سے کھیتی ہو اُس میں دسواں ۱ حصہ لیا جائے گا اور ۹ حصے کاشتکار کو ملیں گے۔ سبحان اللہ اگر اسلام کے قاعدوں کے مطابق حکومت کی جائے تو رعایا کیسی خوش اور آباد اور مالدار رہے، اب تو بادشاہوں کا یہ حال ہے کہ مسلمانوں سے بھی پیداوار کے تین حصوں میں سے دو حصے یا نصف پیداوار لے لیتے ہیں اور ایک حصہ یا آدھا حصہ جو کاشتکار کو بچتا ہے وہ بھی اُس کو نہیں بچتا۔ اُس میں بھی اُس کا پیچھا نہیں چھوڑتے طرح طرح کے محصولات اور چٹیاں اُس سے لیجاتی ہیں)۔

باب الدال مع المیم

دَمَثٌ۔ نرم اور ہموار ہونا۔

دَمَاثَةٌ۔ خوش خلقی۔

تَدْمِیْثٌ۔ نرم کرنا۔

دَمِثٌ لَیْسَ بِالْجَافِیْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نرم مزاج تھے (خوش خلق) نہ اکلکھرے (سخت مزاج) (عرب

لوگ کہتے ہیں دَمِثَ الْمَكَانُ دَمَثًا - یعنی یہ جگہ نرم اور ہموار ہے۔

دَمِثٌ - نرم اور ملائم زمین۔

مَالَ اِلٰی دَمِثٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَبَالَ فِيْهِ - آپ ایک نرم زمین پر گئے وہاں پیشاب کیا (کیونکہ نرم جگہ میں پیشاب کرنے سے چھینٹے نہیں اڑتے)۔

اِذَا قَرَأْتُ اٰلَ حٰمٓ وَقَعْتُ فِیْ رَوْضَاتٍ دَمِثَاتٍ میں جب اُن سورتوں کو پڑھتا ہوں جن کے شروع میں حٰم ہے تو گویا میں نرم چمنوں میں جاتا ہوں (کیونکہ اُن کے الفاظ اور عبارات نہایت ملائم اور شیرین اور فصیح ہیں)۔

فَلَبَّدَتِ الدِّمَاثَ - بارش نے نرم زمینوں کو جما دیا۔ (اب پاؤں اُن میں نہیں گھستے)۔

فَاَتٰی دَمْثًا یا دَمِثًا تینوں طرح فِیْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ فِيْهِ - یعنی آپ دیوار کی جڑ میں ایک نرم جگہ پر آئے وہاں پیشاب کیا۔

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَاِنَّمَا يُدَمِّثُ مَجْلِسَهٗ مِنَ النَّارِ - جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں تیار کرتا ہے (برابر اور ہموار کر کے وہاں اپنا ٹھکانہ بناتا ہے)۔

دِمَاثٌ دَمِثَةٌ - نرم ریتیاں۔

دَمْجٌ یا دُمُوْجٌ - گھسنا۔ مضبوط ہونا۔

تَدَامُجٌ اور اِدْمَاجٌ - داخل کرنا۔

اِنْدِمَاجٌ - داخل ہونا، بمعنی اِنْدِرَاجٌ ہے۔

مَنْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمْ فِیْ اِسْلَامٍ دَامِجٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ - جس شخص نے مسلمانوں میں اُس وقت پھوٹ ڈالی جب وہ ملے جلے ہوں (اُن کا ایک سا طریقہ ہو) تو اُس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی (اُس نے کافروں کا سا کام کیا وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتفاق نہ ہو)۔

(عرب لوگ کہتے ہیں اَدْمَجَ الشَّيْءَ - اُس چیز کو لپیٹ دیا، چھپا لیا۔

اِنَّهَا كَانَتْ تَكْرَهُ النَّقْطَ وَالْاَطْرَافَ اِلَّا اَنْ تُدْمَجَ الْيَدُ دَمْجًا فِی الْخِضَابِ - ام المومنین زینبؓ اس کو ناپسند کرتی تھیں کہ کوئی عورت رنگ کے ٹیکے لگائے (جدا جدا نقطوں کی طرح جیسے مشرک عورتیں گودنا لگاتی ہیں) یا کناروں پر رنگ لگائے (انگلیوں کے پوروں پر) وہ کہتی تھیں عورت کو اپنا ہاتھ پورا رنگ میں گھسیڑنا چاہیئے۔

بَلِ انْدَمَجْتُ عَلٰی مَكْنُوْنِ عِلْمٍ لَوْ بُحْتُ بِهٖ لَاضْطَرَبْتُمْ اِضْطِرَابَ الْاَرْشِيَةِ فِی الطَّوِیِّ الْبَعِيْدَةِ - میں ایسے چھپے ہوئے علم کو لپیٹے ہوں (یعنی مجھ میں موجود ہے) اگر میں اُس کو ظاہر کروں تو تم اس طرح تڑپو گے جیسے گہرے کنوئیں میں رسیاں تڑپتی ہیں (مراد اُن فتنوں کا علم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص خاص لوگوں کو جیسے حضرت علیؓ اور حذیفہؓ اور ابو ہریرہؓ تھے بتلایا تھا۔ یا اسرار شریعت کا علم جن کا کھولنا عوام پر مناسب نہ تھا۔ دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو تھیلے لئے ایک تو تم لوگوں میں پھیلا دیا اور دوسرے کو اگر پھیلاؤں تو یہ نرخرہ کاٹ ڈالا جائے ایک روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے یوں مروی ہے کہ اگر میں اُس دوسرے علم کو تم سے بیان کروں تو تم مجھ کو کافر بناؤ گے)۔

سُبْحَانَ مَنْ اَدْمَجَ قَوَائِمَ الذَّرَّةِ وَالْهَمَجَةِ - پاک ہے وہ خدا جس نے چیونٹی اور مکھی تک کے ہاتھ پیر بنائے اُن کو مضبوط کیا۔

لَا يَبِيْنُ عَضُدُهٗ مِنْ سَاعِدِهٖ قَدْ اُدْمِجَ اِدْمَاجًا - اُن کا بازو باہنہ سے ممتاز نہیں ہوتا دونوں نرم اور پُر گوشت ہیں۔

اَدْمَجَ الرَّجُلُ كَلَامَهٗ - گول گول بات کہی۔

دَمَجَ الْكَاتِبُ سَطْرَهٗ - کاتب نے سطر کو خوب برابر

دَمَارٌ ۔ یا دُمُوْرٌ یا دَمَارَةٌ ۔ ہلاک کرنا یا ہلاک ہونا۔
تَدْمِیْرٌ ۔ ہلاک کرنا۔
مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِہِمْ فَقَدْ دَمَرَ ۔ جس شخص نے دوسرے کے گھر میں بغیر اُس کے اجازت کے جھانکا وہ ہلاک ہوا۔
مَنْ سَبَقَ طَرْفُہٗ اِسْتِیْذَانَہٗ فَقَدْ دَمَرَ عَلَیْہِمْ ۔ جس شخص نے اجازت لینے سے پہلے کسی گھر والوں پر نظر ڈالی اُس نے گویا اُن کو ہلاک کیا (یعنی اُس کا گناہ ہلاک کرنے والے کے برابر ہے)۔
فَدَحَا السَّیْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتّٰی دَمَرَ الْمَکَانَ الَّذِیْ کَانَ یُصَلّٰی فِیْہِ ۔ بہیانے کنکریاں پھیلا کر اُس جگہ کو میٹ دیا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔
وایک روایت میں حَتّٰی دَقَّ الْمَکَانَ ہے۔ معنی وہی ہیں یعنی پانی کے سیل نے اُس مقام کو ناپید کردیا۔
اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ بَوَارَھُمْ وَدَمَارَھُمْ ۔ یا اللہ اُن کو جلدی ہلاک اور تباہ کردے۔
مَنْ دَمَرَ عَلٰی مُؤْمِنٍ فِیْ مَنْزِلِہٖ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ فَدَمُہٗ مُبَاحٌ لِلْمُؤْمِنِ ۔ جو کوئی کسی مومن کے مکان میں بغیر اجازت گھس جائے تو اُس کا مارنا درست ہے۔
تَدْمُرُ ۔ ایک قلعہ ہے شام میں ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے مسئلہ نزول باری میں ایک رسالہ لکھا ہے وہ اُسی کے طرف منسوب ہے شاید یہ رسالہ اُس وقت لکھا ہوگا جب آپ تدمر کے قلعہ میں قید کئے گئے تھے۔ بعضوں نے کہا ایک شہر کا نام ہے ملک شام میں۔)
دَمْسٌ ۔ مٹ جانا، جیسے دَمْسٌ گاڑ دینا، جماع کرنا، صلح کرانا، چھپانا، پوشیدہ خون کرنا۔
تَدْمِیْسٌ ۔ گاڑنا، جیسے مُدَامَسَةٌ چھپانا۔
وَاللَّیْلِ الدَّامِسِ ۔ قسم اندھیری رات کی۔
کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ ۔ جیسے بند مکان یا سرنگ سے نکلا (اُس نے دھوپ نہیں دیکھی یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حال میں ہے۔ یعنی اس طرح تازگی اور صفائی کے ساتھ ظاہر ہوں گے سفر کی پریشانی اُن کے چہرے پر نہ ہوگی)
دَیْمَاسٌ اور دِیْمَاسٌ ۔ وہ مکان جہاں سورج کی روشنی نہ پہنچے، بعضوں نے کہا اندھیری سرنگ، اور حدیث میں اُس کی تفسیر حمام آئی ہے۔ محیط میں ہے کہ دیماس کا معنے حمام اور سرنگ اور چھپنے کی جگہ)
اِنَّہٗ کَانَ لِلْمَجُوْسِ نَبِیٌّ اِسْمُہٗ دَامِسْتُ ۔ پارسیوں میں ایک پیغمبر گزرے ہیں جن کا نام دامست تھا (شاید زرادشت مراد ہیں یا اور کوئی)۔
دَمْعٌ ۔ آنسو، جیسے دَمْعٌ ٹپکنا، بہنا۔
اِدْمَاعٌ ۔ بھرنا۔
اَلشِّجَاجُ الدَّامِعَةُ ۔ جن زخموں سے خون بہے۔
دَمْعَةٌ ۔ ایک آنسو۔
وَعَیْنَاہُ تَدْمَعَانِ ۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔
دَمَعَتْ عَیْنَا عُمَرَ ۔ حضرت عمرؓ کے دونوں آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَیْنٍ لَا تَدْمَعُ ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اُس آنکھ سے جو آنسو نہیں بہاتی (اللہ کے ڈر سے اُس کو رونا نہیں آتا کیونکہ اُس کا دل سخت ہے)۔
دَمْغٌ ۔ سر پر ایسا زخم لگانا جو دماغ تک پہنچے۔ دماغ پر مارنا، توڑنا، میٹ دینا، باطل کرنا۔
دَامِغُ جَیْشَاتِ الْاَبَاطِیْلِ ۔ جھوٹ کی فوجوں کو ہلاک کرنے والے۔
اَلشِّجَاجُ الدَّامِغَةُ ۔ وہ زخم جو دماغ تک پہنچ گئے ہوں۔
رَاَیْتُ عَیْنَیْہِ عَیْنَیْ دَمِیْغٍ ۔ میں نے اُس کی آنکھیں ایسی دیکھیں جیسے اُس شخص کی آنکھیں جس کا بھیجا نکل پڑا ہو۔

ارجالینوس حکیم کہتا ہے دماغ میں تین ظرف ہیں سامنے کے
ظرف میں تخیل ہے یعنی قوتِ تصور یہ اُس کے بعد دوسرے
ظرف میں تفکر اُس کے بعد تیسرے ظرف میں حافظہ)۔
اَلدُّبَّاءُ يَزِيْدُ فِی الدِّمَاغِ۔ یعنی تُمبا کدو (جس کو
گھیا اور لوکی کہتے ہیں) دماغ کو قوت دیتا ہے۔
دَمَقٌ۔ گھسیڑنا۔
دُمُوْقٌ۔ بے اجازت گھس جانا، دانت توڑ ڈالنا، چُرانا۔
اِنَّ النَّاسَ قَدْ دَمَقُوْا فِی الْخَمْرِ۔ لوگ شراب میں
بے حد گھس پڑے۔ (یعنی بہت پینے لگے) عرب لوگ کہتے
ہیں دَمَقَ عَلَيْهِمْ۔ اُن پر کود پڑا یعنی بے اجازت گھس آیا،
تَدْمِيْقٌ۔ گھسیڑنا، آہستہ برسانا۔
يُصِيْبُنَا الدَّمَقُ۔ ہم کو ہوا اور برف ستاتی ہے یہ معرب
ہے دَمَہ کا)
دَامِقٌ اور دُمُوْقٌ۔ بُرا، خراب۔
دَمْكٌ۔ بلند ہونا۔
دُمُوْكٌ۔ جلدی دوڑنا، چکنا ہونا۔
دَامِكَةٌ۔ آفت اُس کی جمع دَوَامِكُ ہے۔
دُمُوْكٌ۔ جلدی چلنے والی۔
دَمِيْكٌ۔ برف پورا۔
كَانَا يَبْنِيَانِ الْبَيْتَ فَيَرْفَعَانِ كُلَّ يَوْمٍ مِدْمَاكًا۔
حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام خانہ کعبہ بناتے
تھے ہر روز ایک ردہ اُٹھاتے تھے۔ (نہایہ میں ہے کہ حجاز کے
لوگ ردے کو مِدْمَاكٌ کہتے ہیں اور عراق کے لوگ سافہ
یہ دَمْكٌ سے نکلا ہے بمعنی مضبوط کرنے کے)
مِدْمَاكٌ۔ معمار اور بڑھئی کی ڈوری کو کہتے ہیں۔
كَانَ بِنَاءُ الْكَعْبَةِ فِی الْجَاهِلِيَّةِ مِدْمَاكُ حِجَارَةٍ
وَمِدْمَاكُ عِيْدَانٍ۔ جاہلیت کے زمانہ میں عمارت کعبہ میں
ایک ردہ پتھروں کا تھا اور ایک ردہ لکڑیوں کا (یہ لکڑیاں
ایک ٹوٹی کشتی کی تھیں)۔

مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلٰی شِسْعِ نَعْلٍ حَمَلَهُ اللّٰهُ
عَلٰی نَاقَةٍ دَمْكَاءَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ۔ جو شخص
کسی مسلمان کو ایک جوتی کا تسمہ بنادے اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت
کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا ایک دوڑنے والی سانڈنی پر
سوار کرے گا۔
دَمْلٌ۔ درست کرنا، گوبری دینا، صلح کرانا، چنگا کرنا۔
اِنْدِمَالٌ۔ بھرنا۔
دُمَّلٌ اور دُمَّلٌ۔ پھوڑا۔
كَانَ يَدْمُلُ اَرْضَهٗ بِالْعُرَّةِ۔ وہ عرّہ میں اپنی زمین
میں گوبری دیے رہے تھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَمَلَ بَيْنَ
الْقَوْمِ۔ اُس نے لوگوں میں میل کرادیا (ملاپ اور صلح)۔
اِنْدَمَلَ الْجُرْحُ۔ زخم بھر آیا۔
دَمَلَ جُرْحَهٗ عَلٰی بَغْیٍ فِيْهِ وَلَا يَدْرِیْ۔ اُن کا زخم
بھر آیا مگر اندر چور رہ گیا اُن کو معلوم نہ ہوا۔
دَمْلَجَةٌ۔ درست کرنا اچھی طرح بنانا۔
دِمْلِجٌ اور دُمْلُجٌ اور دُمْلُوْجٌ۔ چکنا پتھر، بازوبند۔
دَمْلَجَ اللّٰهُ لُؤْلُؤَةً۔ اللہ نے موتی کیسی اچھی طرح بنایا۔
(بعضوں نے کہا دُمْلُجٌ کنگن شیشے کا ہو یا لوہے کا)
دَمْلَقَةٌ۔ گول کرنا، چکنا کرنا۔
رَمَاهُمُ اللّٰهُ بِالدَّمَالِقِ۔ اللہ تعالیٰ نے ثمود کی قوم پر
گول گول چکنے پتھر برسائے (یہ جمع ہے دُمْلُقٌ کی گول
چکنا پتھر)
دَمْلَكَةٌ۔ بمعنی دَمْلَقَةٌ ہے۔
دُمْلُوْكٌ۔ چکنا گول پتھر۔
تَدَمْلُكٌ۔ اُٹھانا، اُبھر آنا۔
دَمٌّ۔ جلدی کرنا، طلا کرنا، ہلاک کرنا، روغن لگانا، برابر کرنا
دَمَامَةٌ۔ بدصورتی۔
كَانَتْ بِاُسَامَةَ دَمَامَةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْسَنَ بِنَا اِذْ لَمْ يَكُنْ جَارِيَةً۔

اُسامہ بن زید بدصورت آدمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہوا اُس کا احسان ہے کہ یہ لڑکی نہ ہوا (ورنہ کون اُس کو پسند کرتا)۔

دَمِیْمٌ۔ بدصورت بدقطع۔

دَمِیْمُ الصُّوْرَۃِ ذَمِیْمُ السِّیْرَۃِ۔ بدصورت، بداخلاق۔

لَدَمَامَۃُ خُلُقِہٖ۔ اُس کی بدخلقی۔

وَھُوَ قَرِیْبٌ مِّنَ الدَّمَامَۃِ۔ وہ بدصورتی کے قریب ہے۔

لَا یُزَوِّجَنَّ اَحَدُکُمْ اِبْنَتَہٗ بِدَامِیْمٍ۔ کوئی تم سے اپنی بیٹی کا نکاح بدصورت حقیر پست آدمی سے نہ کرے (یعنی حتے المقدور اُس کے لئے اچھی شکل و صورت کا خاوند تجویز کرے تاکہ عورت مرد میں موافقت اور محبت ہو)۔

تَطْلِی الْمُعْتَدَّۃُ وَجْھَھَا بِالدِّمَامِ وَتَمْسَحُہٗ نَھَارًا۔ رات کو سوگ والی عورت اپنے منہ پر بٹنہ لگا سکتی ہے دن کو دھو ڈالے (یعنی اگر ضرورت ہو)۔

دَمَمْتُ الثَّوْبَ۔ میں نے کپڑے پر رنگ چڑھا دیا۔

دَمَمْتُ الْبَیْتَ۔ گھر پر گلاوہ کیا۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوۃِ فِیْ دِمَّۃِ الْغَنَمِ۔ جہاں بکریوں کا گو، موت چڑھا ہو (یعنے زمین پر اُس کا گلاوہ چڑھ گیا ہو جیسے اُن کی رہنے کی جگہ میں ہوتا ہے) وہاں نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (کیونکہ حلال جانوروں کا گو، موت پاک ہے)، بعضوں نے فِیْ دِمْنَۃِ الْغَنَمِ روایت کیا ہے بعضوں نے کہا دِمْنَۃٌ میں نون کو میم سے بدلا اور میم کو میم میں ادغام کیا دِمَّۃٌ ہوگیا۔ محیط میں ہے کہ دِمَّۃُ الْغَنَمِ بکریوں کا تھان دِمَّۃٌ جوں اور چیونٹی کو بھی کہتے ہیں۔

دُمَّۃٌ۔ راستہ کھلوانا۔

دَمْنٌ۔ گوبر دینا، مڑ جانا، سیاہ ہو جانا، کینہ رکھنا۔

تَدْمِیْنٌ اور اِدْمَانٌ۔ لازم کر لینا، ہمیشہ کرنا۔

دَمُوْنٌ۔ بیچ اور بُرا۔

دَمَانٌ۔ راکھ، گوبر، کھاد وغیرہ۔

اِیَّاکُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ۔ تم گھوڑ کی سبزی سے بچے رہو (یہ جمع ہے دِمْنَۃٌ کی بمعنے گھوڑ مزبلہ جہاں کوڑا کچرا نجاست وغیرہ ڈالتے ہیں۔ اور دِمْنَۃٌ گھر کے نشانوں کو بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی عورت سے شادی نہ کرو جس کی صورت تو بظاہر اچھی ہو مگر سیرت خراب ہو جیسے گھوڑ پر جو سبزہ اُگتا ہے وہ دیکھنے میں بہت اچھا ہرا بھرا معلوم ہوتا ہے مگر اندر نجاست اور پلیدی ہوتی ہے)۔

فَیَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الدِّمْنِ فِی السَّیْلِ۔ اس طرح اُگ آئیں گے جیسے نالے میں کوڑے کچرے کے مقام پر سبزہ اُگ آتا ہے (بڑے زور سے ہرا بھرا نکلتا ہے چونکہ اُس کو کھاد ملتا ہے)۔

فَاَتَیْنَا عَلٰی جُدْجُدٍ مُتَدَمِّنٍ۔ پھر ہم ایک کنوئیں پر پہنچے جس کے گرداگرد گھوڑ تھا۔

کَانَ لَا یَرٰی بَأْسًا بِالصَّلٰوۃِ فِیْ دِمْنَۃِ الْغَنَمِ۔ بکریوں کے تھان میں جہاں اُن کی مینگنی اور پیشاب جما رہتا ہے نماز پڑھنا کچھ بُرا نہیں سمجھتے تھے۔

مُدْمِنُ الْخَمْرِ کَعَابِدِ الْوَثَنِ۔ جو شخص ہمیشہ شراب پیا رہتا ہے وہ بُت پرست کی طرح ہے (یہ بطور تشدید کے فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ اُس کے دل میں ایمان کا نور نہیں رہیگا اور وہ کفر کے قریب پہنچ جائے گا)۔

قَالُوْا اَصَابَ الثَّمَرَ الدَّمَانُ۔ (جاہلیت کے زمانہ میں لوگ میوے کو پختگی سے پہلے بیچ ڈالتے تھے جب ادا کرنیکا وقت آتا تو) کہتے میوہ بگڑ گیا۔ گوبر کی طرح کالا پڑ گیا بعضوں نے دُمَانٌ بضمہ دال روایت کیا ہے معنے وہی ہیں بعضوں نے دَمَارٌ یعنی ہلاکت۔ نہایہ میں ہے کہ دُمَانٌ بضمہ دال زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ بیماریاں سب مضموم الفاء ہیں جیسے سُعَالٌ اور زُکَامٌ اور خُمَازٌ اور قُشَامٌ اور مُرَاضٌ وغیرہ۔

دَمَنَ فِنَاءَ الْاَمِیْرِ۔ اُس نے امیر کا گھر لازم کر لیا ہے

(ہمیشہ وہیں جما رہتا ہے)۔
يَهْجُرُوْنَ الدِّمَنَ ۔ وہ کینوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔
لَيْسَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ الَّذِيْ يَشْرَبُهَا كُلَّ يَوْمٍ وَّلٰكِنْ يُوَطِّنُ نَفْسَهٗ اِذَا وَجَدَهَا شَرِبَهَا ۔ ہمیشہ شراب پینے والا صرف وہی شخص نہیں ہے جو روز اُس کو پیا کرے بلکہ جو شراب کی عادت کرلے اس طرح کہ جب پائے پی لے وہ بھی مدمن الخمر ہے (یعنی ہمیشہ شراب پینے والا)۔
دَمِيَ ۔ خون نکلنا۔
تَدْمِيَةٌ ۔ راستہ نکالنا۔
اِدْمَاءٌ ۔ خون بہانا۔
كَاَنَّ عُنُقَهٗ جِيْدُ دُمْيَةٍ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک گویا پتلی کی گردن تھی صاف اور سفید۔
دُمْيَةٌ ۔ وہ پتلی جو منقش اور مزین اور اُس میں خون کی طرح سرخی ہو۔ بعضوں نے کہا ہاتھی دانت کی پتلی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَحْسَنُ مِنَ الدُّمْيَةِ ۔ پتلی سے بھی زیادہ خوبصورت۔
يُحْلَقُ رَاْسُهٗ وَيُدَمّٰى ۔ (عقیقہ میں بچے کا سر مونڈا جائے پھر خون آلود کیا جائے (قتادہؓ نے کہا عقیقہ کے جانور کو جب ذبح کریں تو اُس کے تھوڑے سے بال لے کر اُس کی گردن کی رگوں پر رکھیں اور خون سے تر کر کے بچہ کی چندیا پر رکھدیں تاکہ دھاگہ کی طرح خون اُس کی چندیا پر بہے پھر بچہ کا سر دھو کر منڈوا ڈالیں۔ ابوداؤدؒ نے کہا یہ ہمامؒ راوی کا وہم ہے اور یہ جاہلیت کے زمانہ کی ایک رسم تھی جو منسوخ ہو گئی۔ اور صحیح روایت بجائے يُدَمّٰى کے يُسَمّٰى یعنی بچہ کا نام رکھا جائے۔ خطابی نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوکھی پلیدی کو بچے کے سر سے دور کرنے کا حکم دیا تو اُس کے سر کو خون آلود کرنے کا آپ کیوں حکم دینے لگے کیونکہ خون نجاست مغلظہ ہے انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ خون کی نجاست پر کوئی قوی دلیل نہیں ہے۔ خصوصاً حلال جانور کے خون کی نجاست پر البتہ حیض کا خون نجس ہے اور اصل اشیا میں طہارت ہے جیسے ہم نے ہدیۃ المہدی میں بیان کیا ہے طیبی نے کہا اکثر علماء نے اس فعل کو مکروہ جانا ہے۔ ایک روایت میں بجائے خون کے بچہ کا سر زعفران یا اور کسی خوشبو سے لتھیڑنا منقول ہے۔ اور بعضوں نے کہا يُدَمّٰى سے یہ مراد ہے کہ اُس کا ختنہ کر دیا جائے)۔
اِنِّيْ وَجَدْتُهَا تَدْمٰى ۔ میں نے دیکھا خرگوش کو حیض آتا ہے (جیسے عورتوں کو حیض آیا کرتا ہے) اسی وجہ سے امامیہ کے نزدیک خرگوش حرام ہے۔ مجمع البحار میں ہے بعضوں کے نزدیک خرگوش مکروہ ہے لیکن ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے)۔
فَجَعَلْتُهٗ فِيْ كِنَانَتِيْ فَكَانَ عِنْدَهٗ حَتّٰى مَاتَ ۔ (سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا میں نے جنگ اُحد میں ایک کافر کو تیر لگایا اُس کو مار ڈالا پھر وہی تیر مجھ پر چلایا گیا میں اُس کو پہچانتا تھا تین بار میں نے وہ تیر کافروں پر چلایا انھوں نے مجھ پر چلایا آخر میں نے کہا یہ تیر برکت والا ہے میں نے اُس کو ترکش میں رکھ لیا مرتے تک انہی کے پاس تھا (نہایہ میں ہے کہ مُدَمّٰى وہ تیر جس کو خون لگ کر وہ کالا اور لال ہو گیا ہو تیر انداز ایسے تیر کو متبرک سمجھتے ہیں۔ بعضوں نے کہا یہ لفظ دَامِيَاء سے نکلا ہے جس کے معنی برکت کے ہیں)۔
فِي الدَّامِيَةِ بَعِيْرٌ ۔ اُس زخم میں جس میں خون نمودار ہو جائے لیکن بہے نہیں ایک اونٹ دیت کا دینا ہوگا (ایسے زخم کو دامیہ کہتے ہیں اگر خون بہے تو دامعہ کہتے ہیں)۔
بَلِ الدَّمُ الدَّمُ وَالْهَدَمُ الْهَدَمُ ۔ میرا خون تمہارا خون ہے اور میرا ٹھکانا تمہارا ٹھکانا ہے یعنی ایک ہی جگہ میرا اور تمہارا مرنا اور گڑنا ہوگا۔ اور تمہارے خون کی دیت کا میں طلبگار رہوں گا تم میرے خون کا دعوٰی کرو گے مطلب یہ کہ میں اور تم آج سے ایک ہو گئے یہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے انصار سے بیعت عقبہ میں فرمایا۔ بعضوں نے کہا الھدم الھدم کے یہ معنے ہیں کہ میرا خون بے کار جانا تمھارا خون بے کار جانا ہے تو ہدم بمعنی ہدر کے ہے۔

لَاَنَا اَشَدُّ بُغْضًا لَّكَ مِنَ الْاَرْضِ لِلدَّمِ (حضرت عمرؓ نے ابو مریم حنفی سے فرمایا جس نے آپ کے بھائی زید بن خطاب کو جنگ یمامہ میں مار ڈالا تھا) میں تو تجھ سے اس سے بھی زیادہ بغض رکھتا ہوں جتنا زمین خون سے بغض رکھتی ہے (خون زمین میں جذب نہیں ہوتا تو گویا زمین خون کی دشمن ہے)۔

وَالدَّمِ مَا هُوَ بِشَاعِرٍ۔ (ولید بن مغیرہ نے کہا) قسم خون کی محمدؐ شاعر نہیں ہیں۔ (جاہلیت کے زمانہ میں خون کی قسم کھایا کرتے تھے)۔

لَا وَالدِّمَاءِ۔ نہیں قسم قربانیوں کے خون کی (ایک روایت میں وَالدُّمٰی ہے۔ یعنی قسم پتلوں کی مراد بت ہیں جن کو وہ پوجتے تھے)۔

اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ۔ (ثمامہ بن اثال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا)۔ اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جس کے خون کا بدلہ طلب کیا جائے گا۔ ایک روایت میں ذَا ذِمٍّ ہے۔ یعنی ایسے شخص کو جس کا ذمہ قابل اعتبار ہے یعنی اُس کے قوم کے لوگ اُس کی عزت کرتے ہیں اور اُس کے ذمہ کا لحاظ رکھتے ہیں۔ بعضوں نے کہا ذَا دَمٍ کے معنی یہ ہیں کہ واقعی وہ قتل کا سزاوار ہے کیونکہ آپ نے دشمنوں میں سے اُس کو قید کیا ہے تو اُس کے قتل سے آپ پر کوئی الزام نہیں۔

اِنِّیْ لَاَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّهٗ صَوْتُ دَمٍ۔ (کعب بن اشرف کی جورو نے محمد بن مسلمہ اور اُن کے ساتھیوں کی آواز سن کر کہا) میں ایسی آواز سنتی ہوں جس سے خون ٹپکتا ہے یعنی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بارادۂ قتل آئے ہیں۔ کیا عقلمند عورت تھی مگر کعب کی قضا آ گئی تھی اس نے اپنی جورو کا کہنا نہ سنا اور قلعہ پر سے اُتر آیا آخر مارا گیا۔

هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ۔ یہ حسینؑ اور اُس کے ساتھیوں کا خون ہے میں آج سارے دن اُس کو چلتا رہا ہوں۔ (حضرت ابن عباسؓ سے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حساب کیا تو یہ وہی دن تھا جس دن حضرت امام حسین علیہ وعلی آبائہ السلام کربلا میں شہید ہوئے تھے۔ ترمذی نے حضرت بی بی اُم سلمہؓ سے روایت کی انھوں نے بھی خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان حال دیکھا۔ سبب پوچھا تو فرمایا میں ابھی وہاں گیا تھا جہاں حسین کو قتل کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ الف الف لعنة اللہ علی من اذی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ۔ خون کی قیمت لینے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی خون بیچنے سے) (بعضوں نے کہا پچھنے لگانے کی اُجرت مراد ہے اس صورت میں یہ نہی تنزیہی ہو گی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور لگانے والے کو اُجرت دی)

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ۔ تو ہے کیا، ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی (یعنی اللہ کی راہ میں اگر تو نے اتنی سی تکلیف اُٹھائی تو ایسی بیقراری کیوں کرتی ہے یہ آپ نے جنگ اُحد میں فرمایا) اُس کے آگے یہ ہے وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ۔ اللہ کی راہ میں تجھ کو یہ تکلیف پہنچی (تو خوشی کا مقام ہے نہ کہ رنج کا)

گر نثار قدم یار گرامی نہ کنم
جوہر جان بچہ کار دگرم آید

كَلْمُهٗ يَدْمٰى۔ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

غَسْلُ الْمَرْاَةِ اَبَاهَا الدَّمَ۔ عورت اپنے باپ کا خو

دھوتے تو کیسا (یعنی جائز ہے جیسے حضرت فاطمہؓ نے جنگ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خون دھویا تھا)۔
کُلَّمَا لَیْسَ لَہٗ دَمٌ فَلَا بَأْسَ بِہٖ۔ جس جانور میں بہتا خون نہ ہو وہ اگر پانی میں گر کر مرجائے (جیسے بچھو مکھی کیڑے وغیرہ) تو کچھ قباحت نہیں (پانی گندہ نہ ہوگا)۔
ثُمَّ تَدْعُوْ بِدُعَاءِ الدَّمِ۔ پھر خون بند ہونے کی دعا کرے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ دعا مشہور ہے مستحاضہ عورت اگر روبقبلہ ہوکر پڑھے تو پاک ہوجاتی ہے)
تَغْتَسِلُ الْمَرْأَۃُ الدَّامِیَۃُ بَیْنَ کُلِّ صَلٰوتَیْنِ۔ جس عورت کا خون بند نہ ہوتا ہو وہ ہر دو نمازوں کے بیچ میں غسل کرے (ایک روایت میں ذَامِیَۃٌ ہے بہ ذال معجمہ یعنی جس کے ذمہ پر نماز ہو اور اُس کا خون بند نہ ہوتا ہو تو ایک غسل کرکے دو نمازیں پڑھ لے یعنی جمع کرے پھر دوسری دو نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور ایک غسل فجر کی نماز کے لئے۔ غرض ہر روز تین بار کرے)

باب الدال مع النون

دَنَاءٌ یا دَنَاءَۃٌ۔ کمینہ پن۔
دَنِیَّۃٌ۔ نقصان، عیب۔
عَلَامَ نُعْطِی الدَّنِیَّۃَ فِیْ دِیْنِنَا۔ ہم اپنے دین میں کیوں عیب لگائیں۔ دَنِیَّۃٌ اصل میں دَنِیْئَۃٌ تھا
مَا فِیْہِمْ دَنِیٌّ وَّاِنَّمَا فِیْہِمْ اَدْنٰی۔ بہشتیوں میں کوئی کمینہ (پاجی) نہ ہوگا البتہ کم درجہ کا ہوگا (لیکن بہشت کا کم درجہ والا بھی دنیا کے بادشاہوں سے کہیں بڑھ کر ہوگا یا اللہ ہم کو دوزخ سے بچادے اور بہشت میں پہنچادے اگر بہشتیوں کی کفش برداری بھی ہم کو نصیب ہو تو وہ ہم کو سلطنت ہفت اقلیم سے زیادہ پسند ہے۔ ہمارے اعمال کے نظر کرتے یہ بھی تیرا فضل و کرم ہے ورنہ ہم اس قابل بھی نہیں کہ بہشتیوں کی کفش برداری کیا کریں)۔

دَنْدَنَۃٌ۔ مکھی یا زنبور کی آواز یعنی بھنبھناہٹ اور گن گن کرنا یعنی اس طرح کچھ کہنا جو دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے۔
فَاَمَّا دَنْدَنَتُكَ وَدَنْدَنَۃُ مُعَاذٍ فَلَا نُحْسِنُہَا فَقَالَ حَوْلَہُمَا نُدَنْدِنُ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا تو نماز میں کیا دعا کرتا ہے اُس نے کہا میں ایسی ایسی دعا کرتا ہوں اور اپنے پروردگار سے بہشت کا سوال کرتا ہوں دوزخ سے اُس کی پناہ چاہتا ہوں) لیکن آپ کا اور معاذ کا گنگنانا ہم اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا ہم بھی بہشت اور دوزخ ہی کے گرد گنگناتے رہتے ہیں (یعنی ہماری دعاؤں کا بھی ماحصل یہی ہے بہشت کا سوال اور دوزخ سے پناہ چاہنا) ایک روایت میں یوں ہے عَنْہُمَا نُدَنْدِنُ یعنی ہم بھی انہی دونوں کے لئے گنگناتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَنْدَنَ الرَّجُلُ۔ جب آدمی باربار کہیں آئے جائے۔ نہایہ میں ہے کہ دَنْدَنَۃ پست آواز سے گنگنانا اور یہ ہَیْنَمَۃ سے کچھ زیادہ ہوتا ہے)
دَنَرٌ مستعمل نہیں ہے بلکہ تَدَنَّرَ بمعنی چمکنا دینار بنانا۔
دِیْنَارٌ۔ ایک سونے کا سکہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں رائج تھا۔
دَنَسٌ۔ میلا کچیلا ہونا بری بات سے آلودہ ہونا میل کچیل
دَنِسٌ۔ میلا کچیلا۔
تَدَنُّسٌ۔ میلا ہونا۔
مَدَانِسُ۔ عیب بمعنی مَعَایِب ہے۔
کَانَتْ ثِیَابُہٗ لَمْ یَمَسَّہَا دَنَسٌ۔ اُس کے کپڑوں میں جیسے میل لگا ہی نہیں۔
کَمَا طَہَّرْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔ جیسے تو نے سفید اُجلے کپڑے کو میل سے پاک صاف کیا۔

دَہَانٌ اور دَکَسٌ اور وَسَخٌ۔ میل کچیل غولا پن۔

لَمۡ تُدَنِّسۡکُمُ الۡجَاھِلِیَّۃُ۔ تم کو جاہلیت نے میلا نہیں کیا (یہ اہل بیت علیہ السلام کی تعریف میں ہے یعنی تمہارا حسب نسب پاکیزہ اور شریف ہے)۔

فُلَانٌ دَنِسُ الثِّیَابِ۔ اُس کا فعل یا مذہب بُرا ہے۔

دَنَقٌ۔ یا دَنِیۡقٌ۔ سردی سے مرجانا، شیفتہ اور عاشق ہونا۔

دُنُوۡقٌ۔ باریک کاموں میں غور کرنا۔

تَدۡنِیۡقٌ۔ دُبلا یا تکلیف یا بیماری سے آنکھوں کا اندر گھس جانا، کسی کام کی تہ کو پہنچنا، خوب غور کرنا، برابر کٹے جانا۔

دَانِقٌ۔ درم کا چھٹا حصہ۔

دَنَقٌ۔ لسوڑہ، سپستان۔

دَنِیۡقٌ۔ جو دن کو اکیلا کھائے اور رات کو چاندنی میں کھائے تاکہ کوئی مہمان نہ دیکھے۔

لَا بَأۡسَ لِلۡاَسِیۡرِ اِذَا خَافَ اَنۡ یُّمَثَّلَ بِہٖ اَنۡ یُّدَنِّقَ لِلۡمَوۡتِ۔ اگر کسی قیدی کو یہ ڈر ہو کہ اُس کے ناک کان کاٹے جائیں گے تو کچھ حرج نہیں اگر وہ اپنے آپ کو ایسا بنائے جیسے اب وہ مرنے والا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَنَّقَ وَجۡھُہٗ۔ اُس کا منہ زرد ہو گیا اور دَنَّقَتِ الشَّمۡسُ۔ سورج ڈوبنے کو ہے۔

لَعَنَ اللّٰہُ الدَّانِقَ وَمَنۡ دَنَّقَ۔ اللہ تعالیٰ دانق پر لعنت کرے اور اُس پر جو دانق پر نظر رکھے (ایک ایک کوڑی پر جان دیتا رہے)۔

دَانِقٌ۔ دانگ کا معرب ہے اُس کا وزن گیہوں کے ایک دانہ برابر ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حقیر اور قلیل چیز پر نظر رکھے اُس کے لئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا رہے۔

دَوَانِیۡقِیۡ۔ ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی کا لقب ہے اُس نے کوفہ کے گرد خندق کھدوانے کے لئے ہر مزدور کو چاندی کے ایک ایک دانق پر مقرر کیا تھا۔ دَانِقٌ کی جمع دَوَانِیۡقُ ہے۔

دَنٌّ۔ گنگنانا، گولی مٹھور، مٹکہ۔

اِکۡسِرِ الدِّنَانَ۔ گولیوں کو توڑ ڈال، یعنی شراب کی مٹھوروں کو، (عربی میں دَنٌّ اور خَابِیَۃٌ اور نِہَایَۃٌ اور دَوۡحٌ مٹی کے بڑے برتنوں کو کہتے ہیں جن میں شراب یا سرکہ رکھا جاتا ہے)۔

دُنُوٌّ۔ یا دَنَاوَۃٌ۔ نزدیک ہونا۔

دَنَأ اور دَنَایَۃٌ۔ کمینہ اور حقیر ہونا، ضعیف ہونا، نزدیک ہونا۔

دَنِیٌّ۔ بمعنی قریب اور ضعیف ساقط محیط میں ہے کہ دَنِیٌّ جو کمینہ کے معنی میں ہے وہ مہموز اللام ہے دَنَاءَۃٌ سے۔

سَمُّوا اللّٰہَ وَدَنُّوۡا وَسَمِّتُوۡا۔ کھاتے وقت اللہ کا نام لو اور اپنے نزدیک سے کھاؤ (دوسروں کے کھانے پر ہاتھ مت دوڑاؤ) اور کھلانے والے کے لئے برکت کی دعا کرو۔

عَلَامَ نُعۡطِی الدَّنِیَّۃَ فِیۡ دِیۡنِنَا۔ ہم اپنے دین میں کمینہ پن اور بُری خصلت کو کیوں جگہ دیں (نہایہ میں ہے کہ دَنِیٌّ اصل میں مہموز اللام تھا اور کبھی غیر مہموز بھی ضعیف اور خسیس کے معنی میں آتا ہے۔)

مَافِیۡھِمۡ دَنِیٌّ وَاِنَّمَا فِیۡھِمۡ اَدۡنٰی۔ (اس کا ترجمہ ابھی گزر چکا ہے۔)

اَلۡجَمۡرَۃُ الدُّنۡیَا۔ نزدیک کا جمرہ یعنی جو منا سے قریب ہے جس کو عوام چھوٹا شیطان کہتے ہیں۔

دُنۡیَا۔ اِس جہان کو کہتے ہیں کیونکہ یہ ہم سے نزدیک ہے اور آخرت اس کے بعد ہے۔

فَاَدۡنٰی بِالۡقَرۡیَۃِ۔ وہ بستی کے نزدیک پہنچ گیا، ایک روایت میں فَاَدۡنٰی لِلۡقَرۡیَۃِ ہے، معنی وہی ہیں بعضوں نے کہا اُس کی فتح قریب ہو گئی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَدۡنَتِ النَّاقَۃُ۔ اونٹنی جننے کے قریب آ گئی۔ اُدۡنُہۡ۔ [illegible] اخیر میں ہائے سکتہ لگا دی گئی تاکہ نون کی حرکت ظاہر ہو۔)

فَدَنَوْتُ حَتّٰی قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَیْهِ۔ میں آپ کے نزدیک گیا یہاں تک کہ آپ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہوا۔ (تاکہ لوگوں کی آڑ ہو جائے)۔

اِنَّهٗ لَیَدْنُوْا ثُمَّ یُبَاهِیْ۔ وہ نزدیک ہوتا ہے پھر فخر کرتا ہے۔

اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا۔ دنیا کمانے کو۔

خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔ دنیا سے اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر۔

اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ وَّمَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ اَوْمَا وَالَاهُ اَوْعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ۔ دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کی یاد اور جو اس کے مثل ہے (جیسے اللہ والوں کی صحبت) یا عالم یا علم سیکھنے والا (اللہ کی یاد اور اس کے مثل میں تمام نیک کام آگئے)۔

یُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ کَنَفَهٗ۔ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) مومن کو اپنے نزدیک کرلے گا اور اپنا ایک کونہ اس پر ڈال دے گا (اس کو چھپالے گا) پھر چپکے چپکے اس سے فرمائے گا تجھ کو یاد ہے تو نے دنیا میں فلاں فلاں گناہ کیا تھا اخیر حدیث تک)۔

لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا عِنْدَ اللّٰهِ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پنکھ برابر بھی (قدر رکھتی) ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا۔ (مگر پروردگار کے نزدیک وہ محض بے قدر اور بے حقیقت ہے اس لئے کافر اور مومن دونوں کو دنیا میں سے دیتا ہے بلکہ کافروں اور فاسقوں کو نیک بندوں سے زیادہ دنیا کا مال اور اسباب اور عیش و عشرت کا سامان دیتا ہے)۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُفْتَحُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِهَا۔ سب سے زیادہ جس چیز کا مجھ کو ڈر ہے وہ دنیا کی خوشنما چیزوں کا اور اس کی زینت اور آرائش کے سامانوں کا جو تم کو ملیں گے (ایسا نہ ہو کہ تم ان کی خواہش میں اللہ کے حکموں کا خیال چھوڑ دو)۔

اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ۔ دنیا شیریں اور ہری بھری ہے (بظاہر بڑی خوشنما مگر اندر زہر آلود۔ ؎

ہمہ اندر زمن بہ تو این است
کہ تو طفلے و خانہ رنگین است

حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ۔ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی چوٹی ہے (سارے گناہ دنیا ہی کی الفت کی وجہ سے صادر ہوتے ہیں زن زر زمین جہاں دیکھو یہی جھگڑے ہیں)۔

مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا۔ مجھ کو دنیا سے کیا واسطہ۔

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ۔ دنیا مسلمان کے لئے قیدخانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے۔

حَمَاهُ الدُّنْیَا۔ اس کو دنیا سے بچاتا ہے (دنیا کا مال و دولت نہیں دیتا)۔

لَا تَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا۔ دنیا کے فرزند مت بنو آخرت کے فرزند بنو۔

اُدْنُوْهُ مِنِّیْ۔ اس کو میرے نزدیک لاؤ۔

اَدْنٰی خَیْبَرَ۔ نشیبی حصہ خیبر کا (جو مدینہ کے قریب ہے)۔

یُدْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ۔ حضرت عمر عبداللہ بن عباسؓ کو اپنے نزدیک بٹھاتے تھے (دوسرے بوڑھے بوڑھے صحابہ سے ان کو زیادہ تقرب دیتے تھے اس وجہ سے کہ ان میں علم کی فضیلت تھی۔ بزرگی بہ علم است نہ بسال)۔

بِاَدْنٰی مِنْ صَدَاقِهَا۔ اس کے مہر مثل سے کم پر۔

اَدْنٰی طُهْرِهَا۔ اس کی پہلی پاکی میں۔

ثُمَّ اَدْنَاهُمَا مِنْ فِیْهِ۔ پھر ان کو اپنے منہ کے نزدیک کیا (گرد پھونکنے کے لئے)۔

وَدَنَا الْجَبَّارُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار کے قریب ہوگئے۔

فَتَدَلّٰی۔ یعنی اور زیادہ قرب کے طالب ہوئے۔ یہ بھی

ایک تفسیر ہے اس آیت کی ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی۔ بعضوں نے کہا دَنَا فَتَدَلّٰی کا فاعل حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں یعنی جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گئے پھر آپ کے ساتھ لٹک گئے آپ کے وسیلہ سے اُن کو اور زیادہ عروج حاصل ہوا)۔

لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا۔ صبح کو یا شام کو اللہ کی راہ میں چلنا (جہاد کے لئے سفر کرنا) ساری دنیا سے بہتر ہے۔

مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَهٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَاذَا یَرْجِعُ۔ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کوئی سمندر میں انگلی ڈال کر نکالے پھر دیکھے اُس کی انگلی میں کیا لگا رہتا ہے (اُس کی انگلی میں جتنا پانی لگا رہتا ہے اُس کو جو سمندر سے نسبت ہے وہی نسبت دنیا کو آخرت سے ہے یہ بھی تمثیل ہے ورنہ دنیا کو آخرت سے اتنی بھی نسبت نہیں کیونکہ دنیا چند روزہ اور فانی ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے والی اور باقی ہے)۔

دَنَوْتُ مِنَ اللّٰہِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ۔ میں اللہ تعالیٰ سے آج ایسا نزدیک ہوا کہ اُتنا نزدیک کبھی نہیں ہوا۔

اَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ۔ اپنے دوست کو تو نزدیک کرے گا اور باپ کو دور پھینک دے گا۔ (دوستوں کے ساتھ محبت اور احسان اور سلوک اور باپ سے دوری اور نفرت اسی طرح جورو کی خاطرداری کرے گا اور ماں کو نکال کر باہر کر دے گا۔ یہ آپ نے قیامت کی نشانیاں بیان فرمائیں)۔

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ۔ تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے دو چیزیں مجھ کو بھاتی ہیں۔ ایک تو عورتیں دوسرے خوشبو۔

اَلدُّنْیَا دُنْیَیَانِ دُنْیَا بَلَاغٍ وَّدُنْیَا مَلْعُوْنَةٌ۔ دنیا دو طرح کی ہیں ایک تو وہ دنیا جس سے آخرت کا سامان کیا جائے (وہ تو محمود ہے) دوسرے ملعون دنیا (جو آخرت سے اور یاد الٰہی سے غافل کر دے گناہ اور بدکاری میں پھنسائے)۔

کَانَتِ الدُّنْیَا بِاَسْرِهَا لِاٰدَمَ وَلِاَبْرَارِ وَلَدِهٖ۔ دنیا سب آدم اور اُن کے نیک اولاد کے لئے تھی (اب اُس میں سے جو دشمنوں نے لے لی پھر لڑکر اُن سے واپس ملے اس کو فئی کہیں گے اور جو بن لڑے ملے وہ انفال ہے)۔

قَطَعْتُمُ الْاَدْنٰی مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَوَصَلْتُمُ الْاَبْعَدَ مِنْ اَبْنَاءِ الْحَرْبِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ۔ لوگو تم نے جو شخص بدر والوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب تھا اُس سے تو قطع کیا اور جو شخص دور تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کے لئے آیا تھا اُس سے وصل کیا۔ (مطلب یہ ہے کہ حضرت علی کی اولاد سے تو بیعت نہ کی جنھوں نے جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو مارا اور عباس کی اولاد سے بیعت کر لی جو جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے آئے تھے۔

باب الدال مع الواو

دَوْءٌ۔ یا دَاءٌ۔ بیماری۔ اصل میں دَاوِءٌ تھا۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ۔ ہر بیماری کی ایک دوا ہے۔

مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا جَعَلَ لَهٗ دَوَاءً۔ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اُتاری اُس کی ایک دوا بھی رکھی ہے

(بردہ کسی کو معلوم ہے کسی کو نہیں معلوم)۔

إِنَّهُ دَاءٌ وَّ لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر ہم شراب کو دوا میں استعمال کریں، آپ نے فرمایا شراب تو بیماری ہے دوا نہیں ہے۔

كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ۔ ہر ایک عیب جو آدمی میں ہوتا ہے وہ اس میں موجود ہے۔

اَیُّ دَاءٍ اَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ۔ بخیلی سے بڑھ کر ہلاک یا بدتر کون سی بیماری ہے۔

لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ۔ اس میں کوئی بیماری یا خرابی نہیں ہے۔

دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ۔ اگلی امتوں کی بیماری تم میں سرایت کر گئی (حسد بغض تکبر وغیرہ)۔

اَلْخَمْرُ دَاءٌ۔ شراب بیماری ہے (یعنی بیماری پیدا کرتی ہے) اس کا استعمال جگر کو خراب کر دیتا ہے۔ رعشہ اور فالج پیدا کرتا ہے، گردوں کو ضعیف کر کے مرض ذیابیطس پیدا کرتا ہے آخر کار بنگل (زہری پھوڑا، سرطان) نمود ہوتا ہے۔

قَدْ مَلَّتْ اَطِبَّاءُ هٰذَا الدَّاءِ الدَّوِيِّ۔ اس سخت بیماری کے علاج کرنے والے طبیب تھک گئے۔

يَسُلُّ الدَّاءَ الدَّوِيَّ۔ (آلو بخارا) سخت بیماری کو کھینچ لیتا ہے۔

اَمَنَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاَدْوَاءِ الثَّلٰثَةِ۔ اللہ تعالیٰ اس کو تین بیماریوں سے بے خوف کرتا ہے

دَوْبَلٌ۔ سور کا بچہ۔

تَرْعَى الدَّوَابِلَ۔ سور کے بچے چراتا پھرے گا یا گدھے کے بچے۔ (یہ معاویہ نے شاہ روم کو لکھا تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے)۔

دَوْجٌ۔ خدمت کرنا۔

مَا تَرَكْتُ حَاجَةً وَّلَا دَاجَةً۔ میں نے کوئی چھوٹا یا بڑا کام نہیں چھوڑا (یعنی سب طرح کے گناہ کئے بعضوں نے کہا دَاجَةً تابع ہے حَاجَةً کا، جیسے اردو زبان میں

کہتے ہیں روٹی ووٹی لکھا وکھا۔ بعضوں نے بہ تشدید جیم پڑھا ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

دَوْحٌ۔ بڑا ہونا لٹک آنا۔

تَدْوِيْحٌ۔ بمعنے تفریق۔

اِنْدَاحَ بَطْنُهُ۔ اس کا پیٹ بڑا ہو گیا۔

كَمْ مِنْ عَذْقٍ دَوَّاحٍ فِي الْجَنَّةِ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ۔ ابو الدحداح کے لئے بہشت میں کئی بڑے لمبے اونچے کھجور کے درخت ہیں۔

فَاَتَيْنَا عَلٰى دَوْحَةٍ عَظِيْمَةٍ۔ ہم ایک بڑے درخت کے پاس آئے۔

اِنَّ رَجُلًا قَطَعَ دَوْحَةً مِّنَ الْحَرَمِ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً۔ ایک شخص نے حرم کا ایک بڑا درخت کاٹ ڈالا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا۔

سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ دَاحَةَ۔ ایک شخص کا نام ہے (داحہ اس کی ماں تھی یا ماں کی لونڈی)۔

دَوْخٌ۔ ذلیل ہونا، خوار ہونا، غالب ہونا، سر گھومنا۔

تَدْوِيْخٌ اور اِدْوَاخٌ۔ ذلیل کرنا۔

اَدَاخَ الْعَرَبَ وَدَانَ لَهُ النَّاسُ۔ عرب لوگوں کو ذلیل کیا اور لوگوں نے ان کی اطاعت قبول کی۔

دَوْخَلَّةٌ۔ کھجور کے پتوں کا تھیلا، بورہ جس میں کھجور وغیرہ رکھی جاتی ہے۔ جیسے زَبِيْلٌ اور قَوْصَرَّةٌ۔ ان کے بھی یہی معنی ہیں۔

فَاِذَا سِبٌّ فِيْهِ دَوْخَلَّةُ رُطَبٍ فَاَكَلْتُ مِنْهَا۔ میں کیا دیکھتا ہوں ایک پٹیا ہے (باریک کپڑا) اس میں تازی کھجور کی ایک تھیلی ہے میں نے اس میں سے کھایا۔

دَوْدٌ۔ کیڑے پڑنا۔

دُوْدٌ۔ کیڑا۔

دُوَيْدٌ۔ چھوٹا کیڑا۔

دِيْدَاءٌ- دولنا۔

إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ لَا يُدَادُوْنَ- مؤذن لوگوں کو (مرنے کے بعد) کیڑے نہیں کھاتے۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَادَ الطَّعَامُ اور اَدَادَا اور دَوِّدَ فَهُوَ مُدَاوِدٌ- جب کھانے میں کیڑے پڑجائیں۔

دَاوُدُ- ایک مشہور پیغمبر ہیں۔

إِذَا ظَهَرَ اَمْرُ الْاَئِمَّةِ حُكْمَ بِحُكْمِ دَاوُدَ- جب اماموں کی حکومت ہوجائے گی تو حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح حکومت کریں گے (گواہ نہیں طلب کریں گے)۔

دِيْدَانَ- جمع ہے دُوْدٌ کی۔

دَوْرٌ- یا دَوَرَانٌ- گول پھرنا۔

دِيْرَ بِهٖ- اُس کا سر گھومنے لگا۔

مُدَاوَرَةٌ- ساتھ ساتھ گھومنا کسی کی خاطر داری کرنا، بمعنے مُدَارَاةٌ ہے۔

اِدَارَةٌ- گھمانا۔

دَارٌ- محل، گھر، عمارت اور صحن سمیت' اُس کی جمع اَدْوُرٌ اور دُوْرٌ اور دُوْرَانٌ اور دُوْرَاتٌ اور دِيَارَاتٌ اور اَدْوَارٌ اور اَدْوِرَةٌ آئی ہے۔

دَارٌ- بمعنی شہر اور ولایت اور قبیلہ بھی آیا ہے۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ کیا میں تم کو انصار کا بہتر قبیلہ نہ بتلاؤں۔

مَا بَقِيَتْ دَارٌ اِلَّا بُنِيَ فِيْهَا مَسْجِدٌ- کوئی قبیلہ ایسا باقی نہ رہا جہاں ایک مسجد نہ بنائی گئی ہو۔

اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ- آپ نے گھروں میں یا محلوں میں مسجد بنانے کا حکم دیا۔ (جہاں محلہ والے نماز پڑھا کریں)۔

وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ دَارٍ- کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر بھی باقی رکھا ہے (نہیں سب بیچ کر کھا گئے)۔

دَارُ الْقَضَاءِ- ایک گھر تھا جس کو بیچ کر عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد کا قرضہ ادا کیا جسے وہ وصیت کرگئے تھے۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ- تم پر سلام گھر والے مومنو (قبرستان کو گھر فرمایا کیونکہ وہ مُردوں کا گھر ہے تو دَار سے اہل دار مراد ہیں)۔

دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ- بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں ہی رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں (مسجد تک جاتے ہوئے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے تو دور رہنے میں تمہاری نیکیاں زیادہ لکھی جاتی ہیں)۔

فَاَسْتَاذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ- میں پروردگار کے محل پر پہنچ کر اذن مانگوں گا (اُس کا محل بہشت ہے جس کو دارالسلام کہتے ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے مراد وہ بہشت ہے جہاں ہمارا پروردگار خاص تجلی فرمائے گا۔

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا عَلٰى اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ- یہ رات بھی کیا تکلیف کی لمبی رات تھی مگر اُس نے مجھ کو دار الکفر سے نجات بخشی۔ (نہایہ میں ہے کہ دارۃ دار سے خاص ہے۔)

يَحْتَرِقُوْنَ فِيْهَا اِلَّا دَارَاتُ وُجُوْهِهِمْ- دوزخی دوزخ میں جل جائیں گے مگر (جو مومن ہوں گے اُن کے) منہ کے گردے نہیں جلنے کے (کیونکہ وہ سجدہ کا محل ہے) (دوسری حدیث میں ہے کہ سجدے کے ساتوں اعضا محفوظ رہیں گے)

اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ- زمانہ گھوم کر اپنی اُس اصلی حالت پر آگیا جس دن اللہ تعالٰے نے آسمان اور زمین کو بنایا تھا (مطلب یہ ہے کہ عرب کے مشرکوں نے جو مہینوں کو آگے پیچھے کردیا تھا اور سب گول مال خلط ملط ہوگیا تھا یوں ہی ہو ہوا کر آخر اب ہر مہینہ پھر اپنے اصلی ٹھکانے پر آگیا عرب کے کافر محرم کو پیچھے کرکے صفر کے مہینے کو محرم کردیتے اسی طرح ہر سال محرم کو پیچھے ڈالتے آخر محرم پھر محرم میں آیا اور حساب ٹھیک ہوا تو گویا زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر آگیا

کہ انی نے کہا وہ ہر سال ایک نئے مہینے میں حج کیا کرتے
مثلاً ایک سال ذی الحجہ میں حج کیا تو دوسرے سال محرم
میں، اسی طرح کرتے کرتے جس سال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حج کیا اتفاق سے وہ ٹھیک ذی الحجہ ہی کا
مہینہ پڑا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ زمانہ گھوم گھام
کر اب اپنی ٹھیک حالت پر آگیا)۔

لَقَدْ دَاوَرْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی اَدْنٰی مِنْ هٰذَا فَضَعُفُوْا۔ (شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے ہمارے پیغمبر صاحب سے فرمایا) میں نے بنی اسرائیل
پر اس سے آسان بات پھرائی لیکن وہ عاجز ہو گئے اور نہ
کر سکے ایک روایت میں دَاوَدْتُ ہے۔ یعنی میں نے
بنی اسرائیل سے اس سے آسان بات چاہی)۔

فَیَجْعَلُ الدَّائِرَۃَ عَلَیْهِمْ۔ اُن کو مغلوب کرے
دَائِرَۃ بمعنی حادثہ اور مصیبت بھی آیا ہے۔

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِیِّ۔ اچھے ہمنشین
کی مثال عطار کی سی ہے یہ دارین کے طرف منسوب ہے
جہاں سے خوشبو لایا کرتے تھے۔ دارین ایک موضع ہے
بحرین میں جہاں مشک ہندوستان سے لایا کرتے تھے
کذا قال الجوہری)۔

کَاَنَّهٗ قِلْعٌ دَارِیٌّ۔ گویا وہ دارین کا پردہ ہے۔
قِلْعٌ۔ کشتی کا پردہ جس کو ہوا لگ کر کشتی چلاتی ہے عربی
میں اُس کو شِرَاع بھی کہتے ہیں)۔

تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ اَوْ لِسِتٍّ اَوْ لِسَبْعٍ وَّ ثَلَاثِیْنَ۔ اسلام کی چکی ۳۵ یا ۳۶ یا
۳۷ تک (خوب) گھومتی رہے گی (روز بروز اسلام کی ترقی
ہوتی جائے گی) ۳۵ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت اور
۳۶ میں جنگ جمل اور ۳۷ میں جنگ صفین ہوئی بس
اسلام کی بہار جاتی رہی چکی گھومتے گھومتے رک گئی۔ اس
حدیث میں ایک کھلا معجزہ ہے)۔

دَیَّارٌ۔ گھر میں رہنے والا۔

اِسْتَدَارُوْا اِلَی الْکَعْبَۃِ۔ کعبے کی طرف گھوم گئے (بیت
المقدس کی طرف پیٹھ ہو گئی)۔

دَارِیٌّ۔ جو ہمیشہ گھر میں رہے سفر نہ کرے۔

کَانَ مُدَوَّرَ الْوَجْهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
چہرۂ انور گول تھا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل گول
تھا کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرۂ انور گول
نہ تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ کسی قدر گولائی آپ کے چہرۂ مبارک
میں تھی تلوار کی طرح بالکل لمبا اور پتلا نہ تھا)۔

لَا یَخْشَی الدَّوَائِرَ۔ زمانہ کے حادثوں سے نہیں ڈرتا۔

شَهِدْتُ الدَّارَ۔ میں اُس وقت موجود تھا جب باغیوں
نے حضرت عثمانؓ کا گھر گھیر لیا تھا۔

وَعَلَیْهِمْ دَارَتِ الرَّحٰی۔ اُنہی پر چکی گھومی یعنی اولو العزم
پیغمبر وہی تھے)۔

دَوْسٌ۔ پاؤں سے روندنا، زور سے جماع کرنا، ذلیل
کرنا، صیقل کرنا۔

دَوَّاسٌ۔ شیر بہادر۔

دَوَّاسَۃٌ۔ ناک۔

دُوَیْسَۃٌ۔ جماعت۔

دِیْسَۃٌ۔ جہاں گنجان درخت ہوں۔

وَدَائِسٌ وَّ مُنَقٍّ۔ اور اناج کو کوٹنے والا اور چھاننے والا
صاف کرنے والا۔ بعضوں نے اُس کو بکسرۂ نون روایت کیا
ہے یعنی آواز کرنے والا۔ مطلب یہ ہے کہ مواشی آواز کرنیوالے

فَتَجِیْئُوْنَ تَدُوْسُوْنَ الطِّیْنَ۔ پھر تم کیچڑ روندتے
ہوئے آؤ۔

لَا تُسْلِمْ اِلٰی دَیَّاسٍ۔ اناج روندنے والے سے بیع سلم
مت کر۔

دَوْفٌ۔ ملانا، پانی سے تر کرنا۔

عَرَقُكَ اَدُوْفُ بِهٖ طِیْبِیْ۔ (حضرت ام سلیم آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جسم سے پسینہ لے کر جمع کر رہی تھیں اتنے میں آپ ہوشیار ہوتے، دریافت فرمایا یہ کیا کرتی ہے؟ (انھوں نے کہا) آپ کا پسینہ لے رہی ہوں اس کو میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔

اَدِیْفِیْهِ فِیْ تَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ۔ (حضرت سلمان فارسی نے اپنی عورت سے مرض موت میں کہا) یہ مشک پانی کے ایک کونڈے میں گھول۔

دُوْفَصٌ۔ سفید چکنی پیاز۔

اَکْثِرْ دُوْفَصَهَا۔ (حجاج نے اپنے باورچی سے کہا) اس میں سفید پیاز زیادہ ڈال۔

دَوْكٌ۔ یا مَدَاكٌ۔ پینا، جماع کرنا، جیسے نَیْكٌ ہے بمعنی جماع۔

دَاكَ الْمَرْءَةَ یا نَاكَ الْمَرْءَةَ۔ عورت سے جماع کیا۔

دَوْكَةٌ اور دُوْكَةٌ۔ لڑائی، جھگڑا، طرح طرح کی باتیں، غور خوض۔

فَبَاتَ النَّاسُ یَدُوْکُوْنَ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر میں فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ محبت رکھتا ہے) تو رات بھر لوگ اسی فکر میں غلطاں و پیچاں رہے، یا باتیں بناتے رہے (کہ یہ شخص کون ہے) آخر صبح کو آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا جھنڈا ان کے حوالے کیا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ تیسری روایت میں یوں ہے وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں (سبحان اللہ اس حدیث سے جناب امیرؓ کی بڑی فضیلت نکلی کہ وہ محبوب ہیں اللہ اور رسولؐ کے اور خارجیوں اور ناجیوں کا منہ کالا ہوا) ایک روایت میں بجائے یَدُوْکُوْنَ کے یَذْکُرُوْنَ ہے، یعنی تذکرہ کرتے رہے)۔

دَوْلٌ۔ یا دَالَةٌ۔ مشہور ہونا۔

دَوْلَةٌ۔ لٹک جانا، انقلاب، ایک حال سے دوسرا حال ہونا، جیسے دَوْلٌ پرانا ہونا، جلدی چلنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا۔

دُوْلَةٌ۔ وہ مال جو ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں جائے کبھی اس کو ملے کبھی اس کو (بعضوں نے کہا دَوْلَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں اب دُوْلَةٌ اور دَوْلَةٌ روپیہ پیسہ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ منتقل ہوتا رہتا ہے، آج اس کے پاس کل اس کے پاس)۔

اِذَا کَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا۔ جب غنیمت کا مال دولت سمجھا جائے (بادشاہ اور رئیس اس کو اپنے باپ کا مال سمجھیں غریب مسلمانوں میں شرع کے موافق تقسیم نہ کریں) یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانی بیان فرمائی۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ امانتی مال کو لوٹ کا مال سمجھیں، یعنی کھا پی جائیں صاحب مال کو واپس نہ دیں، زکوٰۃ کو تاوان اور ڈنڈ سمجھیں، علم خدا کی رضامندی کے لئے حاصل نہ کریں بلکہ مال اور جاہ اور فخر اور نزاع اور جدال کے لئے، دوست سے تو مل کر رہیں اور باپ سے دور، اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر لعنت کریں (یعنی سلف صالحین اور ائمہ محدثین اور مجتہدین کی برائی کریں معاذ اللہ یہ سب باتیں ہمارے زمانہ میں موجود ہیں قیامت کے قرب کی نشانی ہے)۔

لَمْ تَتَدَاوَلْهُ بَیْنَكَ وَبَیْنَهُ الرِّجَالُ۔ مجھ سے ایسی حدیث بیان کرو جو تم نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو (تمہارے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دوسرے لوگوں کا واسطہ نہ ہو)۔

نُدَالُوْنَ عَلَیْهِمْ وَیُدَالُوْنَ عَلَیْنَا۔ ہم ان پر غالب ہوتے ہیں وہ ہم پر غالب ہوتے ہیں۔

عرب لوگ کہتے ہیں اُدِیْلَ لَنَا عَلٰی اَعْدَائِنَا وَکَانَتِ الدَّوْلَةُ لَنَا۔ ہم اپنے دشمنوں پر فتحیاب ہوئے اور دولت ہم کو ملی۔

نُدَالُ عَلَیْہِ وَیُدَالُ عَلَیْنَا۔ کبھی ہم اُس پر غالب ہوتے ہیں کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے۔

یُوْشِكُ اَنْ تُدَالَ الْاَرْضُ مِنَّا۔ وہ زمانہ قریب ہے جب زمین کی باری ہم پر آئے گی (وہ ہمارا خون گوشت پوست سب کھائے گی جیسے ہم آج اُس کی پیداوار پھل کھا رہے ہیں اُس کا پانی پی رہے ہیں)۔

وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَۃٌ۔ ہمارے کچھ خوشے کھجور کے لٹک رہے تھے۔

اَلْحَرْبُ دُوَلٌ۔ جنگ دو سر دارد" کبھی اس کی فتح کبھی اُس کی فتح۔

نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَۃٍ۔ ہم باری باری اُسی پیالہ میں سے کھاتے جاتے تھے۔

یُدِیْلُنَا۔ باری باری ہم کو دولت دیتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے بعضوں نے کہا دُوْلَۃٌ بضمہ دال مال روپیہ پیسہ اور دَوْلَۃٌ بفتحہ دال جنگ۔

اِنِّیْ لَصَاحِبُ الْکَرَّاتِ وَدَوْلَۃُ الدُّوَلِ۔ میں کئی بار آنے والا ہوں اور دولتوں کی دولت ہوں۔

قَدْ اَدَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ فُلَانٍ۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو فلاں شخص پر مدد دی اور اُس پر فتحیاب کیا۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا مُدِیْلُ الْمَظْلُوْمِیْنَ۔ میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں، مظلوموں کو غالب کرنے والا۔

دَوَالَیْكَ۔ بار بار لینا، جیسے حَنَانَیْكَ۔ بار بار تیری مہربانیاں۔

دُوَالَۃٌ۔ لومڑی۔

دَوْلَجٌ۔ چورخانہ جس میں سامان زیور اسباب وغیرہ رکھتے ہیں۔ یعنی کوٹھری کے اندر دوسری چھوٹی کوٹھری۔ نہایہ میں ہے کہ دولج اصل میں وولج تھا پہلے واؤ کو تا سے بدلا پھر تا کو دال سے اب تولج اور دولج دونوں مستعمل ہیں۔ سوراخ ہو یا نالی یا غار جس میں کوئی چھپ سکے اُس کو بھی کہتے ہیں ؏

اَتَتْنِیْ امْرَاَۃٌ تُبَایِعُھَا فَاَدْخَلْتُھَا الدَّوْلَجَ وَضَرَبْتُ بِیَدِیْ اِلَیْھَا۔ ایک عورت بیعت کرنے کو میرے پاس آئی میں نے اُس کو چورخانہ میں گھسیٹ دیا اور اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھا دیا (تاکہ وہ بیعت کرلے) سلمانؓ کے اسلام کی حدیث میں بھی یہ لفظ آیا ہے۔ بعضوں نے کہا دولج وہ مقام ہے جہاں ہرنیں جا کر چھپ رہتی ہے۔

دَوْمٌ یا دَوَامٌ یا دَیْمُوْمَۃٌ۔ ہمیشگی، امتداد ثبات جمنا، برقرار رہنا۔

نَھٰی عَنِ الْبَوْلِ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (مجمع البحار میں ہے کہ بہتے ہوئے جاری پانی میں جب وہ بہت ہو پیشاب نہ کرنا اَولیٰ ہے۔ اگر تھوڑا ہو تو مکروہ ہے اور ٹھہرے ہوئے پانی میں حرام ہے اگر قلیل ہو اور جو کثیر ہو تو مکروہ ہے اور کچھ بعید نہیں اگر حرام ہو)۔

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ ظِلِّ دَوْمَۃٍ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک گنجان درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے۔ بعضوں نے کہا دوم گوگل کے درخت کو کہتے ہیں۔

دُوْمَۃُ الْجَنْدَلِ۔ ایک مقام کا نام ہے زرکانی نے کہا ایک بستی ہے تبوک کے قریب وہاں ایک قلعہ ہے، مغنی میں ہے وہاں کا بادشاہ اکیدر تھا۔

دَوْمِیْنُ یا دُوْمِیْنُ۔ ایک بستی کا نام ہے حمص کے قریب جو ملک شام میں ہے۔

قَدْ دَوَّمُوا الْعَمَائِمَ۔ عماموں کو اپنے سروں کے گرد پھرایا۔

ثُمَّ دَوَّمَ بِیْ فِی السَّمَاءِ۔ پھر مجھ کو آکاش میں پھرایا۔

اِنَّھَا کَانَتْ تَصِفُ مِنَ الدُّوَامِ سَبْعَ تَمَرَاتٍ۔

؏ نہایہ میں ہو کہ یہ مقام اس کے ذکر کا نہیں مگر لفظی رعایت سے ہم نے اس کو یہاں ذکر کر دیا ۱۲ منہ

عَجْوَۃً فِیْ سَبْعِ غَدَوَاتٍ عَلَی الرِّیْقِ۔ حضرت عائشہ دوران سر کی بیماری کا یہ علاج بیان کرتی تھیں کہ سات عجوہ کھجوریں سات دن صبح ہی صبح نہار منہ کھالے۔

نَھٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ۔ ٹھیرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَامَ یَدُوْمُ۔ جب کوئی مدت تک قائم رہے۔

عَلَیْکُمُ السَّامُ وَالدَّامُ۔ تم پر ہمیشہ قائم رہنے والی موت۔ (دَامٌ اصل میں دَائِمٌ تھا لیکن سَامٌ کے ہم وزن کرنے کے لئے ہمزہ اُڑا دیا۔)

اَحَبُّ الْعَمَلِ مَادَاوَمَ عَلَیْہِ۔ سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو وہ نیک عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے (یعنی ہر روز یا ہر ہفتہ یا ہر مہینے اُس کو کیا کرے یہ نہیں کہ چند روز کیا پھر چھوڑ دیا)۔

لَایَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ۔ کوئی تم میں سے ٹھیرے ہوئے پانی میں پیشاب کرکے پھر اُس میں نہ نہائے بظاہر اس حدیث کا یہ مضمون نکلتا ہے کہ ٹھیرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا پھر اُس میں نہانا یہ دونوں باتیں منع ہیں حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں ہوا کیونکہ دوسری روایت میں ٹھیرے ہوئے پانی میں صرف پیشاب کرنے کی ممانعت آئی ہے تو حق یہ ہے کہ ٹھیرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے خواہ اُس میں غسل کرے یا نہ کرے۔ کذا فی مجمع البحار۔

دَوَّمَ الطَّائِرُ فِی الْھَوَاءِ۔ پرندے نے اپنے پنکھ ہوا میں پھیلا دیئے۔

مَادُوْوِمَ عَلَیْہِ۔ جس پر ہمیشگی کی جائے۔

دَائِمٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ قائم ہے اُس کو کبھی تغیر اور فنا نہیں۔

فِیْ دَوْمَۃِ الْکَرَمِ مَحْتِدُہٗ۔ آپ کی طبیعت اور سرشت کرم کے درخت کی جڑ ہے (یعنی کرم اور احسان اور سخاوت اور ہمت آپ کی جبلی اور فطری خصلت ہے)۔

اَسْتَدِیْمُ اللّٰہَ عِزَّکَ۔ میں اللہ سے چاہتا ہوں تیری عزت ہمیشہ قائم رکھے۔

دُوْنٌ۔ کمزور ہونا، خسیس ہونا۔

تَدْوِیْنٌ۔ جمع کرنا۔

تَدَوُّنٌ۔ بے پرواہ ہونا۔

دُوْنَ۔ نقیض ہے فوق کی اور بمعنی قبل اور غیر اور قدام اور قریب اور وراء اور سوٰی کے بھی آتا ہے۔ محیط میں ہے کہ دُوْنَ کبھی فوق کے معنی میں بھی آتا ہے اور کبھی شریف کے معنی میں بھی۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ۔ جو شخص اپنے مال کے نزدیک مارا جائے یعنی اپنا مال بچانے کے لئے وہ شہید ہے۔

فَجَعَلْتُ عَلٰی مَنْکِبَیْکَ دُوْنَ الْحِجَارَۃِ۔ میں آپ کی ازار آپ کے مونڈھے پر ڈال دوں وہ پتھر کے تلے رہے (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا)۔

مَادُوْنَ لَحْمِہٖ۔ گوشت کے تلے یا گوشت کے نزدیک۔

اَلْحَاکِمُ یَحْکُمُ بِقَتْلِ عَلٰی مَنْ وَجَبَ عَلَیْہِ دُوْنَ الْاِمَامِ۔ حاکم کسی سے قصاص لینے کا حکم کرے امام کے پاس رہ کر یا امام کے سوا دوسرا کوئی حاکم ایسا حکم کرے۔

کَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اَللَّیْلَۃَ۔ جیسے یہ بات معلوم ہے کہ آج کی رات کل کے دن سے پہلے ہے۔

اِذَا رَکَعَ الْمُصَلِّیْ دُوْنَ الصَّفِّ۔ جب نماز پڑھنے والا صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کرلے (یعنی جلدی کے مارے اس خیال سے کہ کہیں امام رکوع سے سر نہ اُٹھالے)۔

دُوَیْنَ بُرَیْدِ الرُّوَیْثَۃِ۔ بریدِ رویثہ کے قریب (یہ تصغیر ہے۔ دُوْنَ کی)۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔ جو شخص دین کے آگے یعنی دین کی حمایت میں مارا جائے وہ شہید

ہے۔ طیبی نے کہا مثلاً کوئی کافر یا بدعتی دین کی خرابی یا توہین کرتا ہو اور یہ دین کی حمایت میں مارا جائے۔ صاحب مجمع البحار نے تَدْنُو الشَّمْسُ کو اس باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اس باب سے متعلق نہیں وہ دُنُوٌّ سے ہے بمعنی نزدیک ہونے کے یعنی سورج نزدیک آجائے گا۔

مَنْ حَلَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ۔ جو شخص حد کا مقدمہ حاکم تک پہنچ جانے کے بعد سفارش کرے۔

حَتّٰی اَكُوْنَ دُوْنَهٗ۔ میں اُس کے آگے ہوں گا۔

اُنْفِقُ عَلَيْهَا نَفَقَةَ دُوْنٍ۔ میں اُس کو ادنیٰ درجہ کا خرچہ دیتا ہوں۔

اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ۔ تو لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا ہے، تیرے سوا کوئی چیز ایسی چھپی ہوئی نہیں ہے یا تیرے لگ بھگ بھی کوئی شی نہیں ہے یا تجھ سے کچھ اُتر کر کوئی شی نہیں ہے بلکہ ہر شی تجھ سے بہت اُتری ہوئی ہے یا تیرے آگے کوئی شی نہیں ہے یا تیرے اوپر کوئی شی نہیں ہے کیونکہ دُوْن کبھی فوق کے معنی میں بھی آتا ہے مگر یہ معنی سیاق حدیث سے چسپاں نہیں ہوتا یعنی اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ اس لئے کہ جب دُوْن کو فوق کے معنی میں لو تو تکرار لازم آتی ہے)

لَيْسَ دُوْنَهٗ مُنْتَهًى۔ اُس کے قرب کی کوئی انتہا نہیں ہے (یعنی مراتب قرب الٰہی بے نہایت اور بے حد اور بے غایت ہیں یا اُس کے قرب کی کوئی حد نہیں ہے جہاں تک پہنچو وہاں سے بھی پروردگار وراء الوراء اور بعید ہے یا اُس کے سوا کسی اور کی طرف ہمارے دعاؤں اور سوالوں کی انتہا نہیں ہے)۔

دُوْنَكَ هَا يَا اُمَّ خَالِدٍ۔ لے اُمّ خالد لے (میں نے جو تجھ سے وعدہ کیا تھا اُس کے موافق)۔

دِيْوَانٌ۔ وہ کتاب جس میں تنخواہ داروں اور وظیفہ خواروں کے نام ہوتے ہیں اور نامۂ اعمال۔

اَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الدَّوَاوِيْنَ عُمَرُ۔ سب سے پہلے مسلمانوں میں حضرت عمرؓ نے دفتر مقرر کیا (یعنی تنخواہ داروں کا کتابچہ جس میں اُن کے نام مندرج کئے اور سالانہ تنخواہ ہر ایک کی اس پر لکھی گئی)

اِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ فِي النِّفَاسِ لَمْ يُنْشَرْ لَهَا دِيْوَانٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ جب عورت زچگی میں مرجائے تو قیامت کے دن اُس کا نامۂ اعمال نہیں کھولا جائے گا (بلکہ بے حساب وکتاب بہشت میں داخل ہوگی کیونکہ وہ شہید ہے)۔

اَجَازَ الْخُلْعَ دُوْنَ عِقَاصِ رَأْسِهَا۔ خلع ہر چیز کے بدل جائز رکھا سوا عورت کے چونڈے کے یا یہاں تک کہ سر کے چونڈے کے بدل بھی خلع جائز رکھا۔

دَوِيَ۔ بیمار ہونا، کینہ رکھنا۔

دَوَاءٌ۔ بیماری دور کرنے والی چیز اُس کی جمع اَدْوِيَةٌ ہے۔

مُدَاوَاةٌ۔ علاج کرنا۔

اِدْوَاءٌ۔ بیمار کرنا۔

عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ يُدْوِي وَيُدَاوِي۔ وہ بیمار بھی کرتا ہے علاج بھی کرتا ہے۔

كُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَاءٌ۔ ہر عیب اور ہر بیماری جو لوگوں میں ہوتی ہے وہ اُس میں موجود ہے (یعنی وہ مجمع امراض یا عیوب ہے اُس کی ہر ایک بیماری سخت درجہ کی ہے۔ جیسے کہتے ہیں هٰذَا الفرس فرس یہ گھوڑا گھوڑا ہے یا هٰذا الکتاب کتاب یہ کتاب البتہ کتاب ہے یا هٰذا التفسير تفسير۔ تفسیر تو یہ تفسیر ہے)

مترجم۔ کہتا ہے یہ حدیث میں نے دَوْءٌ میں بیان کی ہے وہی اُس کا اصلی مقام تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع کی متابعت سے یہاں بھی بیان کر دی اسی طرح ای داء ادوی من البخل اور لاداء ولاخبثة اور دب الیکم داء الامم یہ حدیثیں بھی اوپر اسی لفظ میں گزر چکی ہیں۔

اَیُّ دَاءٍ اَدْوٰی مِنَ الْبُخْلِ۔ بخیل سے بڑھ کر کونسا عیب ہے (بخیل آدمی میں کتنے بھی ہنر ہوں لیکن کوئی تعریف نہیں کرتا۔ اور سخی میں کتنے ہی عیب ہوں لیکن اُس کے کوئی عیب پر نظر نہیں ڈالتا جیسے سعدیؒ نے کہا ہے ؎

سخاوت مس عیب را کیمیا است

سخاوت ہمہ دردہا را دوا است)

لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَۃَ۔ اس مال میں کوئی چھپا ہوا عیب یا دغا نہیں ہے۔

اَلْخَمْرُ دَاءٌ لَا دَوَاءٌ۔ شراب ایک بیماری ہے نہ کہ دوا (یہاں بیماری سے مراد گناہ ہے اور عیب۔)

دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ۔ اگلی امتوں کی بیماری تم میں بھی سرایت کر گئی (آہستہ آہستہ گھس آئی، مراد حسد اور بغض اور دنیا کی طمع ہے)۔

اِلٰی مَرْعًی وَبِیٍّ وَمَشْرَبٍ دَوِیٍّ۔ وبائی چراگاہ اور بیماری کے پانی کی طرف۔

وَکَاَیْنْ قَطَعْنَا اِلَیْکَ مِنْ دَوِیَّۃٍ سَرْبَخٍ۔ اور کتنے بیابان بے آب وگیاہ کشادہ میدان ہم نے آپ کی طرف قطع کئے یعنی اُن کو طے کر کے آپ کے پاس آئے۔

دَوٌّ۔ وہ جنگل جس میں گھانس نہ ہو۔ دَوِیَّۃٌ اُس کی طرف منسوب ہے۔

فِیْ اَرْضٍ دَوِیَّۃٍ۔ ایک خشک بے آب وگیاہ زمین میں (ایک روایت میں دَاوِیَّۃٍ ہے معنی وہی ہیں، ایک واو کو برخلاف قیاس الف سے بدل دیا، جیسے طیؔ کے نسبت میں طائیؔ کہتے ہیں)

دَوِیٍّ مُھْلِکَۃٍ۔ ایک ہلاکت کے خشک میدان میں۔

قَدْ لَفَّھَا اللَّیْلُ بِعَصْلَبِیٍّ اَرْوَعَ خَرَّاجٍ مِنَ الدَّاوِیْ۔ (یہ حجاج نے اپنے خطبہ میں کہا رات نے اُس کو ایسے مرد کے ساتھ لپیٹ دیا جو تنومند بہادر یا خوب رو جنگلوں میں سے نکلنے والا ہے (یعنی سفر آزمودہ) اور جہاں دیدہ ہے اُس کو جنگلوں کا حال خوب معلوم ہے)۔

نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِہٖ۔ اُس کی آواز کی گنگناہٹ سنتے تھے یا بھنبھناہٹ (جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے)۔

ایک روایت میں دُوِیَّ ہے بضمہ دال معنی وہی ہیں۔

بِاَیِّ شَیْءٍ دُوِیَ جُرْحُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَابَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس زخم کی جو جنگ اُحد میں آپ کو لگا تھا کیا دوا کی گئی تھی۔

یُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی۔ (عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جاتیں) زخمیوں کا علاج کرتیں (طیبی نے کہا یعنے اپنے محرم لوگوں کا اور خاوندوں کا یا غیروں کا بھی اس طرح کہ اُن کے اعضاء کو ہاتھ نہ لگاتیں مگر ضرورتؔ سے (معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت مرد کو غیر محرم عورت کا اسی طرح عورت کو غیر مرد کے جسم کا چھونا درست ہے لان الضرورات تبیح المحذورات وماجعل علیکم فی الدین من حرج اور یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر)۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ۔ یا مَا جَعَلَ اللّٰہُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا جَعَلَ لَہٗ دَوَاءً۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اُتاری جس کی ایک دوا نہ رکھی ہو (طیبی نے کہا اس حدیث سے دوا اور علاج کا استحباب نکلتا ہے اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے ہم کہتے ہیں دوا کرنا بھی تقدیر میں ہے جیسے دعا اور تدبیر تقدیر کے منافی نہیں ہے اور خود شارعؑ نے حکم دیا ہے کہ اگر کافروں سے لڑائی کرو تو لڑائی کے سامان تیار کرو قلعے اور مورچے بناؤ ہلاکت میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اونٹ کا پاؤں باندھ دے پھر اللہ پر بھروسہ کر البتہ مومن کو یہ اعتقاد ضرور ہے کہ دوا اپنے اثر میں مستقل نہیں ہے بلکہ اللہ کے حکم

ع۔ مجمع البحار میں ہے کہ اگر عورت مرجائے اور غسل دینے والی عورت نہ ہو تو مرد کپڑا ڈال کر اس کو غسل دے ١٢ منہ

سے اور مرض ہے اگر اس کا حکم نہ ہو تو لاکھ دوا کرو کبھی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا مرض بڑھتا جاتا ہے۔ ؎

از قضا سرکنگبین صفرا فزود

روغن بادام خشکی می نمود!

قَدْ مَلَّتْ اَطِبَّاءُ هٰذَا الدَّاءِ الدَّوِيِّ - اس سخت بیماری کے علاج کرنے والے تھک گئے (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب لوگوں نے اُن کی رائے نہ سُنی)۔

اِذَا نَزَلَ اِلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ النَّحْلِ - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اُترتی تھی تو آپ کے مُنہ کے پاس شہد کی مکھیوں کی سی آواز سنائی دیتی تھی۔

بَابُ الدَّال مع الهاء

دَهْدَهَةٌ - یا دَهْدَاةٌ یا دِهْدَاءٌ - لڑھکانا۔

فَيَتَدَهْدَى الْحَجَرُ فَيَتْبَعُهٗ فَيَاْخُذُهٗ - پھر پتھر لڑھکتا ہوا چلا جاتا ہے وہ اس کے پیچھے جا کر اُس کو پکڑ لیتا ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَهْدَيْتُ الْحَجَرَ یا دَهْدَهْتُهٗ - میں نے پتھر لڑھکایا۔

لَمَا يُدَهْدِهُ الْجُعَلُ خَيْرٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا فِى الْجَاهِلِيَّةِ - گبریلا کیڑا جو گوہ وغیرہ لڑھکاتا ہے وہ اُن لوگوں سے بہتر ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں (کفر اور شرک پر) مرے۔

كَمَا يُدَهْدِهُ الْجُعَلُ النَّتْنَ بِاَنْفِهٖ - جیسے گوہ کا کیڑا اپنی ناک سے نجاست دھکیلتا ہے۔

دَهْدَاةٌ - چھوٹے اونٹ۔

دُهْدُوَةٌ - وہ جو گبریلا لڑھکاتا ہے جیسے دُهْدُوَّةٌ اور دُهْدِيَّةٌ۔

دَهْرٌ - آفت اُترنا، لمبا زمانہ۔ جیسے دِهَارٌ اُس کی جمع اَدْهُرٌ اور دُهُوْرٌ اور اَدْهَارٌ ہے۔

لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ الدَّهْرَ هُوَ اللّٰهُ یا فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ - زمانہ کو بُرا مت کہو اس لئے کہ زمانہ کو جن جن کاموں کا کرنے والا تم سمجھتے ہو اُن کا کرنے والا اللہ ہی ہے (زمانہ کچھ نہیں کر سکتا) تو جب تم زمانہ کو بُرا کہو گے تو گویا معاذاللہ اللہ کو بُرا کہا۔

عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب اُن پر مصیبتیں آتیں تو زمانہ کی شکایت کرتے اُس کو بُرا بھلا کہتے ہند اور فارس کے لوگوں کا بھی یہی دستور ہے۔ آسمان کو بُرا کہتے ہیں کبھی زمانہ کو کبھی ستاروں کو یہ سب بیوقوفی کی باتیں ہیں نہ آسمان کچھ کر سکتا ہے نہ زمانہ نہ ستارے، بُرائی بھلائی سب کا پیدا کرنے والا وہی ایک خدا ہے۔

اِبْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ - (بعضوں نے وَاَنَا الدَّهْرَ بہ نصب راء پڑھا ہے یعنی میں ہمیشہ باقی ہوں) آدمی زاد زمانہ کو بُرا کہتا ہے اور زمانہ کیا کر سکتا ہے میں سب کچھ کرتا ہوں۔ (محیط میں ہے کہ دھر کو بعضوں نے اللہ کا ایک نام قرار دیا ہے۔ کلیات میں ہے کہ دھر عالم کے امتداد کا نام ہے ابتدائی وجود سے لے کر اُس کی انتہا تک اور عادت باقیہ اور مدتِ حیات کو بھی دہر کہتے ہیں بعضوں نے کہا ہزار برس کو۔ اور آفت اور حادثہ اور غایت اور غلبہ کے معنی بھی آتے ہیں۔ بعضوں نے کہا دھر کے معنی آبد ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ نے کہا میں نہیں جانتا دھر کیا ہے؟

وَذٰلِكَ الدَّهْرُ - اور یہ یعنی گناہوں کی مغفرت ہمیشہ ہر ایک فرض نماز سے ہوتی رہتی ہے۔

فَاِنَّ ذَا الدَّهْرِ اَطْوَارٌ دَهَارِيْرُ - یہ زمانہ نئے نئے رنگ بدلتا رہتا ہے (کبھی خوشی کبھی رنج) (جوہری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں دَهْرٌ دَهَارِيْرُ یعنے یہ زمانہ بہت سخت ہے۔ جیسے کہتے ہیں لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ یہ رات بڑی کٹھن کی

یَوْمٌ اَیْوَمُ یہ دن بڑا سخت دن ہے۔ زمخشری نے کہا دَھَارِیْرُ زمانہ کی گردشیں انقلابات، حوادث۔
لَوْلَا اَنَّ قُرَیْشًا تَقُوْلُ دَھَرَہٗ الْجَزَعُ لَفَعَلْتُ۔ (ابو طالب نے مرتے وقت کہا) اگر قریش کے لوگ یوں نہ کہیں کہ موت کی گھبراہٹ سے یہ ڈر گیا تو میں ایسا کر لیتا (کلمۂ توحید پڑھ لیتا) (عرب لوگ کہتے ہیں دَھَرَہٗ جب اُس پر کوئی بُری بات آن پڑے اور وہ خوف زدہ ہو جائے۔)
مَاذَاکَ دَھْرُکَ۔ یہ آپ کی عادت یا آپ کی ہمت یا آپ کا ارادہ نہیں ہے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں مَاذَاکَ دَھْرِیْ یا مَادَھْرِیْ بِکَذَا۔ یعنی میری ہمت اور عزیمت ایسی نہیں ہے۔
فَلَا دُھُوْرَةَ الْیَوْمَ عَلٰی حِزْبِ اِبْرَاھِیْمَ۔ اب آج کے دن ابراہیم کے گروہ پر ہلاکت اور تباہی نہیں ہو سکتی اصل میں دَھْوَرَۃٌ کہتے ہیں اکٹھا کر کے ایک گڑھے میں پھینک دینے کو۔ مطلب یہ ہے کہ اب اُن کی اولاد تباہ نہیں ہو سکتی بلکہ اُن کی حفاظت اور نگہبانی کی جائے گی۔)
لَا اٰتِیْکَ دَھْرَ الدَّاھِرِیْنَ۔ میں تیرے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔
دَھَسٌ۔ نرم ہونا اس طرح کہ نہ وہاں ریت ہو نہ خاک۔
دَھَاسَۃٌ۔ خوش خُلقی۔
دَھَاسٌ۔ اور دَھْسَاءُ۔ بڑی سرین والی عورت۔
دَھُوْسٌ۔ شیر۔
فَنَزَلَ دَھَاسًا مِّنَ الْاَرْضِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ سے لوٹ کر آتے تو) ایک نرم زمین میں اُترے، (نہایہ میں ہے کہ دَھَاسٌ اور دَھَسٌ وہ زمین جو نرم ہو لیکن ریت کی حد تک نہ پہنچی ہو)
لَاحَزْنٌ ضَرِسٌ وَّلَا سَھْلٌ دَھِسٌ۔ نہ تو سخت دشوار گزار ہے اور نہ نرم ملائم ہے۔
دَھْشٌ۔ حیران ہو جانا، بدحواس ہو جانا۔

تَدَھُّشٌ اور اِدْھَاشٌ۔ حیران کرنا، بدحواس کرنا۔
فَدَھِشَتْ اُمُّ اِسْمٰعِیْلَ۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ماں (ہاجرہ) دہشت زدہ بدحواس ہو گئیں۔
دَھْقٌ۔ بھر دینا، زور سے اونڈیلنا۔
کَاْسًا دِھَاقًا۔ بھرپور گلاس (عرب لوگ کہتے ہیں اَدْھَقْتُ الْکَاْسَ۔ میں نے گلاس کو پورا بھر دیا۔)
نُطْفَۃٌ دِھَاقًا وَّ عَلَقَۃٌ مُّحَاقًا۔ نطفہ خوب زور سے بہایا ہوا اور خون گھٹا ہوا۔
دَھْقَنَۃٌ۔ کسان بننا۔
فَاَتَاہُ دِھْقَانٌ بِمَاءٍ فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّۃٍ۔ (حذیفہ نے پانی مانگا) تو گاؤں کا پٹیل (مقدم) ایک چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ (نہایہ میں ہے کہ دِھْقَانٌ یا دُھْقَانٌ گاؤں کا سردار اور کاشتکاروں کا (کنبیوں کا) بڑا۔)
تَدَھْقَنَ الرَّجُلُ۔ گاؤں کا کسان بن گیا۔
دَھْمٌ۔ ڈھانپ لینا، کالا کرنا۔
اِدْھِمَامٌ اور اِدْھِیْمَامٌ۔ کالا ہونا۔
دُھْمٌ۔ خلقت اور مہینہ کی آخری تین راتیں جن کو محاق بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ کالی اور اندھیری ہوتی ہیں۔
اَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ وَّ اَنْتُمُ الدَّھْمُ (جب قرآن کی یہ آیت اُتری کہ دوزخ پر انیس فرشتے تعینات ہیں تو ابو جہل کہنے لگا) قریش کے لوگو کیا تم اُن سے بسر نہیں آ سکتے حالانکہ تم اتنے بہت ہو تم میں سے دس آدمی ایک ایک فرشتہ پر غالب نہیں آ سکتے (ارے بیوقوف سارے جہان کے لوگوں کو اللہ کا ایک فرشتہ کافی ہے۔ قریش کے مٹھی بھر آدمی کیا کر سکتے ہیں!)
دَھْمٌ۔ کہتے ہیں جماعت کثیر کو۔
مُحَمَّدٌ فِی الدَّھْمِ بِھٰذَا الْقَوْلِ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت میں ہیں اس ٹیلے پر۔
فَاَدْرَکَہُ الدَّھْمُ عِنْدَ اللَّیْلِ۔ رات کے قریب اُن کو

ایک جماعت کثیر نے پالیا۔

مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِدَاهِمٍ۔ جو شخص مدینہ والوں پر آفت لانا چاہے (اُن کو ستانا کسی بڑی مصیبت میں پھنسانا چاہیے)۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَدْهَمَكَ النَّاسُ۔ (ایک شخص عرفات میں لوگوں سے پہلے جا پہنچا اور یوں دعا کرنے لگا) یا اللہ تو مجھ کو بخش دے اس سے پہلے کہ لوگ تجھ پر ہجوم کریں (تجھ کو پریشان کردیں) (نہایہ میں ہے کہ دعا میں ایسے الفاظ کا استعمال جائز نہیں ہے مگر کسی شخص کی زبان سے بلا تکلف ایسے الفاظ نکل جائیں تو اور بات ہے کیونکہ سادگی اور لاعلمی پر اللہ تعالےٰ مواخذہ نہیں کرتا وہ بڑا رحیم وکریم بادشاہ ہے۔ مگر جاننے بوجھنے والوں کو آداب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے: کیا تم نے اُس چرواہے کا قصہ نہیں سُنا جو محبت کی راہ سے پروردگار سے یوں عرض کر رہا تھا پروردگار! اگر تو کبھی میرے پاس آئے تو میں تجھ کو اچھا اچھا چھاچھ دودھ پلاؤں اپنا کمبل تیرے لئے بچھاؤں، تیرے سر کی جوئیں دیکھنے بیٹھوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُس کو جھڑکا (کیا واہیات بکتا ہے) تو بارگاہ احدیت سے اُن پر عتاب ہوا کہ وہ چرواہا ہماری محبت سے یہ باتیں کر رہا تھا ہم سُن رہے تھے تم نے کیوں دخل دیا بہرحال ہر کام میں نیت پر دارومدار ہے۔ ایک عورت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرابے کا قرابہ عطر کا لا کر اونڈیل دیا حواریوں نے اُس کو جھڑکا اور کہا کہ اگر یہ عطر ہم کو دے دیتی تو ہم بیچ کر کئی دن تک اپنی روٹی اُس میں سے چلاتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اُس نیک بخت نے میری محبت سے ایسا کیا اور تم اُس کو جھڑکتے ہو یہ کیا بات ہے۔

صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہ

لَمْ يَمْنَعْ ضَوْءَ نُوْرِهَا اِدْهِمَامُ سُجُفِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ۔ اُس کے نور کی چمک کو اندھیری رات کا پردہ روک نہ سکا۔

رَوْضَةٌ مُدْهَامَّةٌ۔ کالی چمن بے انتہا سبز اور شاداب جس کی سبزی سیاہی تک پہنچ گئی۔

ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ۔ پھر آپ نے ایک تاریک اور اندھیرے فتنے کا ذکر کیا (یعنے فتنہ احلاس کے بعد جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے)۔

اَتَتْكُمُ الدُّهَيْمَاءُ تَرْمِيْ بِالرَّضْفِ۔ تم پر ایک کالی بلا آئی ہے جو گرم جلتے ہوئے پتھر مار رہی ہے۔ دُهَيْمَاءُ بڑی آفت سخت بلا (تصغیر تعظیم کے لئے ہے۔ دُهَيْمَاءُ اور دَاهِيَةٌ دونوں کے معنی آفت اور بلا۔ کہتے ہیں دُهَيْم ایک اونٹنی کا نام تھا جس پر سات بھائی چڑھ کر لڑنے گئے تھے ساتوں اُس لڑائی میں مارے گئے اُن کی لاشیں اُسی اونٹنی پر لد کر آئیں۔ اُس روز سے یہ مثل ہو گئی ہر آفت کو دُهَيْم کہنے لگے)

فَرَسٌ اَدْهَمُ۔ مشکی گھوڑا۔

دُهْمٍ بُهْمٍ۔ کالے مشکی گھوڑوں میں۔

فِيْمَا دَهَمَ۔ اُس آفت میں جو مجھ پر آئے۔

دُهْمَةٌ۔ کالک۔ اگر سخت کالک ہو تو اُس کو جَوْنٌ کہیں گے۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جو کالا مشکی ہو پیشانی پر اُس کی سفیدی ہو اوپر کے ہونٹ میں سفیدی ہو۔

وَيَدْهَامُ بِذُرَى الْاٰكَامِ شَجَرُهَا۔ ٹیلوں کی چوٹیوں پر درخت کالے ہو جائیں (یعنے گہری سبزی کی وجہ سے کالے دکھلائی دیں)۔

فَجَاءَهُمْ دَهْمٌ۔ اُن کو ایک بڑی اہم خبر آئی۔

اَدْهَمُ۔ کالا اور بیڑی کو بھی کہتے ہیں، جیسے لَاَحْمِلَنَّكَ عَلَى الْاَدْهَمِ۔ میں تیرے پاؤں میں بیڑی ڈالوں گا۔

دَهْمَقَةٌ۔ توڑنا، کاٹنا، نرم کرنا، خوشبودار کرنا۔

لَوْ شِئْتُ اَنْ یُّدَھْمَقَ لِیْ لَفَعَلْتُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر میں چاہوں تو عمدہ عمدہ نرم کھانا میرے لئے تیار کیا جائے (مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی برائی کی ہے فرمایا تم نے دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑا لئے اس لئے آپ نے سادی اور سخت غذا پر قناعت کی۔ اسی طرح موٹے جھوٹے کپڑے پر اور دنیا کے عیش و عشرت کو پسند نہیں کیا)۔

دُھْنٌ۔ تیل لگانا، نفاق کرنا، فریب کرنا، نرمی اور ملائمت کرنا، تر کرنا۔ چکنا کرنا۔

مُدَاھَنَۃٌ۔ نرمی کرنا، نفاق کرنا، ظاہر داری کرنا، یعنی ظاہر کچھ، باطن کچھ۔ جیسے اِدْھَانٌ ہے۔

دُھْنٌ۔ تیل۔

دِھَانٌ۔ سرخ نرمی (لال چمڑا) تیچھٹ، پہلوان، مکان رنگ کا روغن۔

دَھْنَاءُ۔ میدان پٹپر اور ایک مقام کا نام ہے بنی تمیم کے بلاد میں۔ بیابان

فَیَخْرُجُوْنَ مِنْہُ کَاَنَّمَا دُھِنُوْا بِالدِّھَانِ۔ وہ اُس میں سے اس طرح نکلیں گے جیسے اُن پر تیل ملا گیا۔

دِھَانٌ اور اَدْھَانٌ جمع ہے دُھْنٌ کی۔

وَکُنْتُ اِذَا رَاَیْتُہٗ کَاَنَّ عَلٰی وَجْھِہٖ الدِّھَانَ۔ میں جب اُس کو دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا جیسے اُس کے منہ پر تیل ملا گیا ہے۔

وَاِلٰی جَانِبِہٖ صُوْرَۃٌ تُشْبِھُہٗ اِلَّا اَنَّہٗ مُدْھَانُ الرَّاْسِ۔ اُس کے ایک طرف ایک مورت تھی جو اُن کے مشابہ تھی مگر اُس کے سر پر تیل لگا ہوا تھا۔

نَشِفَ الْمُدْھُنُ۔ گڑھا سوکھ گیا (محیط میں ہے کہ مُدْھُنْ وہ مقام جہاں پانی جمع ہو یا جس جگہ بہیا نے گڑھا کر دیا ہو، اور تیل کا شیشہ، تیل نکالنے کا آلہ۔

کَاَنَّ وَجْھَہٗ مُدْھُنَۃٌ۔ گویا آپ کا چہرہ صفائی اور رونق میں مُدْھُنَۃ تھا (مُدْھُنَۃٌ مؤنث ہے مُدْھُنٌ کا اکثر ایسا پانی جو پہاڑ کے گڈھے میں جمع ہوتا ہے بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے یا تیل کی طرح صاف اور چکنا تھا۔ ایک روایت میں مُذْھَنَۃٌ ہے ذال معجمہ سے اُس کا بیان آگے آئے گا۔

کُلُوا الزَّیْتَ وَادَّھِنُوْا بِہٖ۔ زیتون کا تیل کھاؤ اور بدن پر لگاؤ۔

وَیَدَّھِنُوْنَ فِیْھَا۔ مُردار کی ہڈیوں میں تیل رکھتے ہیں (سر اور بدن پر لگانے کے لئے)۔

اَلدُّھْنُ لِلْجُمُعَۃِ۔ بفتحہ یا ضمہ دال۔ پہلی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ جمعہ کی نماز کے لئے تیل لگانا۔ اور دوسری صورت میں استعمال کا لفظ محذوف ہوگا معنی وہی ہیں کیونکہ دَھْنٌ بفتحہ دال تیل لگانے کو کہتے ہیں اور بضمہ دال تیل کو کہتے ہیں۔

یَدَّھِنُ۔ تیل لگائے (یعنی سر اور داڑھی کے بالوں میں اُن کی پریشانی دور کرے کنگھی کر کے)۔

مَثَلُ الْمُدْھِنِ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰہِ۔ جو شخص اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں رعایت کرے یا اللہ کے احکام میں سستی اور ملائمت کرے یعنی امر بالمعروف ترک کرے اُس کی مثال (طیبی نے کہا وہ شخص ہے جو قدرت رکھ کر ایسا کرے شرم کی وجہ سے یا دین کی پرواہ نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی فریق کی رعایت اور محبت سے)

فَاَکَلْنَا وَادَّھَنَّا۔ پھر ہم نے اُس کا گوشت کھایا اور چربی سے اپنا بدن چکنا کیا۔

قُلْ لِمَنْ تَمَرَّدَ بِالْعِصْیَانِ وَعَمِلَ بِالْاِدْھَانِ لِیَتَوَقَّعَ عُقُوْبَتِیْ۔ (اے عیسیٰؑ) میرے بندوں سے کہہ دے جو شخص شرارت کے ساتھ میری نافرمانی کرے اور ظاہر داری پر عمل کرے (گنہگاروں اور بدکاروں سے ملاپ رکھے) وہ میرے عذاب کا منتظر رہے۔

دُھْنٌ۔ ایک قبیلہ ہے یمن میں۔

اِلَّا دَهٗ فَلَا دَهٗ۔ (عرب کی ایک مثل ہے۔ اُس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اب یہ چیز تجھ کو نہ ملی تو پھر کبھی نہ ملے گی بعضوں نے کہا اُس کی اصل فارسی ہے۔)

دَهْیٌ۔ کسی کو مکار فریبیہ کہنا۔

دَهَاءٌ۔ مکر و فریب حیلہ تدبیر عقلمندی پالیٹکس۔

دَاهِیَۃٌ۔ آفت بڑا کام۔

كَانَ رَجُلًا دَاهِيًا۔ بڑا عقلمند چلتا پرزہ تھا۔

كَانَ مِنْ دُهَاةِ الْعَرَبِ۔ عرب کے حیلہ باز لوگوں میں سے تھا (داؤں کرنے والوں میں)

دَهِیٌّ۔ عاقل، فرزانہ، ہوشیار۔

دَوَاهِی الدَّهْرِ۔ زمانہ کی آفتیں بلائیں۔

باب الدال مع الیاء

دِيْبَاجٌ۔ اوپر گزر چکا ہے باب الدال مع الباء میں۔

دِيَاثَۃٌ۔ نرمی زبان میں التوا۔

تَدْيِيْثٌ۔ نرم کرنا، ذلیل کرنا۔

وَدُيِّثَ بِالصَّغَارِ۔ حقیر سمجھ کر ذلیل کیا گیا۔

بَعِيْرٌ مُدَيَّثٌ۔ وہ اونٹ جو محنت لے کر نرم کیا گیا ہو۔ اُس کی شرارت جاتی رہی ہو۔

فَاَتَاهُ رَجُلٌ فِيْهِ كَالدِّيَاثَةِ وَاللَّخْلَخَانِيَّةِ۔ ایک شخص اُن کے پاس آیا جس کی زبان پیچیدہ اور گویائی کم تھی۔

تَحْرُمُ الْجَنَّةُ عَلَى الدَّيُّوْثِ۔ دیوث پر بہشت حرام ہے (دیوث وہ شخص جو بے غیرت ہو اپنی عورت کے پاس غیر مردوں کا آنا گوارا کرے)۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ دَيُّوْثٌ۔ یا لَا يَجِدُ رِيْحَ الْجَنَّةِ دَيُّوْثٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الدَّيُّوْثُ قَالَ الَّذِيْ تَزْنِيْ امْرَاَتُهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ بِهَا۔ دیوث بہشت میں نہیں جائے گا یا بہشت کی بو نہیں سونگھے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دیوث کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا جس کی عورت حرام کاری کرتی ہو اور اُس کو معلوم ہو (وہ اُس کا کچھ تدارک نہ کرے) مجمع البحرین میں ہے کشخان اور قرنان بھی دیوث کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا دیوث وہ ہے جو غیر مرد کو اپنی عورت کے پاس آنے دے اور کشخان وہ ہے جو اپنی بہنوں پر غیر مردوں کو آنے دے اور قرنان وہ ہے جو اپنی بیٹیوں پر غیر مردوں کو آنے دے۔)

دَيْجُوْرٌ۔ تاریکی

تَغْرِيْدُ ذَوَاتِ الْمَنْطِقِ فِيْ دَيَاجِيْرِ الْاَوْكَارِ۔ بولنے والے جانوروں کا گانا گھونسلوں کے اندھیروں میں۔

دَيَاجِيْرُ جمع ہے دَيْجُوْر کی۔

دَيْخٌ۔ مغلوب کرنا، تابع کرنا، جیسے دَوْخٌ (بعضوں نے کہا دَيْخٌ کوئی مستقل لفظ نہیں ہے مگر تَدْوِيْخٌ کو تَدْيِيْخٌ کر لیا واو کو یا سے بدل دیا اُسی سے ہے یہ حدیث فَقَنَّخَ الْكَفَرَةَ وَدَيَّخَهَا۔ کافروں کو مغلوب کیا اور اُن کو ذلیل کیا (یہ حضرت عائشہ رض نے حضرت عمر رض کی تعریف میں فرمایا) بعضوں نے کہا دَيَّخَ اور دَوَّخَ کے معنی ایک ہی ہیں یعنی مغلوب کیا مسخر کیا۔)

بَعْدَ اَنْ يُدَيَّخَهُمُ الْاَسْرُ۔ قید کی ذلت اٹھانے کے بعد (بعضوں نے يُذَيَّخَهُمْ ذال معجمہ سے روایت کیا ہے)

دَيْدَنٌ۔ یا دَيْدَانٌ یا دِيْنٌ۔ عادت اور طریقہ اور خصلت۔

فَوَجَدْتُهَا وَدَيْدَنُهَا اَنْ تَقُوْلَ ذٰلِكَ۔ میں نے اُس کو پایا اُس کی عادت تھی یہ کہنے کی

دَاذِيْ۔ ایک دانہ ہے جس کو نبیذ میں ڈالتے ہیں جلدی نشہ آنے کے لئے۔

مَنَعْتُهُمْ اَنْ يَّبِيْعُوا الدَّاذِيْ۔ میں نے ان کو داذی بیچنے سے منع کیا۔ (محیط میں ہے داذی فاسقوں کی شراب ہے)

دَيْرٌ۔ نصاریٰ کا عبادت خانہ جس کو بستی سے دور بنا

ہیں اُس میں اُن کے درویش رہا کرتے ہیں اس کی جمع
اَدْیَارٌ ہے۔
یَأْوِیْ اِلٰی دَیْرِہٖ۔ اپنی دیر میں ٹھکانا لیتا ہے۔
دَیْرَانِیٌّ۔ دیر والا۔
دَیْسٌ۔ چھاتی۔
دِیَاسَۃٌ۔ کوٹنا، روندنا یہ اجوف واوی ہے جو دَوْسٌ
میں گزر چکا ہے اُس کی ماضی مجہول دِیْسَ آئے گی۔ صاحب
مجمع نے اُس کو اس باب میں بے کار ذکر کیا ہے۔
دَیْفٌ۔ ملانا، خلط کرنا۔ بعضوں نے کہا یہ اصل میں دَوْفٌ
تھا جو اوپر گزر چکا۔
وَتَدِیْفُوْنَ عَلَیْہِ مِنَ الْقُطَیْعَاءِ۔ تم اُس میں قطیعا
ملاتے ہو (جو ایک قسم کی کھجور ہے)۔
دِیْکٌ۔ مرغا اُس کی جمع دُیُوْکٌ اور اَدْیَاکٌ اور
دِیَکَۃٌ ہے۔
اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیْکَۃِ۔ جب تم مرغ کی بانگ
سنو (تو دعا کرو قبول ہونے کی امید ہے کیونکہ مرغا فرشتوں
کو دیکھ کر آواز کرتا ہے۔ طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ
نکلتا ہے کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے اور ان
سے برکت لینا درست ہے اور مرغا اپنی آواز کے لحاظ سے
ذاکرین خدا کی طرف بہ نسبت دوسرے حیوانات کے زیادہ
قریب ہے اور گدھے کی آواز سب جانوروں کی آوازیں
بُری ہے تو وہ اُن لوگوں سے زیادہ قریب ہے جو اللہ کی
رحمت سے دور ہیں اسی لئے گدھے کی آواز سن کر اعوذ
باللہ پڑھنا وارد ہوا ہے۔ مجمع البحرین میں کعب احبار سے
منقول ہے کہ مرغا یہ کہتا ہے اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَا غَافِلُوْنَ۔
ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ بصورت
سفید مرغ ہے جس کے پنکھ زمرد اور موتی اور یاقوت سے
آراستہ ہیں اُس کا ایک بازو مشرق میں ہے ایک مغرب
میں اور اس کا سر عرش کے نیچے ہے اور پاؤں ہوا میں
وہ ہر سحر کو اذان دیتا ہے اور آسمان اور زمین والے وہ
آواز سنتے ہیں)۔
لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ فَاِنَّہٗ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوۃِ۔ مرغ کو
بُرا مت کہو وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔
اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَلَکًا دِیْکًا اَبْیَضَ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک
فرشتہ سفید مرغ کی صورت پر ہے (آخیر حدیث تک۔ جو
ابھی گزری)۔
دِیْکُ الْجِنِّ۔ ایک جانور ہے جو باغوں میں ہوتا ہے اُس کو
ابو الیقظان بھی کہتے ہیں اور محمد بن عبد السلام شاعر کا لقب تھا
جو شعرائے عباسیہ میں سے تھا اُس نے امام حسین علیہ السلام کے
کئی مرثیے تصنیف کئے ہیں۔
دِیْمَۃٌ۔ جو پانی یکساں برسے جائے (یہ لفظ اصل میں اجوف
واوی ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے دَوْمٌ میں)۔
کَانَ عَمَلُہٗ دِیْمَۃً۔ (حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا کیا حال تھا؟ انہوں نے کہا)
آپ کا عمل دائمی تھا (یعنی اُس کو ہمیشہ کیا کرتے)۔
اِنَّہَا لَاٰتِیَتُکُمْ دِیَمًا۔ یہ فتنے تم پر برابر آتے رہیں گے
زمین کو بھر دیں گے۔ دِیَمٌ جمع ہے دِیْمَۃٌ کی۔
وَدَیْمُوْمَۃٍ سَرْدَحٍ۔ ایسا دور دراز جنگل جس میں ہمیشہ
آدمی چلتا رہے تو یہ فَعْلُوْلَۃٌ ہے۔ دَوَام سے۔ بعضوں
نے کہا یہ فَیْعُوْلَۃٌ ہے دَمَمْتُ الْقِدْرَ سے، میں نے
ہانڈی پر راکھ مل دی۔ مطلب یہ ہے کہ وہ جنگل بھول بھلیاں
ہے اُس میں چلنے والے کو کوئی نشان ہی نہیں ملتا۔
دِیْمَاسٌ۔ اوپر دَمْسٌ میں گزر چکا ہے۔
دِیْنٌ۔ حساب، بدلہ، حکومت، سیرت، سلطنت، عبادت
اطاعت، توحید، تدبیر، عادت (محیط میں ہے عرب لوگ
کہتے ہیں دَانَ الرَّجُلُ۔ عزت والا ہوا، ذلیل ہوا، اطاعت
کی، نافرمانی کی، بُری یا اچھی عادت کر لی، بیمار ہوا۔
دَانَ فُلَانًا۔ اُس کی خدمت کی، اُس کے ساتھ احسان

کیا اُس پر حکومت کی۔

دَیْنٌ - قرض دینا۔

دَائِنٌ - قرضخواہ۔

مَدْیُوْنٌ - قرضدار - جیسے مَدِیْنٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام دَیَّانٌ بھی ہے۔ یعنی بدلہ دینے والا قہار حاکم قاضی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں دِنْتُهُمْ فَدَانُوْا - میں نے اُن پر غلبہ کیا پھر وہ میرے مطیع ہو گئے۔

یَا سَیِّدَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ - (یہ اعشیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا) لوگوں کے سردار عرب کو مغلوب کرنے والے اُن کو مسخر اور تابعدار کرنے والے۔

اُرِیْدُ مِنْ قُرَیْشٍ کَلِمَةً تَدِیْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ - میں قریش سے ایک کلمہ کا طالب ہوں (یعنی وہ یہ کلمہ کہیں لا الٰہ الا اللہ) جس کی وجہ سے سارے عرب لوگ اُن کے تابعدار بن جائیں گے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سے فرمایا)۔

کَانَ عَلِیٌّ دَیَّانَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ - حضرت علیؓ اس اُمت کے حاکم اور سردار تھے۔

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ - عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع کرے (اُس پر غالب آئے گناہوں سے بچا رہے) اور جو کام مرنے کے بعد کام آتے ہیں اُن کو کرے (یعنی نیک کام)۔

کَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلٰی دِیْنِ قَوْمِهٖ عہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے اپنی قوم قریش کے دین پر تھے۔ (اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ معاذ اللہ آپ شرک کرتے تھے کیونکہ پیغمبروں سے شرک صادر نہیں ہوتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ دین کے نیک کام اپنی قوم یا قریش کے رسم و رواج کے موافق کیا کرتے۔ مثلاً حج طواف ختنہ صدقہ وغیرہ۔ بعضوں نے کہا یہاں دین سے عادات اور اخلاق مراد ہیں یعنی قریش کے اخلاق رکھتے تھے جیسے شجاعت سخاوت مہمان پروری وغیرہ)

کَانَتْ قُرَیْشٌ وَمَنْ دَانَ بِدِیْنِهِمْ - قریش اور جو لوگ اُن کے دین پر تھے۔

وَمَا یَدِیْنُ اللّٰهَ بِهٖ - اور دین کی اُن چیزوں کا بیان جن سے اللہ کی اطاعت کی جاتی ہے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ - میں تیرا دین اور تیری امانت (جن کو تو اپنے وطن میں چھوڑے جاتا ہے مثلاً اہل و عیال ال اسباب وغیرہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں (سفر میں آدمی کو محنت اور مشقت کا سامنا ہوتا ہے اور کبھی دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اس دعاء سے یہ مقصود ہے کہ اللہ تیرا دین محفوظ رکھے اور تجھ کو ایمان پر قائم رکھے اور عبادات بجا لانے کی توفیق دے اور وطن میں جو تیرے اہل و عیال اسباب اور مال ہیں وہ سب اللہ کی امان میں محفوظ رہیں)۔

یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ - یہ خارجی لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے پار نکل جاتا ہے (اُس میں کچھ لگا نہیں رہتا) خطابی نے کہا مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ خوارج باوجود گمراہ ہیں مگر مسلمانوں کے ایک فریق ہیں اُن سے نکاح کرنا اور اُن کا ذبیحہ کھانا جائز ہے اور اُن کی گواہی قبول ہے اور حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کیا خارجی کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا کفر سے تو بھاگے ہیں انھوں نے تو کفر میں یہاں تک مبالغہ کیا ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے کو بھی کافر کہتے ہیں پھر لوگوں نے کہا کیا منافق ہیں آپ نے فرمایا منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں وہ تو صبح اور شام اللہ کی یاد میں مصروف رہتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا پھر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا

عہ مجمع البحار میں ہے کہ یہ حدیث اُس حدیث کی منافی نہیں ہے کہ کسی نبی نے کبھی کسی پیغمبر نے شرک و کفر نہیں کیا کیونکہ عرب کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بھی کئی باتوں میں حضرت ابراہیمؑ کے طریق پر چلتے تھے جیسے حج کرنا ختنہ کرنا ... تین طلاق کی رعایت کا ماننا ... طلاق کے بعد رجعت جائز ہونا ... جنابت کا غسل کرنا محرم عورتوں سے نکاح حرام ہونا ... اتنا ہی سب لوگ شرک کے ... کہ کوئی وصیت کرے کہ میری قبر پر ایک اونٹ کاٹ دینا ... تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ آنحضرت بھی ان امور میں قوم کے طریق پر چلتے تھے لیکن بت پرستی سے پرہیز کرتے تھے بتوں کے پاس تک آپ نہ جاتے تھے یہ بات تھی کہ نبوت کے پہلے آپ فرائض اسلام اور تفصیل احکام سے واقف نہ تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت دینے کے بعد دین کے تمام تفصیلی احکام اور آداب بتلا دیئے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وعلمك ما لم تكن تعلم اور فرمایا ووجدك ضالا فهدى ۱۲ منہ

وہ فتنے میں پڑ گئے اور اندھے بہرے بن گئے اُن کو حق بات نہیں سوجھتی۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ نے معاویہؓ کے ساتھیوں کو فرمایا ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے مخالف بن گئے اور ہم پر سرکشی کرنے لگے)۔

مترجم ۹- کہتا ہے کہ اہل حدیث نے خوارج اور روافض وغیرہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کی اور اس لئے اُن کے پیچھے نماز میں اقتدا صحیح رکھی ہے گو بہتر یہ ہے کہ امام متقی اور متورع اور خوش اعتقاد متبع سنّت ہو جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اچھے لوگوں کو اپنا امام کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے بیچ میں ایلچی ہیں مگر جو لوگ اصول اور ضروریات دین کے منکر ہوں مثلاً حشر اجساد یا ملائکہ یا نبوت یا بہشت یا دوزخ یا وجود جن یا آسمان اور شیطان کے یا اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہوں یا کسی قطعی فرض کا انکار کرتے ہوں مثلاً نماز روزے وغیرہ کا یا کسی قطعی حرام کو حلال جانتے ہوں مثلاً شراب یا زنا کو وہ بالاتفاق کافر ہیں اور ایسے لوگوں کی اقتدا صحیح نہیں ہے اور سلف سے یہ ثابت ہے کہ انھوں نے جن لوگوں کو کافر سمجھا اُن کی اقتدا صحیح نہیں رکھی۔ امام ابو عبداللہ بخاریؒ نے عبداللہ بن ادریس سے نقل کیا اُن سے کسی نے پوچھا کیا جہمی کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا جہمی کے پیچھے کون نماز پڑھے گا۔ علی بن مدینی نے کہا کہ جہمی کے پیچھے نماز پڑھوں تو ایسا ہے جیسے یہودی یا نصرانی کے پیچھے اور تعجب ہے اُس شخص سے جو کہتا ہے کہ ہر مدعی اسلام کے پیچھے اقتدا درست ہے گو وہ کفر کا اعتقاد رکھتا ہو اور دلیل لیتا ہے اس حدیث سے بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ اخیر تک۔ ہم کہتے ہیں کہ ایسی حدیثیں بہت سی وارد ہیں جن میں دین کی بعضے باتوں کو بیان کیا ہے بعضے باتوں سے سکوت کیا ہے جن کی ضرورت دوسری حدیثوں یا آیتوں سے ثابت ہے
مثلاً ایک حدیث میں یوں ہے من قال لا الٰہ الا اللہ ۵۹
دخل الجنۃ۔ اب اگر کوئی زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہہ لے اور شرک کے کام کرتا رہے شدوں اور قبروں کی پرستش کرے انبیاء اور فرشتوں اور کتابوں اور حشر نشر وجود ملائکہ و سماوات و جن و شیاطین کا منکر ہو تو کیا وہ بہشتی ہوگا ہرگز نہیں کیونکہ دوسری حدیثوں اور آیتوں سے اُس کا دوزخی اور کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اسی حدیث کے موافق جو اس شخص نے بیان کی ہے اگر کوئی ان پانچوں باتوں پر عمل پیرا ہو لیکن حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت کا منکر ہو یا فرشتوں یا حشر نشر کا انکار کرتا ہو یا زنا یا شراب کو حلال جانتا ہو تو کیا وہ مسلمان ہوگا اس زمانہ میں یہ عجیب بلا پھیل گئی ہے کہ ہر ایک خودرائے اپنی خودرائی پر نازاں اور ایک آدھ حدیث کو لے کر دوسری حدیثوں کو بالکل چھوڑ دیتا ہے اور سلف صالحین کے اتفاق کے خلاف ایک نیا مسلک اختیار کرتا ہے ایسی آزادی سے اللہ کی پناہ اسی طرح ایسی تقلید سے جس میں اللہ اور رسول کا قول چھوڑ کر پیر مرشد یا امام کی رائے پر جمارہے دونوں شیطانی اغوا ہیں، اللّٰھم ثبتنا علی صراطک المستقیم۔

إِنَّ اللّٰهَ لَيُدِيْنُ لِلْجَمَّاءِ مِنْ ذَاتِ الْقَرْنِ۔ اللہ تعالیٰ بے سینگ والی بکری کا بدلہ (قیامت کے دن) سینگ والی سے لے گا (پھر حساب و کتاب کے بعد جانور سب خاک ہو جائیں گے اور آدمی اور جن بہشت یا دوزخ میں بھیجے جائیں گے)۔

لَا تَسُبُّوا السُّلْطٰنَ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ دِنْهُمْ كَمَا يَدِيْنُوْنَنَا۔ بادشاہ وقت کو (جو اہل اسلام میں سے ہو) برا مت کہو اگر ایسی ہی لاچاری ہو اور ضرورت آن پڑے (مثلاً وہ سخت ظلم کرے کسی کو ناحق ستائے) تو یوں کہو یا اللہ تو اُس کو ایسا ہی بدلہ دے جس طرح وہ ہمارے ساتھ سلوک کرتا ہے۔

اِنَّ فُلَانًا یَدَّایِنُ وَلَا مَالَ لَہٗ۔ فلاں شخص قرض لیتا ہے اور اس کے پاس (قرض ادا کرنے کے لئے) کوئی جائداد نہیں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَانَ وَاسْتَدَانَ وَادَّانَ۔ تینوں کے معنی قرض لیا)

اَدَانَ۔ قرض ادا کردیا۔

فَادَّانَ مُعْرِضًا۔ قرض تو لیا لیکن ادا کرنے کی کوئی فکر نہ کی یا جس نے اُس سے کہا قرض مت لے اُس کی بات کا خیال نہ کیا یا لوگوں کو ستانے کی نیت سے اُن کا مال ہضم کرجانے کی نیت سے قرض لیا۔

فَاَصْبَحَ قَدْ دِیْنَ بِہٖ۔ پھر قرضوں نے اُس کو گھیر لیا (چار طرف سے قرضوں کا ہجوم ہوا)۔

ثَلٰثَۃٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَوْنُھُمْ مِنْھُمُ الْمُدَیَّانُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ۔ تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے اُن میں سے ایک اُس شخص کو بیان فرمایا جو قرضوں میں ڈوبا ہوا ہو۔ (بہت قرضدار ہو) مگر ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو (یہ نہیں کہ ہضم کرنے کی لوگوں کا مال کھا جانے کی)۔

اَلدَّیْنُ بَیْنَ یَدَیِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَالْعُشْرُ بَیْنَ یَدَیِ الدَّیْنِ فِی الزَّرْعِ وَالْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ۔ قرضہ سونے چاندی کو ترکہ میں دینے سے پہلے ادا کیا جائے گا (یعنی میت کے مال میں سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا پھر جو بچے گا وہ وارثوں کو ملے گا اور زکوٰۃ قرضہ سے پہلے وصول کرلی جائے گی۔ کھیت اور اونٹ گائے بیل بکریوں میں)۔

لَا یَجْمَعُھُمْ دِیْوَانُ حَافِظٍ۔ کوئی محافظت کرنے والا دفتر اُن کو اکٹھا نہیں کرتا۔

دِیْوَانٌ۔ وہ کتابچہ جس میں تنخواہ داروں اور مجاہدین کے نام اور ہر ایک کی ماہانہ یا ششماہی یا سالانہ تنخواہیں لکھی جاتی ہیں سب سے پہلے یہ کتابچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوایا تھا۔

اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ۔ قیامت میں تین قسم کے دفتر یعنی نامۂ اعمال ہوں گے۔

دِیْوَانٌ لَا یَعْبَأُ اللّٰہُ۔ ایک وہ دفتر ہوگا جس کی اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا (یعنی حقوق اللہ کا کیونکہ وہ کریم و رحیم ہے اپنے حقوق مومن کو معاف کردے گا لیکن حقوق العباد سے پیچھا چھٹنا مشکل ہے جب تک اُس کا بدلہ نہ لیا جائے یا صاحب حق کو اللہ تعالیٰ راضی نہ کردے وہ اپنا حق معاف کردے۔ کہتے ہیں کسریٰ بادشاہ ایران نے اپنے منشیوں کو جھانکا دیکھا تو اپنے میں آپ حساب کررہے ہیں، کہنے لگا یہ دیوانے ہیں اُس روز سے دفتر کا نام دیوان ہوگیا)۔

حَافِظٌ یُرِیْدُ الدِّیْوَانَ۔ حافظ سے مراد دیوان ہے۔

مُحُوْا مِنَ الدِّیْوَانِ۔ اُن کا نام دفتر سے نکال دیا گیا۔

اِلَّا وَھُمَا یَدِیْنَانِ دِیْنًا۔ مگر وہ اسلام کا دین رکھتے تھے (یعنی جب سے مجھ کو ہوش آیا میں نے اُن کو اسلام ہی کے دین پر پایا)۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الذَّھَبِ دَیْنًا۔ سونے چاندی کو سونے چاندی کے بدل اُدھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا (بلکہ دونوں طرف نقدا نقد ہونا چاہیئے اُس کو فقہا بیع صرف کہتے ہیں)۔

اَحَبُّ الدِّیْنِ مَا دَاوَمَ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ۔ بہتر عبادت وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے (یعنی جس کو ہمیشہ بجالائے گو وہ تھوڑی ہو)۔

جَعَلَ ذٰلِکَ فِیْ دِیْنِہٖ۔ اپنے دین میں اُس کو کردو (یعنی فیما بینہ و بین اللہ اور اللہ کے سپرد کرے)۔

اَنَا الدَّیَّانُ۔ میں لوگوں کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں۔

اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ۔ ہمارا قرض ادا کردے (یہاں قرض سے تمام حقوق العباد مراد ہیں کسی قسم کے حقوق ہوں)

فَلَمْ یَزَلْ یَدَّانُ۔ برابر قرض لیتا رہا۔

اِلَّا الدَّیْنَ۔ (شہید کے سب گناہ بخش دیتے جائیں گے)۔

مگر قرضہ (یعنی حقوق العباد جن کے ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو اگر ادا کرنے کی نیت ہو تو اُن کی مغفرت کی بھی امید ہے اللہ تعالیٰ صاحبِ حق کو راضی کرے گا وہ اپنا حق معاف کر دیگا۔

یَوْمُ الدِّیْنِ۔ بدلہ کا دن، یعنی قیامت کا۔

اَدَنْتُهٗ اور دَایَنْتُهٗ۔ میں نے ایک میعاد مقرر کر کے اُدھار اُس کے ہاتھ بیچ دیا۔

اَدَنْتُ مِنْهُ۔ میں نے ایک مدت پر اُس سے خریدا۔

دَانَ نَفْسَهٗ۔ اپنے آپ کو ذلیل کیا۔

كَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ۔ جیسا تو کرے گا ویسا بدلہ پائے گا۔ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اُترا تھا، ہوا یہ تھا کہ ایک مرد زبردستی ایک عورت سے فعل شنیعہ کیا کرتا آخر عورت نے تنگ آکر کہا تو جب میرے پاس آئے گا تیری عورت کے پاس دوسرا مرد جائے گا یہ سنکر وہ اپنی عورت کے پاس گیا وہاں ایک غیر مرد کو پایا اُس کو پکڑ کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لایا اور اپنا قصہ کہہ سنایا اُس وقت حضرت داؤدؑ پر وحی آئی اس شخص سے کہہ دو كَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ۔ یعنی تو جیسا سلوک لوگوں سے کرے گا لوگ بھی ایسا ہی سلوک تجھ سے کریں گے۔

اَلْعِلْمُ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَكُمْ۔ علم (یعنی شریعت کا علم) دین ہے تو سمجھو کس سے تم اپنا دین حاصل کرتے ہو (یعنی صالح اور حق پرست تبع سنت سے علمِ دین حاصل کرو نہ کہ بدعتیوں اور فاسقوں سے)۔

نَشَدْتُكَ بِالسَّبْتِ الدَّیَّانِ۔ (یہ حضرت علیؓ نے ایک یہودی سے کہا) میں تجھ کو ہفتہ کے دن کی قسم دیتا ہوں جو فیصلہ کرنے والا ہے۔

اَوْصٰی لِدَیَّانِهٖ۔ ایک یہودی نے اپنے دین پر چلنے والوں کو وصیت کی (یعنی اپنے پیروؤں کو)

مَدْیَنُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ نے حضرت لوطؑ کی بیٹی سے نکاح کیا اُن کی اولاد بہت بڑھی یہاں تک کہ مدین ایک قوم ہو گئی اُنہی کے طرف حضرت شعیبؑ بھیجے گئے تھے۔

دِیْنُوْا فِیْمَا بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ اَهْلِ الْبَاطِلِ اِذَا جَالَسْتُمُوْهُمْ۔ جب تم اہلِ باطل مخالفین کے ساتھ بیٹھو تو برابر کا بدلہ کرو (یعنی زیادتی اور سختی گفتگو میں نہ کرو)۔

دِیْنَارٌ۔ عرب کی اشرفی ایک مثقال سونے کی جو آنحضرتؐ کے عہد میں رائج تھی اُس کی اصل دِنَّارٌ تھی اس کے بیان کرنیکا یہ محل نہ تھا مگر صاحب مجمع نے یہیں بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ دینا کا وزن ۴۸ جو کا تھا۔

دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ۔ جو دینار تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور جو دینار تو کسی بردے کو آزاد کرانے میں خرچ کرے۔

لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ۔ بندۂ زر اور بندۂ نقرہ پر لعنت (جس کو اللہ تعالیٰ کا کچھ ڈر نہ ہو رات دن شکم پروری اور روپیہ اکٹھا کرنے میں مصروف رہے حلال حرام کی قید اُٹھا دے)۔

دِیْنَوَرُ۔ ایک بستی ہے بغداد اور ہمدان کے درمیان۔

تمت

اِدَّانَ فُلَانٌ يَدِيْنُ وَلَا مَالَ لَهٗ۔ فلاں شخص قرض لیتا ہے اور اس کے پاس (قرض ادا کرنے کے لئے) کوئی جائداد نہیں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَانَ وَاسْتَدَانَ وَادَّانَ۔ تینوں کے معنی قرض لیا)۔

اَدَانَ۔ قرض ادا کردیا۔

فَادَّانَ مُعْرِضًا۔ قرض تو لیا لیکن ادا کرنے کی کوئی فکر نہ کی یا جس نے اُس سے کہا قرض مت لے اُس کی بات کا خیال نہ کیا یا لوگوں کو ستانے کی نیت سے اُن کا مال ہضم کرجانے کی نیت سے قرض لیا۔

فَاَصْبَحَ قَدْ دِيْنَ بِهٖ۔ پھر قرضوں نے اُس کو گھیر لیا (چار طرف سے قرضوں کا ہجوم ہوا)۔

ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ مِنْهُمُ الْمِدْيَانُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ۔ تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے اُن میں سے ایک اُس شخص کو بیان فرمایا جو قرضوں میں ڈوبا ہوا ہو (بہت قرضدار ہو) مگر ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو (یہ نہیں کہ ہضم کرنے کی لوگوں کا مال کھاجانے کی)۔

اَلدَّيْنُ بَيْنَ يَدَيِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْعُشْرُ بَيْنَ يَدَيِ الدَّيْنِ فِي الزَّرْعِ وَالْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ۔ قرضہ سونے چاندی کو ترکہ میں دینے سے پہلے ادا کیا جائے گا (یعنی میت کے مال میں سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا پھر جو بچے گا وہ وارثوں کو ملے گا اور زکوٰۃ قرضہ سے پہلے وصول کرلی جائے گی۔ کھیت اور اونٹ گائے بیل بکریوں میں)۔

لَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانٌ حَافِظٌ۔ کوئی محافظت کرنے والا دفتر اُن کو اکٹھا نہیں کرتا۔

دِيْوَانٌ۔ وہ کتابچہ جس میں تنخواہ داروں اور مجاہدین کے نام اور ہر ایک کی ماہانہ یا ششماہی یا سالانہ تنخواہیں لکھی جاتی ہیں سب سے پہلے یہ کتابچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوایا تھا۔

اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ۔ قیامت میں تین قسم کے دفتر یعنے نامۂ اعمال ہوں گے۔

دِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ۔ ایک وہ دفتر ہوگا جس کی اللہ تعالےٰ پرواہ نہ کرے گا (یعنی حقوق اللہ کا کیونکہ وہ کریم و رحیم ہے اپنے حقوق مومن کو معاف کردے گا لیکن حقوق العباد سے پیچھا چھٹنا مشکل ہے جب تک اُس کا بدلہ نہ لیا جائے یا صاحب حق کو اللہ تعالےٰ راضی نہ کردے وہ اپنا حق معاف کردے۔ کہتے ہیں کسریٰ بادشاہِ ایران نے اپنے منشیوں کو جھانکا دیکھا تو اپنے میں آپ حساب کررہے ہیں، کہنے لگا یہ دیوانے ہیں اُس روز سے دفتر کا نام دیوان ہوگیا)۔

حَافِظٌ يُرِيْدُ الدِّيْوَانَ۔ حافظ سے مراد دیوان ہے۔

فَمُحُوْا مِنَ الدِّيْوَانِ۔ اُن کا نام دفتر سے نکال دیا گیا۔

اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ دِيْنًا۔ مگر وہ اسلام کا دین رکھتے تھے (یعنی جب سے مجھ کو ہوش آیا میں نے اُن کو اسلام ہی کے دین پر پایا)۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ دَيْنًا۔ سونے چاندی کو سونے چاندی کے بدل اُدھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا (بلکہ دونوں طرف نقدا نقد ہونا چاہیئے اُس کو فقہا بیع صرف کہتے ہیں)۔

اَحَبُّ الدِّيْنِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ۔ بہتر عبادت وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے (یعنی جس کو ہمیشہ بجالائے گو وہ تھوڑی ہو)۔

جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ دِيْنِهٖ۔ اپنے دین میں اُس کو کرے (یعنی فیما بینہ وبین اللہ اور اللہ کے سپرد کرے)۔

اَنَا الدَّيَّانُ۔ میں لوگوں کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں۔

اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ۔ ہمارا قرض ادا کردے (یہاں قرض سے تمام حقوق العباد مراد ہیں کسی قسم کے حقوق ہوں)۔

فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ۔ برابر قرض لیتا رہا۔

اِلَّا الدَّيْنَ۔ (شہید کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے)۔

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
21.2.2011